جملہ حقوق محفوظ

إِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِكمَةً وَإِنَّ مِنَ البَيانِ لَسِحرًا

آئینۂ حیات سید انام

موسوم بہ

کارنامۂ اسلام

مصنفہ

سید عنایت علی مسرور انہونوی،

باہتمام سید توسل حسین منیجر

مولوی فائیو سٹار اینڈ پائیونیر پریس نظیر آباد لکھنؤ میں چھپا

بار اول ایک ہزار

قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ

Marfat.com

DATA NOT RECORDED

۲۹۷۵۹۹۲۱
۲ ۲۸ ک
۲۴۳۸

Marfat.com

مقدمہ

از:۔ جناب شوکت تھانوی،

تخیلات اور واقعات کے درمیان جو کھلا ہوا اختلاف موجود ہے اسی نے مورخ اور شاعر کو ایک دوسرے کی ضد بنایا ہے۔ شاعر دنیائے تخیل کا بادشاہ ہے اور مورخ واقعات عالم کا ذمہ دار۔ شاعر دنیا کے تمام واقعات سے خالی الذہن رہ کر اپنے تخیلات میں گم رہنا مقصد حیات جانتا ہے اور مورخ اسی اعتبار سے شاعر کی زندگی کو بے معنی سمجھتا ہے شاعر کی اصطلاح میں ذمہ داری نام ہے مادیت کا اور مورخ کے نزدیک شاعر ایک ایسی غیر ذمہ دار جنس کو کہتے ہیں جسکا عدم اور وجود دونوں یکساں ہوں۔ مختصر یہ کہ اس اجتماع ضدین کو آپ اسطرح سمجھ سکتے ہیں کہ شاعر ایک خطِ مستقیم ہے اور مورخ دوسرا خطِ مستقیم اور یہ دونوں متوازی خطوطِ مستقیم ہیں جنکی تعریف ہی یہ ہے کہ انکو خواہ کتنا ہی بڑھایا جائے لیکن یہ ایک دوسرے سے کبھی نہیں مل سکتے۔

شاعر اور مورخ کے متعلق جو نظریہ ہم نے ابھی قائم کیا ہے اسکی تائید کیلئے نہیں بلکہ اس سے اختلاف کے لئے آج ہم نے قلم اٹھایا ہے اور اس نظریہ کے غلط ہونے کا ثبوت پیش کرنے کیلئے ہم حاضر ہوئے ہیں آج ہمکو ثابت کرنا ہے کہ شاعر مورخ اور مورخ شاعر ہو سکتا ہے اور یہ دونوں متوازی خطوط مستقیم ایک مرکز پر آکر مل سکتے ہیں چنانچہ آپ دیکھ لیجئے کہ وہ مرکز جہاں یہ متوازی خطوط مستقیم مل رہے ہیں جناب مسرور انبونوی

کی ذات ہے اور ہمارے اس دعوے کی دلیل کارنامۂ اسلام ہی جو آج آپکے پیش نظر ہے۔

کارنامۂ اسلام دراصل اسلام کی ایک مکمل اور جامع تاریخ ہے جس کو جناب مسرور انہونوی نے اپنی شاعرانہ قدرت کے ماتحت نظم کی صورت میں پیش کرنیکے بعد یہ ثابت کردیا ہے کہ ایک باکمال شاعر ایک باکمال مورخ بنکر بھی دکھا سکتا ہے اور اس اجتماع ضدین کے باوجود تاریخ اپنی جگہ پر تاریخ رہتی ہے اور شعریت اپنی تمام لطافتوں کے ساتھ شعریت۔ نہ ردیف و قوافی کی فکر تاریخ نویسی میں خلل انداز ہوتی ہے اور نہ تاریخ کا ایسا خشک مضمون لطافت شعری کو بے رنگ و بدمزہ بنانے کا باعث ہوتا ہے دراصل یہ شاعری کا اعجاز ہے کہ وہ تاریخ کے ایسے خشک ٹھوس اور غیر لطیف مضمون کو بھی اپنے دامن میں جگہ دے سکتی ہے اور میں تو اس کو شاعر مورخ یا مورخ شاعر کا معجزہ کی حد تک کمال کہونگا کہ وہ ان دو متضاد علوم کو بیک جنبش قلم اس طرح شیر و شکر بنا کر پیش کرے کہ تاریخ شعر بنجائے اور شعر تاریخ یہانتک کہ دونوں کو علیحدہ بھی نہ کیا جاسکے اور دونوں خصوصیات اسطرح نمایاں بھی ہوں کہ انکو ڈھونڈھنے کی ضرورت نہ پڑے۔

اس لئے نہیں کہ میں بزرگ محترم جناب مسرور انہونوی کی ایک گرانقدر تصنیف پہ مقدمہ لکھ رہا ہوں بلکہ بطور اظہار واقعہ مجھکو یہ بھی کہنا چاہیئے کہ جناب مسرور انہونوی نے کارنامۂ اسلام نظم کرنے میں جس وقت نظری سے کام لیا ہے وہ جگہ جگہ بلکہ ہر جگہ نمایاں ہے۔ واقعات وہی ہیں جو ہم اور آپ سب جانتے ہیں فرق صرف اسقدر ہے کہ اسی تاریخ اسلام کو ایک باکمال شاعر نے دلنشین طریقہ پر دنیا کے سامنے پیش کردیا ہے اب یہ کام بیحد آسان نظر آئے گا لیکن اسوقت کا تصور فرمائیے جب مصنف کو ایک طرف تو یہ فکر بھی کہ تاریخ میں تحریف کا شائبہ بھی پیدا نہ ہو دوسری طرف یہ احتیاط کہ لطافت شعری مجروح نہ ہو پھر سب سے بڑی بات یہ کہ مصنف نے اسی مذہب کی تاریخ پیش

Marfat.com

کی ہے جبکا وہ خود پیرو ہے لہذا احترام عقائد بھی ہر وقت پیش نظر تھا مختصر یہ کہ مصنف اس تصنیف کے وقت ایک ایسی پگڈنڈی پر گامزن تھا جو پل صراط کی طرح بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز کہی جا سکتی ہے اور اس دشوار گذار راستہ کو اس نے جس استقلال اور سلامت روی کے ساتھ طے کیا ہے اس کا زندہ ثبوت کارنامۂ اسلام کا ہر ورق اور ہر ورق کی ہر سطر ہے۔

اگر یہ کوئی محض تاریخ یا محض شعر و شاعری کی کتاب ہوتی تو اس کو زیادہ سے زیادہ وہ درجہ دیا جا سکتا تھا جو کسی بہتر سے بہتر تاریخ یا کسی بہتر سے بہتر شاعرانہ تصنیف کو حاصل ہو سکتا ہے مگر میری نظروں میں اس کتاب کی وقعت اسلئے بہت زیادہ ہے کہ اس میں شاعر نے تاریخ نویسی کی ہے اور مورخ نے شاعری اور یہ دونوں خصوصیات باوجود انتہائی دشواریوں کے جس سُبک اور غیر محسوس طریقہ پر اس تصنیف میں ہمگر آمیز کر دی گئی ہیں اُن سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مورخ ایک باکمال شاعر اور شاعر ایک مستند مورخ بھی ہو سکتا ہے حالانکہ موجودہ دور میں یہ بہت کم دیکھا گیا ہے کہ یہ دونوں خصوصیات ایک مرکز پر لائی جا سکیں۔ اب عرب کا وہ دور نہیں رہا جب شاعر بحیثیت ایک مورخ کے بہادر مجاہدین کے اجداد کے کارنامے پر جوش اشعار میں انکو سُناتے تھے اور مجاہدین شاعر کی اسی جادو بیانی سے مسحور ہو کر تلواروں سے کھیلتے ہوئے نظر آتے تھے اب تو شاعری نام ہے اس گفتگو کا جو طالب اپنے مطلوب سے کرے اور شعر ایک ذریعہ بنکر رہ گیا ہے جذبات کی ترجمانی کا اور بس۔

ج

اگر آپ کارنامۂ اسلام میں ان شاعرانہ کمالات کی جستجو کریں گے کہ کہیں معشوق کی زلفِ گرہ گیر میں عاشق کا دل ناشاد پھنسا ہوا نظر آئے، یا میخانہ میں رندانِ بلانوش کے ہاتھ ہوں اور زاہد عبا پوش کی پگڑی، یا صیاد کے دام میں

Marfat.com

کوئی بلبل پھنسی ہوئی ملجائے، یا مطلوب کے تیرِ نظر میں طالب کے دل اور جگر کباب سیخ کی طرح چھدے ہوئے نظر آجائیں تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی اس لئے کہ یہ تصنیف ان شاعرانہ خصوصیات سے بالکل غیر متعلق ہے البتہ اس میں آپ کو یہ نظر آئے گا کہ فدایانِ اسلام نے اپنے خدا اور اپنے رسولؐ کے نام پر کس کس طرح سر فروشیاں کی ہیں۔ آپ جس اسلام کے نام لیوا ہیں وہ کن جانبازوں کے خون سے سینچا گیا ہے اور آج جو لہلہاتا ہوا اسلام آپ کے پیش نظر ہے اس کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے لئے آپ کے بزرگوں نے اپنا خون پانی بنا کر کیونکر بہایا ہے۔ اس مقدس تصنیف میں آپ دنیا کے برگزیدہ بزرگوں کے وہ کارنامے ملاحظہ فرمائیں گے جنھوں نے اسلام کو اسلام بنا دیا اور جن کی بدولت آج آپ اقوام عالم کے سامنے ایک سرافراز قوم کی حیثیت رکھتے ہیں اس تصنیف سے آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کیا ہیں اور کیا بنے ہوئے ہیں مختصر یہ کہ اس میں آپ تخیلات اور توہمات کی جستجو نہ کریں بلکہ واقعات تلاش کریں اور اپنے جیتے جاگتے مذہب کے جیتے جاگتے حالات سے آگاہی حاصل کریں۔

جناب مسرور انبونوی نے جس دلنشین اور عام فہم انداز بیان کے ساتھ تاریخ اسلام پیش کی ہے اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھنے کے بعد ہر شخص نہایت آسانی کے ساتھ کرسکتا ہے مگر میں بطور نمونہ چند مناظر یہاں بھی دکھانا چاہتا ہوں۔ اسلام سے قبل جبکہ دنیا میں خدائے واحد کا نام لینے والا کوئی نظر نہ آتا تھا ہر طرف الحاد و بیدینی کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں بت پرستی ہر شخص کا شعار ہو رہی تھی تو و غرضی کے ماتحت خونریزی کا بازار گرم تھا اس وقت کا نقشہ پیش کرتے ہوئے ایک مورخ شاعر نے

اپنے کو مصور بھی ثابت کیا ہے ملاحظہ ہو ؎

جب ظلمتِ گناہ سے عالم سیاہ تھا　　ہر فرد اس جہان کا گم کردہ راہ تھا
ہادی تھا کوئی اور نہ کوئی دیں پناہ تھا　　مردم ہر ایک صورتِ مردم گیاہ تھا
باطل پرستیوں کا زمانے میں تھا چلن
برپا تھے چار سمت فسادات ما و من

یہ تو عرب کے دورِ جہالت کا ایک عام منظر ہے جس کو ہر شاعر اس سے زیادہ خوبصورت اور مؤثر الفاظ کے ساتھ پیش کر سکتا ہے مگر میں آپ کو وہ مناظر بھی دکھانا چاہتا ہوں جہاں ناظم کو بحیثیت ایک مورخ کے واقعات کی صحت کا بھی خیال تھا اور بحیثیت ایک شاعر کے عروضی پابندیوں کی فکر تھی اور ساتھ ہی ساتھ عقائد کا احترام بھی پیشِ نظر تھا۔ غزوۂ بدر شروع ہوا چاہتا ہے اُسوقت کی حالت کو صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶ میں یوں نظم کیا گیا ہے ملاحظہ ہو ؎

اب وقت آیا تھا ہوں نبرد آزما ضرور　　اسلام کفر باطل و حق ظلمت اور نور
منظر یہ پیشِ چشم تھا سجدے میں تھی حضور　　لب پر دعائے فتح تھی دل تھا سکنہ صبر
کہتے تھے اے خدا اگر اسلام مٹ گیا
تو جان لے جہان سے ترا نام مٹ گیا
آئے جو بیقرار نظر شاہ مرسلیں　　بوبکر رو کے کہنے لگے ابِ فخرِ عالمیں
وعدہ وفا کرے گا خدا اپنا بالیقیں　　رنجیدہ اسقدر ہیں عبث آفتاب دیں
یہ کہہ رہے تھے آگیا وقت سعید فتح
وحی الٰہ بن گئی پیغام عید فتح
اب پاس بالکل آگئے اعدائے خیرہ سر　　بولے یہ انکو دیکھ کے سلطانِ بحر و بر

Marfat.com

تم لوگ پیش قدمیاں کرنا نہ بھول کر　　رب کریم دے گا یقیناً تمھیں ظفر

البتہ یہ خیال رہے اے مجاہدیں
تیروں سے روکو آئیں سر و نیزہ جو ملحدیں

اسوقت رزمگہ کا تھا عالم عجیب تر　　بوبکر ادھر تھے نازکا پالا پڑا ادھر
عتبہ اُدھر حریفِ ادھر پارۂ جگر　　ماموں کے خون کا تشنہ لب خنجر عمر

گویا کہ امتحانگہ ایماں تھی رزمگاہ
جس میں بدل شریک تھے سب پیروان شاہ

صفحہ ۱۴۷ میں مقابلۂ کفار و مسلمین کی حالت کی یوں تصویر کھینچی ہے ؎

جسوقت عتبہ نے کیا حمزہ پہ بڑھکے وار　　اک ضرب تیغ میں لیا حمزہ نے اسکو مار
سمت علی بڑھا جو ولید ستم شعار　　مقتول ہوکے پہنچا وہ ملعون بھی سوئے نار

س

شیبہ ہوا عبیدہ کی جانب جو تیغ زن
کمبخت نے جناب کا زخمی کیا بدن

یہ دیکھتے ہی پہنچے جناب ابوتراب　　اک ضرب میں لعین کو بھیجا پئے عذاب
جب قتل اسکو کرچکے وہ فخر شیخ و شاب　　لائے عبیدہ کو بھی اُٹھا دوش پر شتاب

یوں دم کے دم میں پہنچے وہ تینوں سوئے جہیم
حمزہ نے اک کو دد کو علی نے کیا دو نیم

بعد انکے صف سے نکلا عبیدہ بن سعید　　ڈوبا ہوا تھا سر بسر آہن میں یہ پلید
آنکھیں کھلی ہوئی تھیں فقط اسکی بہر دید　　باقی تمام عضو پہ تھی پوشش حدید

آیا تو اس طرح ہوا آتے ہی ہم کلام
اے دشمنو سنو ہے ابوکرش میرا نام

Marfat.com

یہ سنکے نکلے صف سے زبیر نکو سیر — برچھی لعیں کی آنکھ میں ماری وہ تاک کر
آپہنچا پشت زیں سے وہ نورًا زمین پہ — گرتے ہی تن سے جان حزیں نے کیا سفر

ناری تھا سوئے نار گیا ایک وار میں
ارمان فتح لیکے دل بے قرار میں

غزوہ خیبر کے ذکر میں فرماتے ہیں ؎

ابن اُبَیّ تھا جو رئیس المنافقیں — اور باطنًا تھا دشمنِ سلطانِ مرسلیں
بھڑکایا اُسنے خیبریوں کو زراہِ کیں — حتیٰ کہ اسکے کہنے میں آئے وہ سب لعیں

قرب وجوار میں جو تھے کفار بد سیر
باندھی اُنھوں نے بھی معًا امداد پر کمر

پہنچی جو گوشِ سید عالم میں یہ خبر — خیبر کے لوگ حملہ کرینگے مدینہ پر
ہیں دس ہزار آدمی آمادۂ سفر — سامان جنگ کا بھی مہیا ہے خوب تر

یہ سنتے ہی رسولِ خدا فخرِ عالمیں
نکلے معًا مدینہ سے با فوجِ مسلمیں

چودہ سو آدمی تھے شہ دیں کے ہمسفر — خیبر میں پہنچی آمدِ شہ کی جونہیں خبر
ہشیار خیبری ہوئے خطرے سے پیشتر — پہنچے نہ تھے وہاں ابھی شاہنشہ بشر

قلعوں میں سب نے بھیجدئے اہل وعیال
رکھ آئے پھر حفاظتًا اسباب اور مال

خیبر میں سات قلعے تھے محفوظ و بے خطر — بھیجے وہاں جو اہل وعیال اور مال و زر
رہتے تھے لوگ جو حفاظت میں سر بسر — ہنگام کار بھی نہیں ہوتے تھے بے خبر

کرتے تھے گشت رات کو چار و ناچار سوار
پھرتے تھے گرد قلعوں کے دنمیں بھی پہردار

Marfat.com

یہ چند مناظر پیش کرنے سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میں اس کتاب کے مطالعہ سے پہلے ہی اس کتاب کے دیکھنے والوں کو مقدمہ ہی میں یہ اندازہ کرادوں کہ تاریخ نگاری کے ساتھ شاعری اور شاعری کے ساتھ تاریخ نگاری کسقدر مشکل کام ہے مگر آپ مندرجہ بالا بند ملاحظہ فرمائے کہ یہ ایک مکمل واضح اور بالتفصیل تاریخ ہے یا نہیں پھر تاریخ کے ایک ایک واقعہ کے ساتھ شاعر کہیں بھی نظم کرنے میں عاجز نظر آتا ہے ؟ میں تو اس کو جناب مسرور انہونوی کا کمال نہیں بلکہ اسی مقدس کتاب کی ایک برکت سمجھتا ہوں کہ مسرور صاحب نے اس کامیابی کے ساتھ اتنی بڑی جامع کتاب شروع سے آخر تک ایک ہی طاقت سے تصنیف فرمائی ہے اور کہیں بھی یہ نہیں ہونے پایا ہے کہ کوئی واقعہ نظم نہ ہوسکنے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو یا کہیں بھی اہل عرب کے ناموں ہی کی وجہ سے کسی شعر میں کوئی ثقالت پیدا ہوئی ہو۔

ط

اس مقدس اور قابل صد احترام تاریخ اسلام پر ضرورت اسکی تھی کہ کوئی مستند مورخ اور باکمال شاعر مقدمہ لکھتا لیکن یہ سعادت میرے حصہ میں تھی کوئی اور کیونکر یہ فخر حاصل کرسکتا تھا بہرحال میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں کہ مجھ کو ایک ایسی پاک کتاب پر مقدمہ لکھنے کا موقع ملا جسمیں میرے آقائے نامدار صلعم اور بزرگان اسلام کے کارنامے ہیں کیا بعید ہے کہ محض یہ سعادت میری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

ممکن ہے کہ کارنامۂ اسلام کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا ہے اس کا تعلق میری خوش اعتقادی سے ہو کہ مجھ کو اس کتاب میں محاسن ہی محاسن نظر آئے اور میں نے معائب کا ذکر تک نہیں کیا یقیناً یہ کوئی الہامی صحیفہ نہیں ہے بلکہ ایک

Marfat.com

انسانی نتیجۂ فکر ہے اس میں خامیاں بھی ہونگی اور ضرور ہونگی لیکن ان خامیوں کو وہی تلاش کرسکتا ہے جو اس کتاب کی خوبیوں سے مسحور نہ ہو گیا ہو میں تو اسکے محاسن سے ایسا مسحور ہوا ہوں کہ معائب کا مجھکو ہوش ہی نہیں۔ میں اس کی تائید میں خود جناب مسرور انبونوی کا ایک شعر پیش کرتا ہوں ؎

مسرور کا کلام کلامِ خدا نہیں
اسمیں عیوب ہونگے نہیں شاعرانہ کیا؟

دفتر
سرپنچ جرنلس لکھنؤ
۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۳۴ء

احقر
شوکت تھانوی
اڈیٹر سرپنچ و شباب

ع

Marfat.com

بخدمت ناظرین باتمکین

معزز ناظرین! جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات میں کوئی ایسی کتاب جو مسدس جیسی پسندیدہ نظم میں ہو۔ میری نظر سے نہیں گذری۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے مجھے یہ خیال ہوا کہ جناب ممدوح کے حالات زندگی کو مسدس میں نظم کروں مگر درحقیقت یہ خدمت جلیلہ نہایت اہم تھی اور اسکا انجام دینا کوئی آسان امر نہ تھا۔ شوکت صاحب تھانوی نے ایسے واقعات تاریخی کو نظم کرنے میں جن جن مشکلات کا احساس فرمایا ہے وہ سب اس منزل کے قطع کرنے میں ہر ہر قدم پر میرے ساتھ رہی ہیں۔ اور میری بالکل وہی حالت رہی ہے جیسا کہ امیر مینائی رح فرماتے ہیں ؎

چلا جو دشت محبت میں چال سوزن کی
قدم قدم پہ مجھے ڈوبنے کو چاہ ملے

اب رہا یہ امر کہ ان مشکلات پیش آمدہ کے باوجود میں اپنے ارادے میں کیونکر کامیاب ہوا یہ امر نہ میرے کمال شاعری کی دلیل ہے نہ تاریخ دانی کی نہ میرا عزم بالجزم ہمیں

Marfat.com

قابل ستائش ہے نہ میری مستقل مزاجی سزاوار داد بلکہ یہ سراسر قادر حل وعقد کا کرم نامتناہی ہے۔ جس نے اس کی تصنیف کی مجھے ہمت دی۔ مشکلات تصنیف کو برداشت کرنے کے لئے قوی جگر دیا اور ہر ایسے موقع پر جہاں میری فکر قاصر ہو جاتی تھی۔ جہاں میرے حواس گم ہو جاتے تھے جہاں میرے سامنے ناکامی کا منظر آجاتا تھا میری مدد کرتا رہا۔ ورنہ اتنی بڑی خدمت جلیلہ اور میں۔ مجھ سے پہلے بڑے بڑے شاعر گذر گئے اور اس دور میں بھی موجود ہیں جنکے مقابلے میں میری استعداد علمی۔ میری تاریخ دانی میرا ملکۂ شاعری کوئی چیز نہیں ہے۔ اُنھوں نے اس خدمت عالی کی انجام دہی کا عزم کیوں نہ فرمایا کیا وہ اسکو انجام نہیں دے سکتے تھے۔ نہیں دے سکتے تھے اور ضرور دے سکتے تھے اور زمانۂ حال کے شعرائے باکمال بھی دے سکتے ہیں۔ مگر خدائے پاک جس سے جو خدمت لینا چاہتا ہے اسی کے دل میں اسکا ارادہ پیدا کرتا ہے جب وہ شخص اسکی انجام دہی کا ارادہ کر لیتا ہے تو پھر اس لحاظ سے کہ بندۂ ضعیف بلا اسکی ہمت افزائی اور تائید کے اس خدمت کو جو دراصل اسکی طرف سے ایک مفوضہ خدمت ہے انجام نہیں دے سکتا۔ ہمت افزائی کرتا ہے۔ مستقل مزاجی عطا فرماتا ہے اور مشکلات پیش آمدہ میں اسکی کافی تائید کرتا ہے۔ اسوقت وہ بندۂ ناچیز اس خدمت کو انجام دے سکتا ہے اس کتاب کی تصنیف کا دراصل اُسی نے میرے دل میں ارادہ پیدا کیا اور ارادے کی تخلیق کے بعد اُسی نے ہر موقع پر میری مدد کی۔ اس وقت یہ خدمت جلیلہ بخوبی انجام دے سکا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس موقع پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مجھ میں کیا خصوصیت تھی جو اس نے مجھی کو اس

Marfat.com

خدمت عالی کے لئے منتخب فرمایا۔ اسکا واحد جواب یہی ہے کہ مجھ میں کوئی خصوصیت نہ تھی مگر وہ قادر و توانا یہ دکھانا چاہتا تھا کہ میں جب چاہتا ہوں تو اپنے ایسے بندے سے بھی وہ خدمت لے سکتا ہوں۔ جسکی انجام دہی کا وہ اہل نہیں ہے۔ اس خدمت جلیلہ کی انجام دہی پر میں نازاں نہیں ہوں بلکہ اس قادر مطلق کا شکر گذار ہوں کہ جسکی قدرت کاملہ نے مجھسے یہ کام لیا اور میں اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوا۔ کتاب ہذا کی تصنیف کے سلسلے میں یہ ممکن نہیں کہ ادبی یا تاریخی غلطیاں مجھ سے وقوع میں نہ آئی ہوں کیونکہ تصنیف انسانی صحیفۂ آسمانی نہیں ہوا کرتی اگر دوران مطالعہ میں کہیں ایسے مواقع پیش آجائیں تو مجھے آگاہ فرمایا جائے انشاء اللہ اشاعت آئندہ میں اسکی اصلاح ہو جائے گی۔ اب میں زیادہ سمع خراشی نہیں کرنا چاہتا۔ اپنے شفیق استاد جناب ڈاکٹر بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اپنے محسن برادر سید عابد حسین صاحب جائسی اپنے سچے کرمفرما شوکت صاحب تھانوی کا خصوصاً و نیز اپنے تمامی محسنین و معاونین کا عموماً شکریہ ادا کرتے ہوئے اور اپنے مایۂ ناز برادر زادہ خجستہ سیر سید محمد نسیم نہنوی سلمہ اللہ الاکبر مالک سرپنچ جرنلس کو دعائے ترقی عمر و اقبال دیتے ہوئے اپنے عرض حال کو ختم کرتا ہوں فقط والسلام۔

بشیرت گنج لکھنؤ
۲۳ مارچ سنہ ۱۹۳۴ء

سمع خراش
سراپا قصور مسرور

Marfat.com

فہرست واقعات کارنامۂ اسلام

نمبر شمار	واقعات	صفحہ
۱	زمانۂ جاہلیت	۱
۲	بیان ولادت	۲
۳	بیان رضاعت	۱۲
۴	شق صدر	۱۳
۵	حضرت کا ماں کے ساتھ مدینے جانا	۱۸
۶	حضرت کا تربیت جد میں آنا	۱۹
۷	حضرت کا تربیت ابوطالب میں آنا	۲۲
۸	حضرت کا ابوطالب کے ہمراہ شام کیطرف جانا	۲۴
۹	کارواں کا مقام بحیرا پر پہنچنا	۲۴
۱۰	جنگ قریش و بنی ہوازن	۲۹
۱۱	سیاحت یمن و اظہار معجزات	۲۹
۱۲	اظہار آثار نبوت	۲۹
۱۳	قحط کا اہل مکہ پر اثر	۳۰
۱۴	بی خدیجہ کا خواب	۳۱
۱۵	خدیجہ کا عزم تجارت	۳۱
۱۶	حضرت کا بہمراہی مال خدیجہ شام کیطرف جانا	۳۲
۱۷	کارواں کا مقام نسطورا پر پہنچنا	۳۳
۱۸	خدیجہ کا حضرت کے ساتھ نکاح	۳۹
۱۹	تعمیر مسجد حرام	۴۱
۲۰	نزول وحی	۴۳
۲۱	تبلیغ اسلام بہ طریق مخفی	۴۷
۲۲	حکم تبلیغ علانیہ	۴۷
۲۳	تبلیغ علانیہ پر کفار کا برتاؤ	۴۸
۲۴	اصحاب کی استقامت دینی	۵۹
۲۵	ہجرت اصحاب بجانب حبش	۶۶
۲۶	ہجرت حضرت ابوبکرؓ	۷۰
۲۷	صفا پر انسداد بت پرستی	۷۱
۲۸	حضرت حمزہ کا قبول اسلام	۷۶
۲۹	اسلام حضرت حمزہ پر کفار کی پست ہمتی	۷۷
۳۰	حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	۷۷

Marfat.com

نمبر	واقعات	صفحہ
۳۱	عہد نامہ کفار بابتہ قطع تعلقات	۸۳
۳۲	آنحضرت کا شعب میں جانا	۸۴
۳۳	شعب سے باہر آنا	۸۵
۳۴	ابو طالب کی رحلت	۸۶
۳۵	ابو طالب کا عدم قبول اسلام	۸۷
۳۶	ابو طالب کا قبول اسلام	۸۷
۳۷	مصنف کا خیال	۸۸
۳۸	خدیجۃ الکبریٰ کی رحلت	۸۸
۳۹	حضرت کا سفر طائف بغرض تبلیغ اسلام	۸۸
۴۰	عداس کا قبول اسلام	۸۹
۴۱	اجنہ کا قبول اسلام	۹۰
۴۲	حضرت کا طائف سے مکہ آنا	۹۱
۴۳	طفیل کا قبول اسلام	۹۱
۴۴	خاندان و اکثر اہل قبیلۂ طفیل کا قبول اسلام	۹۲
۴۵	بی عائشہ و سودہ سے حضرت کا نکاح	۹۳

نمبر	واقعات	صفحہ
۴۶	آل حنیفہ کی بے التفاتی	۹۳
۴۷	مفروق کا معذرانہ جواب	۹۳
۴۸	فراس اور آنحضرت کی گفتگو	۹۴
۴۹	کفار کی خصوصیت سے ایذا رسانی	۹۴
۵۰	آنحضرت کی پیشینگوئی	۹۵
۵۱	پیشینگوئی کا صادق آنا	۹۶
۵۲	ابو جہل کا اشتہار قتل اور کفار کا سکوت	۹۶
۵۳	چاہ سر راہ	۹۶
۵۴	چاہ کن را چاہ	۹۷
۵۵	ابو جہل پر سنگباری	۹۷
۵۶	آنحضرت کا ابو جہل کے ساتھ برتاؤ	۹۷
۵۷	ابو جہل کی احسان فراموشی	۹۸
۵۸	کفار کا آنحضرت سے تمسخر	۹۸
۵۹	چھ مدنیوں کا قبولِ اسلام	۹۹
۶۰	ذکر معراج شریف	۹۹
۶۱	بارہ مدنیوں کا قبول اسلام	۱۰۰
۶۲	حضرت مصعب اور تعلیم و تبلیغ	۱۰۰

Marfat.com

نمبر شمار	واقعات	صفحہ
۶۳	حضرت مصعب کی کامیابی	۱۰۰
۶۴	سعد معاذ کا معہ قبیلہ قبول اسلام	۱۰۰
۶۵	بہتر مدینیوں کا قبول اسلام اور انکی استدعا	۱۰۱
۶۶	مدینہ چلنے کے مسئلے پر گفتگو	۱۰۱
۶۷	دوازدہ نقیب کا تقرر	۱۰۱
۶۸	حکم ہجرت بسمت مدینہ	۱۰۲
۶۹	اصحاب کا مدینے جانا	۱۰۲
۷۰	ہجرت اصحاب پر کفار کا تدابیر مدافعت سوچنا	۱۰۲
۷۱	ابوجہل اور شورہ قتل آنحضرت	۱۰۳
۷۲	جبریل کا شورے کی خبر دینا اور حکم ہجرت لانا	۱۰۳
۷۳	طیاری ہجرت تیاری	۱۰۴
۷۴	ہجرت	۱۰۴
۷۵	سراقہ کا تعاقب کرنا اور اس کا خمیازہ اٹھانا	۱۰۹
۷۶	ابومعبد وام معبد کا قبول اسلام	۱۱۲
۷۷	بریدہ کا معہ ہمراہیان کے قبول اسلام	۱۱۲
۷۸	قبیلۂ اسلم کا قبول اسلام	۱۱۳
۷۹	حضرت کا قبا میں پہنچنا	۱۱۵
۸۰	مسجد قبا کی تعمیر	۱۱۵
۸۱	مدینے میں حضرت کا پہنچنا	۱۱۶
۸۲	اہل مدینہ کا حضرت کے ساتھ برتاؤ	۱۱۶
۸۳	حضرت کا ایثار	۱۱۸
۸۴	حضرت کا اہل بیت کو مدینے بلوانا	۱۱۹
۸۵	تقرر اذاں	۱۱۹
۸۶	مواخات	۱۱۹
۸۷	اصحاب صفہ	۱۲۳
۸۸	معاہدہ یہود واہل اسلام	۱۲۵
۸۹	طعن کفار پر حضرت کا جواب	۱۲۵
۹۰	طعن کفار کا قدرتی جواب	۱۲۶
۹۱	ابن زبیر کی ولادت	۱۲۶
۹۲	نماز ظہر وعصر وعشا کا چہار رکعتی ہونا	۱۲۶
۹۳	تحویل قبلہ	۱۲۶
۹۴	حکم صوم وجہاد وفطرہ کا نزول	۱۲۸

Marfat.com

نمبر	واقعات	صفحہ
۹۵	نماز عیدین کا وجوب جناب بتول کا عقد جناب رقیہ کی رحلت	۱۲۸
۹۶	مدینے میں حضرت کے اعدا	۱۲۸
۹۷	ابن اُبَیّ کے نام قریش کا خط	۱۲۹
۹۸	حضرت کا ابن اُبَیّ کو سمجھانا	۱۲۹
۹۹	اعدائے مدینہ کی دلیری	۱۲۹
۱۰۰	ابن اُبَیّ کا متکبرانہ خطاب اور حضرت کا تحمل	۱۲۹
۱۰۱	سعد معاذ اور ابوجہل کی گفتگو	۱۳۰
۱۰۲	قریش کی عزت کا سبب	۱۳۱
۱۰۳	عبد قیس کی معذرت	۱۳۱
۱۰۴	قریش کی مدینے پر حملے کی طیاری	۱۳۱
۱۰۵	تدابیر حفاظت	۱۳۱
۱۰۶	قریش اور ابن جحش کا مجادلہ حضرمی کا قتل	۱۳۴
۱۰۷	حضرت کا مال غنیمت واپس کرنا	۱۳۵
۱۰۸	اصحاب کا ابن جحش پر غصہ	۱۳۵
۱۰۹	حضرمی کے قتل پر حرب کا بگڑنا	۱۳۵

نمبر	واقعات	صفحہ
۱۱۰	نوفل و عثمان کی اسیری پر مغیرہ کا بگڑنا	۱۳۵
۱۱۱	سبب غزوۂ بدر	۱۳۵
۱۱۲	قریش اور قتل حضرت کی تدابیر	۱۳۶
۱۱۳	تدبیر فراہمی سرمایۂ جنگ	۱۳۶
۱۱۴	قتل حضرمی کا حیلہ بنجانا	۱۳۶
۱۱۵	قافلہ لوٹے جانیکی خبر پر قریش کا شام کی طرف جانا	۱۳۷
۱۱۶	حضرت کا انصار پر ارادۂ قریش ظاہر کرنا	۱۳۷
۱۱۷	سعد عبادہ انصاری کا جواب	۱۳۷
۱۱۸	مقداد کی حضرت سے گفتگو	۱۳۷
۱۱۹	حکم طیاری غزوہ بدر	۱۳۸
۱۲۰	غزوۂ بدر	۱۳۸
۱۲۱	عتبہ سردار فوج و ولید و شیبہ کا قتل	۱۴۷
۱۲۲	ابوجہل کا قتل	۱۴۸
۱۲۳	امیہ کا قتل	۱۵۱
۱۲۴	حضرت عباس کا قبول اسلام	۱۵۵
۱۲۵	ابوالعاص کا قبول اسلام	۱۵۷
۱۲۶	عمیر کا قبول اسلام	۱۵۹

Marfat.com

نمبر شمار	واقعات	صفحہ
۱۲۷	غزوۂ بنی قینقاع	۱۶۲
۱۲۸	غزوۂ سویق	۱۶۳
۱۲۹	حفصہؓ و زینبؓ و ام کلثومؓ کا نکاح	۱۶۴
	حضرت حسنؓ کی ولادت فرضیت زکوٰۃ	
۱۳۰	غزوۂ احد	۱۶۵
۱۳۱	ذکر شہادت حضرت حمزہ	۱۷۱
۱۳۲	ابن خلف کا قتل	۱۷۲
۱۳۳	شہدا کے مراتب	۱۷۴
۱۳۴	غزوۂ حمراء الاسد	۱۷۵
۱۳۵	سریۂ رجیع	۱۷۶
۱۳۶	غزوۂ بدر ثانی	۱۸۶
۱۳۷	ام سلمہ کا نکاح حکم تیمم کا آنا نماز خوف کا پڑھا جانا	۱۸۷
۱۳۸	شراب کی حرمت حضرت حسین کی ولادت حضرت زینب بنت اسد کی رحلت	۱۸۷
۱۳۹	سریۂ بیر معونہ	۱۸۷
۱۴۰	غزوۂ بنی نضیر	۱۹۲
۱۴۱	غزوۂ احزاب یا غزوۂ خندق	۱۹۶
۱۴۲	حضرت جابرؓ کا دعوت کرنا	۱۹۷
۱۴۳	حضرت کی پیشینگوئیاں	۱۹۹

نمبر شمار	واقعات	صفحہ
۱۴۴	پیشینگوئیوں کا پورا ہونا	۲۰۰
۱۴۵	عمرو عبدود کا قتل ہونا	۲۰۱
۱۴۶	غزوۂ بنی قریظہ	۲۰۶
۱۴۷	ثمامہ کا قبول اسلام بی جویریہ کا عقد حکم پردہ و قوعۂ افک	۲۰۷
۱۴۸	صلح حدیبیہ	۲۰۸
۱۴۹	ادائے عمرہ	۲۱۵
۱۵۰	کفار کا حالات مسلمین دیکھکر متاثر ہونا	۲۱۵
۱۵۱	حضرت خالد و عمرو بن العاص ابن طلحہ کا قبول اسلام	۲۱۵
۱۵۲	ترسیل نامجات بسمت سلاطین	۲۱۵
۱۵۳	غزوۂ خیبر	۲۲۳
۱۵۴	مرحب کا قتل ہونا	۲۲۵
۱۵۵	آنحضرت کو زہر دیا جانا	۲۲۷
۱۵۶	حضرت صفیہ سے حضرت کا عقد	۲۲۷
۱۵۷	حکم حرمت متعہ و لحم خر حضرت میمونہ کا عقد	۲۲۸
۱۵۸	سریۂ بنی خزاعہ	۲۲۸
۱۵۹	سریۂ موتہ	۲۲۹
۱۶۰	غزوۂ مکہ	۲۳۳

نمبر شمار	واقعات	صفحہ
۱۶۱	ابوسفیان کا قبول اسلام	۲۳۵
۱۶۲	کفار مکہ کا قبول اسلام	۲۴۰
۱۶۳	غزوۂ حنین	۲۴۱
۱۶۴	غزوۂ طائف	۲۴۵
۱۶۵	قلعہ طائف کا خود بخود فتح ہو جانا عوف وخاندان ہوازن کا ایمان لانا	۲۴۶
۱۶۶	بنی ثقیف کا قبول اسلام	۲۴۶
۱۶۷	فتح مکہ وطائف سے راہ ممالک کا کھلجانا	۲۴۶
۱۶۸	غزوۂ تبوک	۲۴۷
۱۶۹	حضرت خالد کا قلعۂ اکیدر پر حملہ	۲۴۹
۱۷۰	اکیدر کا معہ رعایا قبول اسلام	۲۵۰
۱۷۱	سریہ انجد اریاد ادی الرمل	۲۵۱
۱۷۲	نجاشی کی رحلت - عدی کا قبول اسلام مسجد ضرار کا انہدام - حج کی فرضیت	۲۵۳
۱۷۳	ابوبکرؓ و علیؓ کا مکے جانا	۲۵۳
۱۷۴	کفار کو حقانیت اسلام کا یقین آنا	۲۵۲
۱۷۵	آمد و فود	۲۵۳
۱۷۶	مسیلمہ کذاب	۲۵۳
۱۷۷	اسود یمنی	۲۵۴

نمبر شمار	واقعات	صفحہ
۱۷۸	خاندان حارث کا قبول اسلام	۲۵۵
۱۷۹	نجران والوں کی طرف دعوت نامۂ اسلام کا جانا اور بعد حجت بسیار جزیہ دینا	۲۵۶
۱۸۰	وفود کی بکثرت آمد	۲۵۸
۱۸۱	حج الوداع	۲۵۸
۱۸۲	وفات سرور کائنات	۲۶۱
۱۸۳	زائرین مزار آنحضرت کی شان	۲۷۸
۱۸۴	زائرین مزار کے آنحضرت شفیع ہونگے	۲۷۸
۱۸۵	ذکر معجزات سرور کائنات	۲۷۸
۱۸۶	حسن صورت وسیرت آنحضرت	۲۸۱
۱۸۷	ازواج آنحضرت کے نام	۲۸۱
۱۸۸	پسران و دختران آنحضرت کے نام	۲۸۲
۱۸۹	حضرات حسنین اور جناب زینب سے نسل آنحضرت جاری ہے	۲۸۲
۱۹۰	مناجات بخاتمۂ کتاب	۲۸۲

ی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زمانۂ جاہلیت

حب ظلمت گناہ سے عالم سیاہ تھا ہر فرد اس جہان کا گم کردہ راہ تھا
ہادی تھا کوئی اور نہ کوئی دیں پناہ تھا مردم ہر ایک صورتِ مردم گیاہ تھا
باطل پرستیوں کا زمانے میں تھا چلن
برپا تھے چار سمت فساداتِ ما و من

چلتی تھی بات بات پہ تلوار ہر طرف خونریزیوں پہ لوگ تھے طیار ہر طرف
ناحق تھے نقد جاں کے خریدار ہر طرف دخترکشی کا گرم تھا بازار ہر طرف
انساں تھے صورتاً پہ بہائم صفات تھے
بیرحمیوں سے قاطعِ تارِ حیات تھے

دعویٰ تھا ان کو مجھ سا نہیں ہے کوئی بشر میں ہوں وحیدِ عصر زمانے پہ مفتخر
پُر نخوت و غرور سے تھے کاسہ ہائے سر شیطان بھی گریز کرے جن کو دیکھ کر
جو فرد انمیں کا تھا وہ شیطان کا جد تھا
شداد سے شدید سے سب سے اشد تھا

Marfat.com

دینِ خدائے پاک سے بیزار تھے وہ لوگ خود ساختہ صنم کے پرستار تھے وہ لوگ
پرلے سرے کے زانی و بدکار تھے وہ لوگ اوباش و بدقمار و بداطوار تھے وہ لوگ

حد سے زیادہ

جامع ہر اک تھا جملہ ذمیمہ صفات کا
باقی نہیں تھا عیب کوئی کائنات کا

یوں یہ بلائے عام ہر اک ذی نسب میں تھی لیکن خصوصیات سے اہلِ عرب میں تھی
خوش قد و خوشجمال میں ہر غنچہ لب میں تھی کس کس کو میں بتاؤں غرض یہ کہ سب میں تھی

اک تھا قبیلۂ بنی ہاشم بچا ہوا
اسکے بھی کچھ ہی لوگ پہ فضلِ خدا ہوا

بیان ولادت

وہ نور جو جبینِ صفی میں تھا جلوہ گر جس نے کیا تھا شیث کو عالم پہ مفتخر
وجہِ نجاتِ نوحِ نجی تھا جو سر بسر جو نار میں ہوا تھا ابراہیم کی سپر

وہ نور پھر سپردِ ذبیحِ خدا ہوا
بعد انکے انکی نسل کا عزت فزا ہوا

درجہ بدرجہ آیا جو وہ ان کی آل میں پہنچا جبینِ ہاشمِ نیکو خصال میں
آیا جو عبدِ مطلب باکمال میں افزائشیں کیں آپ کے جاہ و جلال میں

عبداللہ کی جبیں میں جو وہ جلوہ گر ہوا
حسن اُن کا درمیانِ عرب مشتہر ہوا

شہرہ ہوا جو حسنِ دل آرا کا چار سُو مشتاقِ وصل ہو گئیں خوبانِ ماہ رو
بن ٹھن کے بے حیائی سے آجاتیں دو بدو خواہش تھی التفات کریں وہ خجستہ خو

لیکن خدائے پاک بچاتا رہا انھیں
رغبت پہ اک فرشتہ ڈراتا رہا انھیں

Marfat.com

جب سمتِ تبکدہ کبھی جاتے تھے آنجناب　　بت قدرتِ خدا سے معاً کرتے تھے خطاب
چلدو ہمارے پاس سے عبداللہ تم شتاب　　نورا سکا تم میں ہی جو کریگا ہمیں خراب

ہم سر کے بل گرینگے وہ جبوقت آئے گا
نام خدا کا آتے ہی ڈنکا بجائے گا

اک دن پدر سے کہنے لگے وہ نکو سیر　　اک نور میری پشت سے ہوتا ہے جلوہ گر
ہوتا ہے دو حصص میں وہ تقسیم پیشتر　　پھر سمتِ شرق و غرب کو جاتا ہے اے پدر

پھر مل کے میرے سر پہ وہ چکر لگاتا ہے
پھر سمتِ چرخ جا کے سوئے پشت آتا ہے

فرمایا بیٹھ جاتا ہوں میں جب زمین پہ　　فوراً سلام بھیجتی ہے مجھ پہ وہ پدر
ہوتا ہے نخل خشک کے نیچے اگر گذر　　جب تک بڑھوں نہ آگے وہ رہتا ہے سبز تر

بولے یہ عبدِ مطلبِ برگزیدہ خو
حامل ہے نورِ خاتم پیغمبراں کا تو

کتبِ سماویہ نے دی جبوقت یہ خبر　　کھولا نجوم نے جو ہیں یہ سرِ مستتر
دیگا انھیں کو خالقِ دارین وہ پسر　　جو سارے مذہبوں کو مٹائیگا سر بسر

دشمن سب انکے کافرِ خونخوار ہوگئے
ہر طرح قتل کرنے پہ طیار ہوگئے

تیار ہا

اک بار کا ہے ذکر کہ شتر ہیو دِ شام　　آئے بعزمِ قتلِ ابوئے شہِ انام
مکے کے پاس ہی کیا اک بیہ میں قیام　　رہتے تھے فکرِ قتل میں سرگرم صبح و شام

لیکن وہاں پہ رہنے سے مطلب نہ حل ہوا
آخر کو عزم جانبِ دشت و جبل ہوا

Marfat.com

اک دن گئے شکار کو وہ آسماں جناب دوڑے یہود دیکھ کے تنہا انھیں شتاب
بولے ہم اتنے دن سے تھے جسکے لئے خراب آج اسکی جستجو میں کیا حق نے کامیاب
اب اس کے قتل سے نہ کوئی درگذر کرو
خارا شگاف تیغ کی نذر اس کا سر کرو

یہ کہہ کے بہرِ قتل بڑھے جب وہ روسیاہ آئی فلک سے بہر مدد غیب کی سپاہ
چورنگ سب کو کر چکی جب لی فلک کی راہ خوش خوش گئے مکانِ پدر شاہِ دیں پناہ
پہنچا سکے گزند نہ اعدائے بدخصال
فضلِ خدا سے بچ گئے ہر طرح بال بال

حضور
اُس وقت تھے جناب وہب بھی شکار میں جب آ گئے تھے حضرتِ والا حصار میں
دوڑے ہی تھے مدد کریں ہم کارزار میں کچھ لوگ آئے شکل مسلح سوار میں
آتے ہی ان لعینوں کو سیپارہ کر دیا
جاری لہو کا دشت میں فوارہ کر دیا

ششدر ہوئے جناب وہب دیکھکر یہ حال گھر ساتھ ساتھ آئے یہ کرتے ہوئے خیال
دامادی میں ملے جو مجھے یہ نکو خصال دختر کو بھی ملے مری یہ فضل یہ کمال
یہ سوچتے ہی بیوی کو اپنی کیا رواں
ٹھہراؤ جا کے نسبتِ شادی معاً وہاں

پہنچیں جو زوجۂ وہب زہری انکے گھر کی گفتگو تقریرِ نسبت پہ پُر اثر
تھے خاندان و صورت و سیرت سے باخبر سنتے ہی خواجہ نے کہا بخشا تمھیں پسر
جب چاہو عقد کر دو تمھیں اختیار ہے
مجھ کو نہ کوئی عذر نہ حیلہ نہ عار ہے

Marfat.com

وہ مژدہ لیکے خدمتِ شوہر میں پہنچیں جب سنتے ہی باغ باغ ہوئے حضرتِ وہب
کی بہرِ عقد ساعت و تاریخ منتخب خواجہ کو مطلع کیا فوراً بصد طرب

بیٹے کو لیکے آئے حضرت نکاح ہو
ہمکو بھی دوجہان کی حاصل فلاح ہو

حسبُ الطلب گئے جو جناب وہب کے گھر پہنچے جونہیں پسر کا ہوا عقد پیشتر
لائے بہو کو ساتھ اسی شب مکان پہ دیکھا جن عورتوں نے وہ بولیں بہمدگر

اے بیبیو دولہا ہے اگر مہر نیمروز
واللہ یہ دولہن بھی ہے بدرِ جہاں فروز

خلوت کدے میں پہنچا جو وہ نوشۂ حسیں بیوی کو دیکھ سمجھا اُتر آئی حورِ عیں
جسدم ہوا قرانِ مہ و نیرِ مبیں وہ نور جو تھا عرصے سے زینت دہِ جبیں

پشت پدر سے آیا وہ مادر کے رحم میں
اور برکتیں وہ لایا جو آئیں نہ فہم میں

جسوقت ماں کے رحم میں داخل ہوا وہ نور ہفت آسماں پہ فرحتِ شادی کا تھا وفور
مشغولِ جشنِ عام تھے قدسی بصد سرور تھی نغمہ سنج باغِ جناں میں ہر ایک حُور

ہر سمت زور شور تھا عیش و نشاط کا
ہر بزم میں تھا دور مئے انبساط کا

پھیلا تھا پہلے قحط جہاں کی سمات میں بارش کا سد باب تھا اربع جہات میں
جو تھا وہ غم رسیدہ تھا اس کائنات میں پر آکے شہ نے کارگہِ بے ثبات میں

یمن قدم سے دہر کو آباد کردیا
جہاں نصیب خلق کا دل شاد کردیا

Marfat.com

روح الامین کو پہنچا اُسی شب یہ حکم رب کعبے کی سقف پہ علم سبز کر نصب
زاں بعد دہر میں یہ ندا کر بصد طرب آتا ہے تاجدارِ عجم خسروِ عرب
سب اسکا اتباع بجدِ اتم کرو
سب اُس کے روبرو سرِ تسلیم خم کرو

یہ مژدہ سُنکے روتا تھا ابلیس زار زار سر اپنا پتھروں پہ پٹکتا تھا بار بار
کہتا تھا اب میں ہونگا مقرر ذلیل و خوار کوئی نہیں کرے گا مری راہ اختیار
آتے ہی بُت پرستی جہاں سے مٹائے گا
نام خدائے پاک کا سکہ بٹھائے گا

جو جاندار کر نہیں سکتے تھے گفتگو اس شب میں وہ بھی ہو گئے گویا خوش گلو
خوش ہو کے کہتے پھرتے تھے دنیا میں چار سُو آیا ہے ماں کے رحم میں وہ شاہِ نیک خو
ظلمت میں دے گا کام جو مہر منیر کا
ہوگا اماں دہندہ صغیر و کبیر کا

اہلِ کتاب میں جو تھے علّام نامور آپس میں دے رہے تھے وہ سب اسطرح خبر
ہر سہ کتب میں جسکی ولادت ہے مشتہر آدم سے تا بہ عیسےٰ جو ہے سب پہ مفتخر
نور اس کا ماں کے رحم میں اس رات آگیا
فخرِ رسل وہ ناہیِ بدعات آگیا

باقی تھے جب ولادتِ حضرت میں تین ماہ والد نے لی مشیت حق سے عدم کی راہ
منشائے ایزدی تھا کہ وہ شاہِ دیں پناہ رکھے ربوبیت پہ ہماری سدا نگاہ
عالم میں قدرداں ہو یتیم و نسیر کا
فریادرس ہو دہر کے بر نا و پیر کا

Marfat.com

یوں کر رہی ہیں حضرت بی آمنہ بیاں — جب آئے میرے رحم میں سلطان دو جہاں
چھ ماہ تک ہوا نہ مجھے حمل کا گماں — بعد اسکے آیا خواب میں اک شخص ناگہاں
اس بات کا لا — بولا کچھ اپنے حمل کی تجھ کو خبر ہوئی — اپنی ذات
تو باردارِ بارِ شہِ بحر و بر ہوئی

نہ ماہ بعد خواب میں آیا وہ پھر نظر — فرمایا مجھ سے! والدۂ سید البشر
اب آرہا ہے وقت ولادت قریب تر — جسوقت آئیں دہر میں وہ شاہ خوش سیر
موسوم کرنا ان کو محمدؐ کے نام سے
شہرت فلک پہ پائیں گے احمد کے نام سے

فرما رہی ہیں آمنۂ کامل الصفات — جب میرے جانِ جاں کی ولادت کی آئی رات
رویا میں آئی مجھکو نظر اک عجیب بات — اک نور مجھ سے نکلا منور کن جہات
اسکی ضیا سے بڑھ گیا اتنا نظر کا نور
سکے سے میں نے دیکھ لئے شام کے قصور

کہتی ہیں زوجۂ ابی العاص نکو سیر — میں اتفاقیہ گئی تھی آمنہ کے گھر
آیا جو وقتِ مولدِ سلطانِ بحر و بر — تارے فلک کے سارے جھکآئے زمین پر
گویا کہ شوق دید سے سب بے قرار تھے
شمعِ جمالِ مصطفوی پر نثار تھے

فرما رہی ہیا مادرِ سلطانِ دو جہاں — آیا جو وقت مولد شاہنشہ زماں
اک صوتِ خوفناک سنی میں نے ناگہاں — ممکن تھا فرطِ خوف سے ہوتی میں نیمجاں
مرغِ سفید بال معاً آیا اک نظر
بازو ملے جو اس نے شکم پر گیا وہ ڈر

Marfat.com

پھر اسنے اختیار کی اک صورت حسیں جام شراب خلد لئے تھا وہ نازنیں
مجھ سے کہا کہ پی اسے اے اُمّ شاہ دیں آسودہ ہو کے میں نے کیا نوش اسے جو نہیں

ل کر شکم وہ کرنے لگا اس طرح کلام
للہ جلوہ گر ہو اب اے سید انام

چمکا پھر اس جہاں میں وہ آفتاب دیں ضو پھیلی جسکی ارض سے تا چرخ ہفتمیں
آئے قدوم اُسکے جو نہیں بر سر زمیں سجدے میں سر جھکا کے رکھی خاک پر جبیں

پھر بولا بخشدے مری امت کو اے خدا
یارب ہب لی اُمتی سنتی تھی برملا

بعد اس کے اس نے ہاتھ اُٹھائے سوئے سما فوراً ہی آیا لکہ اک ابر سفید کا
جونہیں اُٹھا کے اس کو سوئے چرخ لے گیا آئی ہمارے کان میں فوراً ہی یہ صدا

اسکو پھراؤ دہر کی اربع سمات میں
پہچان لے ہر ایک اسے کائنات میں

جب سیر کر کے آیا فلک سے زمین پر اوڑھے ہوئے تھا سر سے ردائے سفید تر
بعد اس کے اور لکہ ابر آیا اک نظر اس سے بڑا تھا ڈر گئی میں اس کو دیکھکر

آئی اس ابر سے مرے کانوں میں یہ صدا
ساری خصوصیات رسل کیں اسے عطا

بعد اس کے تین شخص بزرگ اور خوبرو اک خوان لائے پیارے محمدؐ کے دو بدو
محدود تھا سفید حدوں سے وہ چار سو بولے حدود دہر ہیں یہ اے خجستہ خو

جو ہو پسند اس کو کریں منتخب جناب
وسط جہان پہ رکھدیا دست آپنے شتاب

Marfat.com

پھر آئی یہ ندا مرے کانوں میں خوشگوار کعبہ کیا محمدؐ ذیشاں نے اختیار
نہلا کے پھر لباس پنہایا بعد وقار ظاہر کئے پھر آپ پہ اسرار بیشمار
آنکھوں کے درمیاں کا بوسہ لیا جونہیں
فرمایا خوش ہوں آپ دیا علم مرسلیں

اسدم ہراس و خوف مسلط تھے قلب پر کہتی تھی میں زنانِ اعزہ گئیں کدھر
سنتی تھی نقل و حرکتِ آیندگاں مگر اک شخص بھی مکان میں آتا نہ تھا نظر
کچھ دیر بعد آیا پھر اک مرد باکمال
سیرت میں خوش سیر تھا تو صورت میں خوشجمال

فرمایا مژدہ ہو تجھے اے ابنِ نیک نام تو میری نسل اول و آخر کا ہے امام
سینے سے پھر لگا لیا با شفقتِ تمام دیکر دعائیں حب گیا وہ برکت الیتام
دل سے ہمارے جاتا رہا وہ ہراس پھر
قائم ہوئے بجا ہوئے ہوش و حواس پھر

بارہ ربیع اولیٰ کو ہنگامِ صبح پیر آیا جو وہ مجسمۂ رحمتِ قدیر
صلوا وسلمو کا ہوا شور عرش گیر آتشکدوں کی سرد ہوئی دفعتہً سعیر
گنگور رے چار وہ گرے کسریٰ کے قصر کے
ہیبت سے بند لب ہوئے شاہانِ عصر کے

شیطاں کا تخت الٹ گیا بت سر کے بل گرے کعبے کے سارے لات و منات و ہبل گرے
عزیٰ یعوق و نصر بیانگِ دہل گرے حیراں تھے بت پرست یہ کیوں بے محل گرے
بیٹھے بٹھائے کہتے تھے کیا ماجرا ہوا
سمجھے نہیں کہ بت شکنِ دہر آگیا

Marfat.com

روئے زمیں پہ آیا جو وہ شاہِ خوشخطاب کعبہ تھا بتکدوں میں زمانے کے انتخاب
ساجد ہوا مقامِ براہیم پر شتاب جو ہے خصوصیت سے زلیس برکت انتساب
کی عرض شکر ہے ترا اے ربِ ذوالکرم
لوث بتاں سے پاک ہوئے آج جا کے ہم

جبدم گیا وہ سجدۂ رب الانام میں خواجہ طواف کرتے تھے بیت الحرام میں
گذرا خیال یہ دل صدق الیتام میں آیا ہے کون گیتی فرخ نظام میں
فرط خوشی سے کعبہ جو مسرور ہو گیا
رنج و ملالِ لوثِ بتاں دور ہو گیا

یہ سوچ کر مکاں کو روانہ ہوئے حضور دیکھا تو آمنہ کی جبیں پر نہ تھا وہ نور
پوچھا وہ نور کیا ہوا غیرت فزائے حور فوراً جواب دے کہ ہوں از بسکہ ناصبور
بولیں کہ وضع حمل کیا میں نے ایجناب
فرمایا حاملہ تھی تو بچے کو لا شتاب

بولیں ابھی نہ دیکھ سکیں گے اُسے جناب یہ سُن کے حد سے بڑھ گیا خواجہ کا اضطراب
غصے میں آکے آپنے اسدم کیا خطاب لازد و تر آں ہے تاخیر کا خراب
دیکھ آپ کو ہلاک کرونگا میں یا تجھے
آخر دکھاتی کیوں نہیں کیا ہو گیا تجھے

بی آمنہ نے ڈر کے جو حجرہ بتا دیا چاہا جو نہیں جناب نے ہو میرا واخلا
خنجر لئے ہوئے معاً اک شخص آگیا کہنے لگا ابھی اس ارادے سے باز آ
جب تک ملک نہ دیکھیں حبیب الہ کو
تو کیسے دیکھ سکتا ہے اس دیں پناہ کو

Marfat.com

فرماتی ہیں جناب صفیہ نکو سیر　　تشریف لائے دہر میں جب شاہ بحر و بر
نور رخِ جناب تھا غالب چراغ پر　　رکھے جونہیں قدم چمک اُٹھا تمام گھر
سارا مکانِ آمنہ پر نور ہو گیا
یا یوں کہو کہ غیرت صد طور ہو گیا

توحید حق کو پہلے کیا آپ نے بیاں　　بعد اس کے شہ نے اپنی نبوت بھی کی عیاں
جب میں نے چاہا غسل دوں فوراً اسی ماں　　آواز آئی ہاتفِ غیبی کی ناگہاں
آگاہ ان کی شان سے شاید کہ تو نہیں
طاہر ہیں یہ ضرورت غسل و وضو نہیں

فرماتی ہیں صفیۂ ذی رتبہ و شعور　　ختنہ شدہ و ناف بریدہ بھی تھے حضور
مابین کتف مہر نبوت کا تھا ظہور　　یعنی لکھا تھا کلمۂ طیب بخطِ نور
تا جانے خلق خاتم پیغمبراں ہیں یہ
بعد از خدا بزرگ تر و برتراں ہیں یہ

تشریف لائے دہر میں جب شاہ انس و جاں　　ہر سو ندائیں دیتے تھے اسدم فرشتگاں
ہوں اہل عرش و فرش بصد عیش شادماں　　آئے ہیں خسرو دو جہاں شاہِ مرسلاں
عالم میں جن کا رحمت عالم خطاب ہے
مفتوح جن کے فیض سے رحمت کا باب ہے

شیطان نے جب یہ مژدۂ فرحت رساں سنا　　کی عرض عالمین میں میں بھی ہوں اے خدا
مجھ پر ہوئی ہے کونسی اب تک تری عطا　　کیونکر میں جانوں رحمت عالم ہیں مصطفا
حکم آیا قدسیاں معذب کو یہ شتاب
تا حشر اس لعیں پہ بھی کرنا نہ اب عذاب

Marfat.com

گھر گھر ہوئی ولادت حضرت جو مشتہر سنتے ہی ثوبیہ بھی گئی بولہب کے گھر
کہنے لگی کہ اے مرے آقائے نامور پیدا ہوا ہے آپکے بھائی کے گھر پسر
مسرور اس قدر ہوا سنتے ہی بولہب
آزاد کر دیا اسے فوراً بصد طرب

فرماتے ہیں یہ حضرتِ عباس خوشخطاب اک شب ابولہب نظر آیا میانِ خواب
میں نے کہا۔ ہے کیا تری حالت بتا شتاب بولا ہر اک دوشنبے کو ہوتا ہے کم عذاب
اس دن ہوئے تھے مولد احمد سے شاد ہم
اللہ اسکے صدقے میں کرتا ہے کچھ کرم

پہلا رضاعت

اک ہفتہ آپ نے پیا بی آمنہ کا شیر پھر ثوبیہ کا اختر قسمت ہوا منیر
پھر بی حلیمہ سعدیہ کا بخت تا بگیم مکے کو لایا۔ تھی طلب کودکِ صغیر
خواجہ نے دیدیا معاً اس نونہال کو
لیکر چلیں وہ آمنہ بی بی کے لال کو

فرماتی ہیں حلیمۂ خوش بخت و خوش سیر بیٹھے مری سواری پہ حبیب سید البشر
یمنِ قدم سے تیزی گام آئی اس قدر حیرت میں آئے قافلے والے بھی دیکھ کر
سب کہہ رہے تھے پہلے نہ تھی اتنی تیز گام
کیا ہو گیا کہ آج ہوئی یہ صبا خرام

پہنچے مکانِ بی بی حلیمہ پہ حبیب حضور فاقہ کشی کے کرب سے ہر اک تھا ناصبور
فیض قدوم سے ہوئی فوراً بلا وہ دور ہر شخص شادماں تھا مسرت کا تھا وفور
جو جانور تھا آپ کا طیار ہو گیا
ثابت جو لاغری سے تھا ستیار ہو گیا

Marfat.com

فرماتی ہیں جناب حلیمہ بکو سیر　　بچپن ہی سے حضور تھے عادل کچھ اسقدر
پستانِ چپ کو منہ نہ لگاتے تھے بھول کر　　اپنے رضاعی بھائی کے حق سے تھے باخبر

طفلی ہی سے عدالت حضرت کا تھا وہ شور
نوشیرواں نے شرم سے لی راہ کنج گور

چھ ماہ کے ہوئے جو وہ سلطانِ ذیحشم　　چلنے لگے بفضل خداوند ذی الکرم
نو ماہ کے ہوئے جو نہیں وہ سید امم　　کرنے لگے کلام بھی۔ کیا کیا کروں رقم

جب پوچھتے تھے کون ہو؟ کہتے شہ بشر
سخت و دلیر تر ہوں میں عبداللہ کا پسر

بول و براز کپڑے پہ کرتے نہ تھے جناب　　کھلتا جو ستر آکے ملک ڈھانکتے شتاب
روتے ہوئے جو دیکھتے شہ کو باضطراب　　کرتے تھے باتیں آپ سے نجم اور ماہتاب

کہتے تھے اشک کا گرا اک قطرہ بھی اگر
جل جائینگی جہاں کی نباتاتِ سبز تر

گذرے جو عمر سرور ذیجاہ کے دو سال　　بولے حلیمہ دائی سے اے ام خوشخصال
بیکار گھر پہ رہنے کا ہے کاہلی مآل　　صحرا کا اذن دیجئے تا دل رہے بحال

ہمراہ بھائیوں کے چراؤں گا میں گوسفند
صحرا نوردی خانہ نشینی سے ہے پسند

اصرار سے حلیمہ نے مانی جو شہ کی بات　　صحرا کو روز جانے لگے فخر کائنات
اک روز دوپہر تھی کہ زمرہ نکو صفات　　ترسیدہ آیا۔ ماں سے کہا! اُم نیکذات

دو شخصوں نے کیا ہے محمد کا سینہ چاک
مجھکو یقین ہے کہ ہوئے ہونگے وہ ہلاک

Marfat.com

زمرہ نے کوہ کا جو بالآخر دیا نشاں دائی حلیمہ سعدیہ پہنچیں معاً وہاں
پایا جو زندہ آپ کو فرمایا جانِ جاں گذرا ہے تجھ پہ واقعہ کیا جلد کر بیاں
جب سے سنا ہے دل کو مرے اضطراب ہے
لرزاں طپاں بصورت برق سحاب ہے

فرمایا آنجناب نے اے اُمِّ نیک نام میں بکریاں چراتا تھا صحرا میں شاد کام
ناگہ دو مرد آئے نظر برکت الیتام پہلے مجھے وہ لائے یہاں باصد احترام
بعد
بعد اس کے سینہ چاک کیا اک نے پیشتر
اور دوسرے نے دل کو نکالا بلا ضرر

اک پارۂ سیاہ کیا پہلے اس سے دور پھر اس کو دھویا اس نے بصد حکمت و شعور
پھر بھر دی اس میں اس نے کوئی شے بشکل نور بعد اس کے ہمکلام ہوا وہ بصد سرور
ہو شقِ صدر تجھ کو مبارک شہ زماں
خالق نے دیکھ کید شیاطیں سے دی اماں

پھر دل کو رکھ کے سینے میں اس کے مقام پر وہ چاک سی دیا جو تھا سینے کا پردہ در
اس دور میں مجھے نہیں پہنچا کوئی ضرر فضلِ خدا بنا پئے سینہ معاً سپر
اے ام خوشخصال میں ہوں بسکہ شاد کام
غمگیں نہوں جناب نہیں غم کا یہ مقام

یہ سن کے فکرمند ہوئیں وہ خوب سیر شوہر پہ انکشاف کیا اس کا پیشتر
بعد اس کے بولیں وہ جو منجم ہے باخبر لیجائیے آج پیارے محمدؐ کو اس کے گھر
پوچھوں گی سینہ چاک ہوا تھا کیوں جناب
وہ کون تھے کہ جن سے ہوا اس کا ارتکاب

Marfat.com

لے کر چلے حضور کو آخر ابو ذویب پہنچے جہاں پہ رہتا تھا وہ مدعی غیب
جب ماجرے کو سن چکا وہ ملحد پُر عیب بولا میں راست کہتا ہوں بے اشتباہ و ریب
جھٹلائے گا جو دیں کو ہمارے وہی ہے یہ
جلد اس کو قتل کر دو کہ ختم النبی ہے یہ

فرمایا بی حلیمہ نے بدبخت خیرہ سر گر جانتی تجھے کہ ہے تو اتنا بدگہر
تا حشر بھول کر بھی نہ آتی میں تیرے گھر ان بدسگالیوں کا تو پاجائے گا ثمر
یہ کہہ کے بی حلیمہ نے شہ کو اُٹھا لیا
گھر کا وہاں سے اپنے معاً راستا لیا

گھر جاتے ہی حلیمہ کو شوہر نے دی صلاح منظور ہو اگر تمھیں دارین کی فلاح
کے کو جاؤ چھوڑ دو فوراً ہی یہ نواح دیکھو یہاں نہ رہنا ہے ان کا پُر اقتباح
پہنچا اگر نصیب عدو ان کو کچھ ضرر
شرمندگی اُٹھاؤ گی خواجہ سے کس قدر

یہ سنتے ہی معاودِ مکہ کی اختیار ہمراہ چلے وہ خسروِ ذی جاہ و اقتدار
رستے میں یہ ندا ہوئی مسموع چند بار اب خیر کے رہیں نہ بنی سعد امیدوار
جس جا مقیم ہوگا یہ طفل نکو سیر
وہ جا ہر اک مقام سے ہوگی سعید تر

القصہ باب مکہ پہ پہنچیں وہ خوش سیر دیکھا کہ جمع ہے وہاں اک جرگۂ بشر
غالب تھی حاجت بشریٰ بی حلیمہ پر حضرت سے بولیں بیٹھے ہیں اے مرے پسر
حاجت کو رفع کر کے میں آجاؤں گی ابھی
تجھ کو حضور خواجہ میں پہنچاؤں گی ابھی

Marfat.com

جونہیں حلیمہ دائی وہاں سے ہوئیں رواں صوت مہیب کانمیں اک آئی ناگہاں
گھبرا کے آئیں دیکھا نہیں ہے وہ جانِ جاں ہراک سے پوچھنے لگیں بولو گیا کہاں
وہ میرا نورِ عین محمدؐ نکو سیر
جسکی حیات پر ہے مری زیست منحصر

یہ سُن کے جب وہ بولے نہیں ہمکو کچھ خبر غم سے حلیمہ ہو گئیں خود رفتہ سر بسر
روتے کے زار زار یہ کہتی تھیں در بدر ڈھونڈھے سے گر ملا نہ مرا پارۂ جگر
گر کر اسی پہاڑ سے دیدونگی اپنی جاں
بے اسکے میری زیست ہے بے سود رائیگاں

حد سے جب انتظار شہ ویں ہوا بروں چاہا حلیمہ دائی نے میں کوہ سے گروں
اک پیر مرد آیا کہا میں بھی تو سنوں کیوں جان دے رہی ہے بایں حالتِ زبوں
بولیں حلیمہ کھویا محمدؐ سا نور عین
کیونکر نہ جان دوں مجھے آتا نہیں ہے چین

یہ حال سُن کے کعبے کے اندر گیا وہ پیر جاکر کہی ہبل سے وہ روداد قلب گیر
بولا سروشِ غیب وہ ہے دلبر قدیر کسکی مجال اسکو کرے قتل یا اسیر
وہ مطمئن رہیں کہ ہے امن و اماں سے وہ
محفوظ ہر طرح ہے شرِ انس و جاں سے وہ

نزدِ حلیمہ پہنچا معاً وہ کرم اساس کہنے لگا ابھی میں گیا تھا ہبل کے پاس
اُسنے کہا ہے۔ انکا محافظ ہے رب ناس لازم نہیں ہے تمکو ہو اسطرح بدحواس
اک روز پھر ملو گی تم اُس نورِ عین سے
پھر زندگی گذارو گی راحت سے چین سے

Marfat.com

دل کا

تسکیں سے اسکی کم نہوا انکا اضطراب　　پہنچیں حضور خواجہ میں با حالتِ خراب
جب سرگذشت عرض کی با دیدۂ پُرآب　　خواجہ کو طیش آگیا اُٹھے بہ پیچ و تاب

سمجھے قریش والوں نے شاید چھپایا ہے
بیٹھے بٹھائے دل کو ہمارے دُکھایا ہے

آتے ہی اس خیال کے نکلے بغیظ و طیش　　آواز دی گھر و نپہ جو نہیں آئے سب قریش
کی عرض آپ آئے ہیں کیوں اے امیرِ جیش　　فرمایا کھو گیا مرا سامانِ فرح و عیش

اسکی تلاش میں میں چلا ہوں مکان سے
تم سب مرے معین بنو دل ہے جان سے

یہ سنتے ہی ہر اک ہوا ہمراہِ آنجناب　　کچھ دور پہنچے تھے کہ ہوا غیب سے خطاب
اے عبدِ مطلب! نہ کر اسدرجہ اضطراب　　ہو دادئ تہامہ کیجانب رواں شتاب

تجھ کو وہیں ملے گا ترا پارۂ جگر
اندیشہ۔ فکر۔ رنج۔ الم دل سے دُور کر

یہ سُن کے آپ سوئے تہامہ ہوئے رواں　　اک آدمی کو لیجلے ہمراہ و ہمعناں
رستے میں آملے بن نوفل بھی ناگہاں　　جب پہنچے اس مقام پہ وہ خواجۂ زماں

دیکھا کہ سر بسجدہ ہیں زیرِ شجرِ حضور
دل میں الم کی جا ہوا مسکن گزیں سرور

فارغ ہوئے جو سجدے سے سلطانِ بحر و بر　　خواجہ نے پوچھا کس کے ہو تم پارۂ جگر
فرمایا آپنے میں ہوں عبداللہ کا پسر　　اور عبدِ مطلب ہیں مرے جدِّ نامور

یہ کلمہ سنکے شہ کو گلے سے لگالیا
شفقت سے اپنی گود میں فوراً اُٹھالیا

Marfat.com

پھر لائے آپ پیارے محمدؐ کو جو نہیں گھر دوڑیں حلیمہ دور ہی سے شہ کو دیکھ کر
مادر کے پاس پہنچے جو سلطانِ بحر و بر بی آمنہ نے فرط خوشی سے لٹایا زر

بعد اسکے بی حلیمہ کو دیکر بہت سا مال
رخصت کیا گئیں سوے خانہ وہ شادحال

حضرت کی ماں کے ساتھ مدینے جانا

حب آئے شہ بہ تربیتِ اُم خوشخصال گردونِ دوں نہ دیکھ سکا ان کو شادحال
تھا فکر افتراق میں غلطاں وہ بدسگال حتی کہ ماں کے دل میں یہ پیدا ہوا خیال

جاکر مدینے مِل لوں ہر اک رشتہ دار سے
واقف پسر بھی ہو مرے اہل تبار سے

حب بہر اذن خواجہ پہ کھولا سفر کا راز خواجہ نے سنتے ہی کیا یکجا سفر کا ساز
حب وقت کوچ آیا تو بولے شہ حجاز رکھنا خیال بیٹے کا خاتونِ پاک باز

بیٹوں سے بھی سوا ہے یہ نور نظر عزیز
جتنا ہے یہ عزیز۔ نہیں دل جگر عزیز

حب اذن دیکے لونڈی کے ہمرہ کیا رواں مادر کے ساتھ ساتھ چلے شاہ انس و جاں
پہنچیں جو نہیں مدینے میں وہ مریم ازماں ملنے کو آئیں خویش و اقارب کی بیباں

جس جس نے دیکھا آمنہ بی بی کے لال کو
دل سے بھلایا شمس و قمر کے جمال کو

ٹھہرے تھے حب مدینے میں سلطان بحر و بر اک روز سمت چاہ ہوا آپ کا گذر
فوراً ہی اک یہودی نے حضرت کو دیکھکر ہمراہیوں سے بولا ادھر کیجئے نظر

یہ طفل مہ جمال جو پیش نگاہ ہے
ختم الرسل ہے اور حبیب الٰہ ہے

Marfat.com

بی آمنہ کے کان میں پہنچی جو یہ خبر — سوچا پسر کو پہنچے مبادا کوئی ضرر
فوراً ہی ساتھ لیکے وہاں سے کیا سفر — لیکن ہوئیں وہ راہ میں بیمار اس قدر

ابوا پہنچتے ہی کیا دنیا سے انتقال
گویا ہوئیں فدائے پسر وہ نکو خصال

اس واقعے سے آپ کو صدمہ بہت ہوا — پر ضبط اور صبر سے کام آپنے لیا
ہمرہ اسی کنیز کے آخر شہ ہدا — مکے کو آئے خواجہ سے سب ماجرا کہا

حضرت کا تربیت جسد میں آنا

خواجہ نے سن کے اتنی کی دلجوئی جناب
قلب حزیں سے ہونے لگا دور اضطراب

جب آئے شہ بہ تربیتِ جدِ محتشم — شدت سے قحط کی تھا ہر اک مورد الم
ناگہ اسی زمانے میں اک مرد محتشم — رویا میں آکے ضیف سے بولا انکو شیم

خوش قد اور صبیح ہے جو تجھ میں خوبرو
پوتا ہے اسکے ایک یتیم اور نیک خو

کہنا یہ اس سے ہو کے وہ فوراً ہی پاک و صاف — پوتے کو لیکے جائے کرے کعبے کا طواف
ہمراہ اُسکے ہوں سبھی عصاۃ و ذلیفاف — میں راست کہہ رہا ہوں سرمو نہیں خلاف

کوہ ابوقبیس پہ جسدم وہ خوش سیر
دست دعا اُٹھائیگا برسے گا ابر تر

یہ سُن کے سوچتا رہا پہلے وہ خوش اساس — پھر پہنچا عبدِ مطلبِ ذی شرف کے پاس
کہنے لگا حضور میں تھا قحط سے اداس — ناگاہ آیا خواب میں اک بہترینِ ناس

جو کچھ کہ اسنے مجھ سے کہا ہے میانِ خواب
کہتا ہوں صاف صاف سنین من عن جناب

Marfat.com

یہ کہہ کے کرچکا جو بیاں ماجرائے خواب تعمیل حکم سنتے ہی خواجہ نے کی شتاب
باشندگانِ مکہ سے جاکر کیا خطاب کعبے کو غسل کرکے چلیں جملہ شیخ و شاب

آتا ہوں میں بھی اپنے قمر کو لئے ہوئے
بہرِ وسیلہ نورِ نظر کو لئے ہوئے

یہ حکم دے کے خواجہ پھر آئے سوئے مکاں فوراً بٹھا کے دوش پہ شہ کو ہوئے رواں
پہنچے جو بابِ کعبہ پہ تھے جمع مرد و ماں آخر سبھوں کے ساتھ اٹھے خواجۂ زماں

کعبے کے گرد پہلے کیا عجز سے طواف
پھر بو قبیس پہنچے دعا کو وہ ذی وقار

وقتِ دعا تھے دوش پہ سلطانِ مرسلیں خواجہ نے رو کے عرض کی اے ربِ عالمیں
بیٹھا ہے میرے دوش پہ جو طفلِ نازنیں جسکا وجود سارے جہاں سے ہے بہتریں

برکت سے اسکی بارش باراں ہو اس قدر
روئیدہ ہوں زمیں پہ نباتاتِ سبز تر

مصروف تھے دعا ہی میں خواجہ بصد ادب پانی لگا برسنے اسی دم بحکمِ رب
یہ دیکھتے ہی ہوگئے مسرور سب عرب ہونے لگے نثارِ شہِ دیں پہ سب کے سب

خواجہ کے دل میں بڑھ گیا شہ کا وقار اور
کرنے لگے جناب کا اب لاڈ پیار اور

خواجہ کی جا پہ بیٹھ نہ سکتا تھا کوئی پر جب چاہتے تھے بیٹھتے تھے شاہ بحر و بر
گر اس جگہ سے شہ کو اٹھاتا کوئی بشر فرماتے اسکے رتبے کی تمکو نہیں خبر

تاباں ہیں اسکے بشرے سے انوارِ سروری
بخشی ہے اس کو حق نے دو عالم پہ برتری

Marfat.com

کوئی جگا نہ سکتا تھا خواجہ کو وقت خواب ہر اک کو ڈر تھا ہوں نہ کہیں موردِ عتاب
لیکن جناب ختمِ رسل شاہِ خوشخطاب جسوقت چاہتے تھے جگا دیتے تھے شتاب
آتی نہ تھی جبیں پہ بھی ان کی شکن کبھی
ناخوش کئے نہ جاتے تھے شاہ زمن کبھی

اک سال زیرِ تربیتِ جدِ محترم شاہ رسل کی زندگی گذری بصد نعم
لیکن جو عمر طبعی کو پہنچے وہ محتشم سمجھے کہ خیرباد کہیں گے جہاں کو ہم
ہر اک پسر کو اپنے کیا پیشتر طلب
جب آگئے وہ سب تو یہ بولے شہ عرب

اب آرہا ہے وقت مری موت کا قریب میں بھی ہوں مثل اوروں کے اک بندۂ غریب
ہے میری تربیت میں یہ اللہ کا حبیب کرتے ہیں جسکی قدر زمانے کے خوش نصیب
کون اس کا بار اُٹھائیگا بولے ہمارے بعد
کون اس پہ رحم کھائیگا بولے ہمارے بعد

پسرانِ خواجہ میں تھا بڑا سب سے بولبب سنتے ہی اس کلام کے اٹھا بصد ادب
کہنے لگا کفیل میں انکا بنوں گا اب میرے سپردان کو کریں خواجۂ عرب
فرمایا سنگدل ہے تو کیا بار اُٹھائے گا
دولت کرے گا صرف مگر دل دکھائے گا

بعد اس کے آئے حضرت حمزہ نکو سیر بولے کفیل ان کے بنیں گے ہم اے پدر
فرمایا لاولد ہے تو رکھتا نہیں پسر کسطرح اس کا بار اُٹھائے گا غور کر
بارِ ثمر کو شاخ ثمردار اُٹھائے گی
جو خود ہی بے ثمر ہو وہ کیونکر اُٹھائے گی

بعد انکے آئے حضرتِ عباس ذیوقار　　بولے جو حکم ہو تو اُٹھاؤں میں ان کا بار
فرمایا تو ہے سب سے غریب اور عیالدار　　فکرِ معاش تجھپہ سدا رہتی ہے سوار
موقع ملے گا تجھکو کہاں اتنا اے پسر
کنبے کو دیکھتے ہوئے اسکی بھی لے خبر

خواجہ یونہیں ہر ایک کو دیتے رہے جواب　　آخر میں آئے حبب ابو طالب کرم مآب
بولے سپرد میرے کریں ان کو آنجناب　　فرمایا تیری ذات ہے شایانِ انتخاب
تو نرم دل ہے اس پہ کرے گا کرم ضرور
دل سے ہمارے اس کا نکالے گا غم ضرور

پھر پوچھا آنجناب سے اے پارۂ جگر　　رہنا پسند کرتے ہو تم کس چچا کے گھر
یہ سُن کے آپنے کیا غور اس پہ پیشتر　　پھر ہاتھ رکھدیا ابو طالب کے دوش پر
یہ دیکھتے ہی خواجہ کو اتنا ہوا سرور
بے غم گئے جہان سے اللہ کے حضور

حضرت ابو طالب میں کی سرپرستی

تدفینِ خواجہ سے جو فراغت ہوئی حصول　　رہنے لگے چچا کے گھر اللہ کے رسول
داغِ فراق جد سے دل گرچہ تھا ملول　　پر عم مہرباں نے بالطاف با اُصول
حضرت کے دل سے دور کیا یوں ملال کو
مشکل تھا بار پانا الم زا خیال کو

بیٹوں سے بڑھ کے چاہتے تھے عم خوشخصال　　حبب تک نہ کھانا کھاتے رسولِ قمر جمال
ہرگز کسی کی بھوک کا کرتے نہ تھے خیال　　خواجہ کی طرح رکھتے تھے ہر لحظہ دیکھ بھال
کھانا کھلاتے آپ کو گھر بھر سے پیشتر
کھا چکتے تھے حبب آپ تو کھاتا تمام گھر

Marfat.com

کھاتے تھے جن ظروف میں کھانا شہ جہاں کھاتے انھیں میں برکتہ افراد خاندان
برکت کچھ اتنی ہوتی تھی کھانے کے درمیاں کھانا نہ ختم ہوتا تھا گھر میں کسی زماں
کیا کچھ مکاں میں رحمتِ حق کا نزول تھا
جب سے مقیم حضرتِ حق کا رسول تھا

اسوقت گرچہ طفل تھے سلطان بحر و بر پر جاگتے ہی دھوتے تھے منھ ہاتھ پیشتر
پھر کہتے کوئی لائق طاعت نہیں مگر رب بزرگ تر مرا رب بزرگ تر
یکتا و لاشریک و قوی و قدیر ہے
اسکی کوئی نظیر نہیں بے نظیر ہے

ہوتا لگاؤ گر کبھی امر پر عیب سے تنبیہ ہوتی آپ کو فوراً ہی غیب سے
طفلی کے کار ملتے تھے سب کار شیب سے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں بری ہے وہ ریب سے
کیونکر نہ وہ شروع سے ستودہ صفات ہو
جو آگے چل کے ہادیِ کل کائنات ہو

اک روز آپ تھے ابو طالب کے ہمسفر دیکھا چچا ہیں تشنہ مرے حد سے بیشتر
بیٹھے بایں لحاظ جو نہیں شاہ بحر و بر حضرت کا بیٹھ جانا تھا۔ غیرت دہِ شکر
خالق نے آبِ سرد کا چشمہ رواں کیا
اور یوں فزوں وقارِ شہِ دو جہاں کیا

نوشیرواں نے پائی اسی سال میں وفات گذرا جہاں سے حاتم طائی سا نیک ذات
باعث یہ تھا کہ آگیا تھا وہ بکو صفات عدل و سخا تھے جسکے عناصر کے خاصات
اب کام اسکا تھا نہ ضرورت اسی کی تھی
مشتاق خلق عدل و سخائے نبیؐ کی تھی

Marfat.com

حضرت ابو طالب کا سفر شام کے لیے تجارت کا ارادہ

طفلی کا جب گذر گیا یوں عہد خوشگوار — بارہ برس کے ہو گئے وہ شاہ ذی وقار
عازم بسمتِ شام ہوئے عم نامدار — مقصود تھا کہ چھیڑیں تجارت کا کاروبار

جاتے ہوئے چچا کو جو دیکھا جناب نے
چاروں طرف سے گھیر لیا اضطراب نے

کہنے لگے جناب شہنشاہِ بحر و بر — جاتے ہیں آنجناب مجھے کس پہ چھوڑ کر
یہ سنتے ہی وہ رو دئے ہمشکل ابر تر — کہنے لگے جدا نہ کروں گا تجھے پسر

شہر و دیار چھوٹیں مگر تو نہ چھوٹے گا
خویش و تبار چھوٹیں مگر تو نہ چھوٹے گا

یہ کہہ کے آنجناب کو ہمراہ لے لیا — مانع ہوئے اگرچہ اعزہ و اقربا
کہنا نہیں سنا ابو طالب نے ایک کا — حتیٰ کہ قافلہ وہ وہاں سے رواں ہوا

جسدم چچا کے ساتھ چلے شاہِ خوشخطاب
سایہ فگن تھا فرق پہ اک لکۂ سحاب

کاروان کا مقام بحیرا راہب کی پیشگوئی

عاجز جو کسل رہ سے ہوئے عازمانِ شام — پہنچے وہاں جہانپہ بحیرا کا تھا قیام
پیشینگوئیوں کا وہ رکھتا تھا علم تام — دروازے پر تھا منتظر خسرو انام

دیکھا جو تاجروں کا وہاں آیا کارواں
فرطِ سرور سے ہوا وہ بسکہ شادماں

دیکھا کہ اک سواری پہ بیٹھے ہیں دو بشر — سایہ فگن ہے سر پہ سحابِ سفید تر
ہر سمت سے سلامی ہیں سارے شجر حجر — سمجھا اسی سواری پہ ہیں شاہِ بحر و بر

جائے بحیرا پہ جو نہیں پہنچا وہ قافلہ
حضرت بھی اترے اور وہیں اترا وہ قافلہ

Marfat.com

یوں لکھ رہا ہے صاحبِ تاریخ نامدار اس جا پہ آپ کا تھا اک عرصہ سے انتظار
گذرے تھے اس سے پہلے جو عبادِ ذیِ وقار رازِ آمدِ حضور کا تھا انپہ آشکار

کتب سماویہ سے ملی تھی انھیں خبر
آئیں گے اس مقام پہ سلطانِ بحر و بر

اک صومعہ بنا کے وہاں پر کیا قیام مشتاقِ دیدِ سرورِ عالم رہے مدام
پر بخت میں نہیں تھا کہ ہوں فائز المرام آہی گیا حیات کا ہنگامِ اختتام

بعد انکے جب مقیم بحیرا وہاں ہوا اسمٰعیل خاں مدظلہ
اسکو بھی اشتیاقِ شہ انس و جاں ہوا ۱۵۱

رہتا تھا انتظارِ شہِ دیں میں روز و شب کہتا تھا یارب آئیں گے کب سید عرب
کب میرے دل سے جائیگا یہ رنج یہ تعب آخر دعا پہنچ ہی گئی اسکی نزد رب

مطلوب کھنچ کے جذبِ محبت سے آگیا
دلپر سحاب شادی و بہجت کا چھا گیا

ٹھہرے درختِ خشک کے نیچے جو آنجناب یمنِ قدوم سے ہوا سرسبز وہ فی الفور
جا کر سرِ شجر ہوا جب سایہ کن سحاب بولا بحیرا زیرِ شجر ہیں وہ خوشخطاب

کہتا تھا کیونکر آئے وہ وقت سعید تر
رونق فزا حبیبِ خدا ہوں ہمارے گھر

آیا یہ سوچ کر سوئے تجار با اثر بولا پسِ سلام وہ مرد نکو سیر
مہماں گر آپلوگ ہوں میرے مکان پہ احسانِ بیشمار سے جھک جائے میرا سر

مہمانی بحیرا کی ہر ایک نے قبول
حیرت زدہ مگر ہوئے ہمراہیِ رسول

Marfat.com

کہتے تھے اس سے قبل بھی ہم آئے چند بار　　ہم سے کلام کرنا بھی تھا اس کو ناگوار
کیا ہے کہ آج کرتا ہے دعوت بصد وقار　　باعث کچھ اس کا ہوتا نہیں ہمپہ آشکار
اک عرصہ تک رہے اسی تشویش میں مگر
ظاہر ہوا کسی پہ نہ وہ سرِ مستتر

اتنے میں آئے چند جوانانِ بدگہر　　رکھتے تھے جو تہیۂ قتلِ شہِ بشر
کتبِ سماویہ سے ملی تھی انھیں خبر　　مہماں وہ آج ہونگے مکانِ بحیرا پہ
گھر پہ ہوئے بحیرا کے پس وہ بھی میہماں
آخر میں مدعائے دلی بھی کیا بیاں

بولا بحیرا ان سے تمھیں ہو گیا ہے کیا　　ختم الرسل گر ان کو بنائے گا کبریا
کس کی مجال ہے کہ جو دکھ دے سکے ذرا　　ان کا محافظ اور نگہبان ہے خدا
یہ سُن کے وہ خبیث ہوئے بسکہ شرمسار
غیرت سے گھر کی راہ کی ہر اک نے اختیار

پھر تو کیا بحیرا نے کھانے کا انتظام　　فارغ ہوا جو اس سے وہ مردِ خوش انصرام
کی عرض میہمانوں سے طیار ہے طعام　　یہ سنتے ہی رواں ہوئے سب از زمانِ شام
بستر پہ صرف رہ گئے سلطانِ بحر و بر
یا ان کے کہنے سے ابوطالب بکوسیر

سفرے پہ جا کے بیٹھ چکے جب وہ میہماں　　دیکھا بحیرا نے تو شہ دیں نہ تھے وہاں
بولا وہ میہمانوں سے با چشم خونچکاں　　کیا ایسا بھی ہے تم میں کوئی اہل کا رواں
جس نے کہ میہمانی مری کی نہیں قبول
بولے محمدؐ اور ابوطالب بکو اصول

Marfat.com

جسدم سنا بحیرا نے اُن سب کا یہ سخن کہنے لگا گر آئے نہ شاہنشہ زمن
بیکار ہوگی میری یہ سب سعیِ جانشکن لے آئے انکو جاکے کوئی بہر ذوالمنن

حارث یہ سنکے پہنچے سوئے شاہ دوجہاں
جاتے ہی اشتیاق بحیرا کیا بیاں

آخر چچا کے ساتھ چلے شاہ بحر و بر سایہ فگن تھا سر پہ وہ ابر سفید تر
راوی ہے اس کا خود وہ فقیر نکو سیر اس کر و فر سے پہنچے جو اسکے مکان پر

پاس ادب سے اٹھا وہ تعظیم کیلئے
فوراً ہی سر جھکا دیا تسلیم کیلئے

نازاں تھا اپنے دل میں بصد فخر و اعتلا کہتا تھا گر زباں بنے ہر موے تن مرا
ممکن نہیں کہ کر سکوں میں شکر کبریا مجھسے گناہگار پہ اور یہ کرم کیا

تشریف لائیں میرے یہاں شاہ انس و جاں
لاریب اسنے مجھپہ کیا فضل بے کراں

فارغ ہوا تواضعِ سلطانِ دیں سے جب سفرے پہ اسنے شہ کو بٹھایا بصد ادب
دونوں چچا بھی بیٹھے قریب شہ عرب فارغ ہوا بٹھا کے تو فوراً بصد طرب

دُھلوائے ہاتھ اپنے ہر اک میہمان کے
کھانے لگائے سامنے توقیر و شان کے

بعد اسکے اسنے کھانے کا جب اذن دیدیا ہر میہمان کھانے میں مصروف ہو گیا
فارغ ہوئے جو کھا کے وہ سب اہل قافلا جائے قیام کا لیا ہر اک نے راستا

جانے لگے جونہیں ابو طالب نکو سیر
ہمراہ انکے اٹھے شہنشاہِ بحر و بر

Marfat.com

فوراً اشارے سے ابوطالب کو روک کر　　کہنے لگا وہ راہب خوش بخت و خوش سیر
یہ کون ہستی ہیں تمہاری ہیں دو خبر　　فرمایا آپنے ہے مرے بھائی کا پسر
پوچھا کہ کیا حیات نہیں ان کے والدین
فرمایا ہاں یتیم ہے یہ میرا نورِ عین

پھر دیکھے لات و عزیٰ کا حضرت کو واسطا　　طالب تھا کچھ سوالوں کے فوری جواب کا
فرمایا آنجناب نے اے مردِ بے ریا　　ان دونوں سے نہیں مرا دشمن کوئی سوا
توحید میرے قلزمِ دل میں ہے موجزن
تو مجھکو دے تو واسطۂ ربِّ ذوالمنن

پھر اسنے دیکھے واسطۂ ربِّ ذوالجلال　　پیغمبرِ خدا سے بہت سے کئے سوال
پایا معًا ہر اک کا جواب اسنے بے مثال　　سُن سُن کے جسکو ہو گیا ازبسکہ وہ نہال
کہتا تھا دل میں واقعی ختم الرسل ہیں یہ
جسکا تھا منتظر وہی ہادی کل ہیں یہ

پھر دست بستہ عرض کی اے شاہ خوشخطاب　　مہرِ نبوت اپنی دکھائیں مجھے جناب
بولے برہنگی سے مجھے آتا ہے حجاب　　پر حسبِ مصر ہوئے ابوطالب کرم مآب
مہرِ نبوت اس کو دکھائی حضور نے
تسکین پائی اس کے دلِ ناصبور نے

پھر اسنے شہ کی مہرِ نبوت کو چوم کر　　تسلیم کی رسالتِ سلطانِ بحر و بر
بعد اسکے بولا عمِ نبی سے وہ خوش سیر　　اب انکو لیکے جاؤ مکاں اپنے جلد تر
دشمن ہیں انکے سارے جہودانِ بدخصال
گر انکا بس چلا تو حیات انکی ہے محال

Marfat.com

یہ سنکے بیچا آپنے بصرے ہی میں وہ مال برکت سے شہ کی نفع وہیں پہ ہوا کمال
اس کام سے ہوئے جو نہیں فارغ وہ خوشخصال حضرت کو لیکے آئے مکاں برق کی مثال

پہنچے مکا نپہ جب ابوطالب بکو سیر
اسوقت انکے دلسے گیا دشمنوں کا ڈر

آکر ہوئے مقیم مکاں جب وہ خوش سیر تیرہ برس سے عمر تھی زائد کسی قدر
آپہنچا جو نہیں ماہِ محرم بزرگ تر اہلِ قریش و آلِ ہوازن ہمدگر

دوبارہ جنگجو ہوئے باہم کیا قتال
آیا نہ ان کو حرمتِ مہ کا ذرا خیال

جنگ دوم میں پہنچے تھے محبوب کردگار منجانبِ قریش بہ میدانِ کارزار
دونوں طرف سے تیر دنکی ہونے لگی جو مار تیر آپ اُٹھا کے قوم کے لاتے تھے بار بار

برکت سے آنجناب کی غالب رہے قریش
آخر میں صلح ہوگئی لوٹ آئے ہر دو جیش

جب سترہ برس کے ہوئے شاہ بحر و بر لیکر چچا سے اذن یمن کا کیا سفر
صادر میانِ رہ ہوئے اعجاز بیشتر جبوقت واپس آئے شہِ دیں مکا نپر

وہ عم جنکے ساتھ گئے تھے شہ جہاں
بے پوچھے معجزات کو کرنے لگے بیاں

جب عمر آنجناب کا سال آیا بیسواں ہونے لگے ملائکہ ممدوح پر عیاں
اکدن کہا چچا سے کہ اے عم مہرباں آج آئے تین شخص مرے پاس بے گماں

شفقت سے مجھکو دیکھ کے بولے یہ ہے وہی
لیکن وہ وقت دور ہے جب ہوگا یہ نبی

پھر چوتھے روز بولے کہ اے عم خوشخصال اک شخص آج آیا مرے پاس ذی کمال
ہاتھ اسنے آتے ہی دیا میرے شکم میں ڈال فوراً ہی پھر لیا اُسے اس حسن سے نکال
جس سے بجائے رنج کے مجھکو ہوا سرور
بولے چچا کہ سایۂ جن تجھپہ ہے ضرور

آیا جو یہ خیال تو عم بزرگوار کاہن کے پاس لیگئے شہ کو بصد وقار
کہنے لگے بتا اے کہانت کے رازدار سایہ ہے جسکا تجھپہ وہ ہے کون بدشعار
کاہن نے غور کرکے کہا اے نکو خصال
انپر کسی کا سایہ ہو کسکی ہے یہ مجال

ہر دو جہاں سے افضل و اکمل ہے انکی ذات یہ وہ ہیں جنکی ذات پہ نازاں ہے کائنات
شیطاں کے وسوسوں سے انھیں کیا تعلقات تو عنقریب دیکھے گا ان کی ترقیات
پھیلے گی ان کے دین کی تنویر فرش پر
چمکے گا انکا نیّرِ تقدیر عرش پر

اس واقعے کے بعد شہنشاہِ دو جہاں صحراؤں میں چراتے رہے جاکے بکریاں
ہوتا رہا وہانپہ بھی دیدارِ قدسیاں ہوتے رہے وہانپہ بھی آثار سب عیاں
چوبیس سال تک شہ دیں کا رہا یہ طور
بعد اسکے آیا قحط کا ملک عرب میں دور

مکے میں جو بڑے سے بڑا مالدار تھا اسپر بھی بھوت فاقہ کشی کا سوار تھا
معمولی مالداروں کا کس میں شمار تھا جو شخص تھا وہ موت کا امیدوار تھا
تھا تنگ دست قحط سے اسدرجہ ہر بشر
ہر لحظۂ حیات گذرتا تھا سخت تر

قحط کا عرب میں

Marfat.com

ان روزوں بی خدیجہ جو تھیں بسکہ مالدار — حسن و جمال و فضل میں یکتائے روزگار
عالی نسب گھرانوں میں گھر جنکا تھا شمار — خواہاں تھے جن سے عقد کے ارباب وقار

دیکھا تھا ایک خواب اُنھوں نے عجیب تر
جب بیوہ ہو چکی تھیں وہ بی بی خوش سیر

بی خدیجہ کا خواب

دیکھا تھا چاند آگیا میرے کنار میں — جس کا کہ نور پھیل گیا روزگار میں
تعبیر اسکی پوچھی ہر اک سوگوار میں — آخر کسی کو پایا نہ جب اس جوار میں

نزد بحیرا بھیجے کئی مرد معتبر
جاکر کہا جنھوں نے وہ خواب عجیب تر

سنکر کہا بحیرا نے! مردانِ خوشخصال — ہاشم کے خاندان میں از فضل ذوالجلال
پیدا ہوا ہے ایک بشر صاحب کمال — عالم سے حسنِ صورت و سیرت میں بے مثال

اسم شریف اسکا محمدؐ ہے بالیقیں
رب العلے کرے گا اسے ختم مرسلیں

جاکر کہو خدیجہ سے اے ملکۂ انام — اس شاہ دیں سے عقد ترا ہوگا لاکلام
یہ سنتے ہی ہوئے وہ وہاں سے صباخرام — آکر کہا وہ سب سخنِ صدق الیتام

اسروز سے جناب خدیجہ کا تھا یہ حال
گہ دل میں یادِ حق گہے محبوب کا خیال

خدیجہ کا عزم تجارت

ان روزوں جب تھا قحط سے ہر ایک خستہ حال — آیا دلِ جنابِ خدیجہ میں یہ خیال
امسال سوے شام اگر جائے میرا مال — نفع کثیر پاؤں بالطاف ذوالجلال

پر کوئی میسرہ کے سوا مرد معتبر
ایسا نہ تھا کہ کرتیں جسے اس کا ہمسفر

Marfat.com

صادق - امین مکے میں مشہور تھے جناب فرماکے آپ ہی کو خدیجہ نے انتخاب
بھیجا پیام خدمتِ عالی میں یہ شتاب ہیں آپ صادق اور امانت میں لاجواب
جز آپکے نہیں کوئی شخص ایسا معتبر
ہمراہ میرہ جو کرے شام کا سفر

یہ سنکے جب چچا سے ہوئے آپ اذن خواہ کھینچی چچا نے فرطِ محبت سے سرد آہ
فرمایا جانِ عم خطرناک ہے وہ راہ ایذائے راہ مال کریگی ترا تباہ
پر عاتکہ مصر ہوئیں بھائی سے اسقدر
مجبوراً ان کو دینی پڑی رخصتِ سفر

پھر عاتکہ کے ساتھ معاً سید عرب پہنچے جو نزد قصرِ خدیجہ بصد طرب
آئے مکاں سے لینے کو خدام با ادب لاکر بٹھایا مسند عزت پہ شہ کو جب
توریت لیکے پہنچیں خدیجہ معاً وہاں
حلیہ سے ملتی پائی جو شکل شہِ زماں

پھر کیا تھا دیکھتے ہی ہوئیں وہ زسکہ شاد برسوں کے بعد ان کی بر آئی دلی مراد
پہلے سے بھی وقار شہ دیں ہوا زیاد کہتی تھیں شکر ہے ترا اے خالق عباد
تیرے کرم سے مجھکو ملا ہے ترا حبیب
ورنہ مجھے خبر ہے میں کیسی ہوں خوش نصیب

جب دل ہی دل میں کر چکیں وہ شکر ذوالجلال ظاہر کیا معاً سفر شام کا خیال
فرمایا آپنے نہیں کچھ مجھکو قیل و قال چاہا اگر خدا نے تو جانا نہیں محال
تم کہدو میرہ کرے طیاری سفر
میری کرے نہ فکر ہیں پہنچوں گا وقت پر

Marfat.com

حضرت کا بھرا ہی مال خدیجہ شام کیطرف جانا

القصہ جبکہ ہوگیا طیار کارواں بہر سفر اکٹھا ہوئے جملہ تاجراں
اجماع کو انکے سنکے معاً شاہ دوجہاں پہنچے وہاں موافق وعدہ اسی زماں
آمد ہوئی جو شہ کی خدیجہ پہ آشکار
بلوا کے میسرہ کو کہا اے بکو شعار

مکے سے جب روانہ ہوں تجار سوئے شام خلعت یہ کرنا نذر رسولِ فلک مقام
زیب بدن جو کرچکیں اس کو شہِ انام خدمت میں پیش کرنا یہ اونٹ اور یہ غلام
کہنا حضور والا ہوں اس اونٹ پر سوار
ہوگا مہار لیکے رواں یہ وفا شعار

مکے سے جب رواں ہوئے تجار ذیوقار پہنائی میسرہ نے وہ پوشاک افتخار
پھر لایا اک شتر و غلام اک بکو شعار بولا اب اسپہ بیٹھئے دیجے اسے مہار
یہ سنکے اس شتر پہ معاً بیٹھے آنجناب
لیکر مہار اسکی خزیمہ چلا شتاب

یہ حال دیکھتا تھا ابوجہل بد شعار جلکر حسد سے بولا یہ خلعت ابھی اتار
لے اس سے کار سخت نہ کر اسقدر وقار سر پر چڑھا نہ اتنا اسے مرد ہوشیار
بولا یہ میسرہ میں تمھارا نہیں غلام
ملکہ نے جو کہا ہے کرونگا وہ لاکلام

کارواں کا مقام نسطورا پر پہنچنا

اس گفتگو کے بعد بڑھا جب وہ کارواں پہنچا وہاں جہانپہ بحیرا کا تھا مکاں
کل سفر سے خستہ تھا ہر فرد اس زماں ہر ایک چاہتا تھا کہ امشب رہیں یہاں
آخر وہیں ٹھہر گئے سب عازمان شام
زیر درخت جاکے کیا شہ نے بھی قیام

Marfat.com

ان روزوں ہو چکا تھا بحیرا کا انتقال نسطورا اسکی جا پہ تھا مرد نکو خصال
دیکھا جناب سرور عالم کا جب جمال چاہا قریب جا کے کرے شہ سے کچھ سوال
آتے ہی واسطہ دیا عزیٰ و لات کا
منشا تھا ٹھیک پائے جواب اپنی بات کا

فرمایا ہیں یہ دونوں مرے دشمن مبیں ہو ہم سخن بواسطۂ رب عالمیں
یہ سنکے وہ صحیفہ لگا دیکھنے وہیں جسکو لئے تھا ہاتھ میں وہ صاحب یقیں
دیکھا تو اس میں حلیہ نہ تھا آنجناب کا
نقشہ کھنچا ہوا تھا رخِ بے نقاب کا

سمجھا ضرور ہیں یہ وہی فخر کائنات فرما گئے ہیں جنکو مسیح نکو صفات
کی عرض اے ستودہ سیر اے ستودہ ذات موسیٰ نے دیکھیں طور پہ جسکی تجلیات
تجھکو اسی خدائے دو عالم کا واسطہ
خلاقِ عیسیِ بنِ مریم کا واسطہ

اتنا ہی کہنے پایا تھا وہ مرد بے ریا پیدا ہوا خزیمہ کے دل میں یہ وسوسا
ایسا نہ ہو یہ ہو کہیں قاتل جناب کا حملے کا تاجروں کو اشارہ معاً کیا
پہنچے اشارے پر جو نہیں تجار ہوشمند
راہب ہوا ہوا کئے درہائے خانہ بند

بولا کہ میری جان کے پیچھے پڑے ہو کیوں چاروں طرف سے گھر مرا گھیرے کھڑے ہو کیوں
ہٹتے نہیں ہو قتل پہ میرے اڑے ہو کیوں خونریزی پر تلے سبھی چھوٹے بڑے ہو کیوں
مجھکو تو اس خاص ہے اس قافلے کے ساتھ
شخص پر اختصاص ہے اس قافلے کے ساتھ

Marfat.com

پیرو جو اس کا ہوگا وہی ہوگا کامیاب　　رحمت کا مغفرت کا اسی پہ کھلے گا باب
ہر منحرف پہ اس کے کیا جائیگا عذاب　　شیطاں کی طرح ہوگا معاً مورد عتاب

یہ کہہ کے پھر خزیمہ سے پوچھا مجھے بتا
سلطانِ مرسلیں سے تجھے واسطہ ہے کیا

کی اسنے التماس میں ہوں خادم حضور　　راہب یہ سنکے بولا کہ اے مرد ذی شعور
رستے میں جن امور کا شہ سے ہوا صدور　　مشکور ہونگا تیرا بتا مجھکو بالضرور

کی عرض کیا بیاں کروں اعجاز آنجناب
ہنگام قطع راہ رہا سایہ کن سحاب

اک روز تھک کے بیٹھ گئے تھے ستر تمام　　عاجز تھے کس راہ سے سب عازمانِ شام
کہتے تھے دیکھئے رہے کب تک یہاں قیام　　بگڑا ہے عین وقت پہ کیا بن بنا کے کام

تدبیریں کر کے تھک گئے جب کچھ نہ ہو سکا
حضرت نے جا کے چھو دیا ہر اک ہوا ہوا

یہ سنکے اس سے بولا وہ مردِ نکو سیر　　دیتا ہے یہ صحیفہ مجھے اس طرح خبر
بعدِ خدا ہر ایک سے ہیں یہ بزرگ تر　　ادیان باطلہ کو مٹائیں گے سر بسر

اسوقت ان کے دوست ہیں کم اور عدو تمام
رہتے ہیں فکر قتل میں سرگرم بالدوام

کر ہی رہا تھا حال خزیمہ یہ سب بیاں　　بلوا کے میسرہ کو بھی اسنے اسی زماں
فرمایا تو بھی شاہِ رسل کا ہے ہمعناں　　جو واقعات خاص ہوں وہ مجھپہ کر عیاں

اعجاز شہ کے دیکھے تھے جو جو دمِ سفر
راہب کو سب سے کر دیا اسنے بھی باخبر

Marfat.com

جب اس سے بھی وہ سن چکا اعجاز شہ کا حال　　راسخ ہوا نبوت ممدوح کا خیال
فرمایا میسرہ سے یہیں بیچ اپنا مال　　لاکھوں ہیں انکے شام میں اعدائے بدسگال
دیکھینگے گر وہاں انھیں وہ بانیانِ شر
کردیں گے قتل واپسِ مکہ ہو زود تر

کچھ آتنا دلنشیں ہوا راہب کا یہ کلام　　سنتے ہی قافلہ کو گیا میسرہ غلام
ہمراہیوں سے کہنے لگا! عازمانِ شام　　آگے ہیں دشمنانِ رسولِ فلک مقام
پس میں یہیں پہ بیچ کے فوراً ہی اپنا مال
حضرت کو لیکے جاتا ہوں مکہ ہوا کی چال

عزم اس کا سنتے ہی ہوئے طیار سب کے سب　　کہنے لگے کہ ہم بھی نہ آگے بڑھینگے اب
آخر ہیں بیچ کے مال اپنا سب عرب　　ہمراہ میسرہ چلے گھر کو بصد طرب
فیضِ محمدی سے ہوا نفع اس قدر
سب کہتے جاتے تھے نہیں اب قحط کا خطر

بصرے سے جب نکل گیا کچھ دور کارواں　　بوبکر میسرہ سے لگے کہنے اس زماں
نزدِ خدیجہ تو جو محمدؐ کو کر رواں　　وہ حالِ نفع سنکے بہت ہونگی شادماں
شورے کو میسرہ نے کیا سنتے ہی قبول
خط اور تحفہ دیکے نبیؐ کو کیا رسولؐ

یہ دیکھتے ہی بول اُٹھا بوجہل بدسگال　　مکے کو خاک جائیگا یہ طفلِ خردسال
پر میسرہ نے دیکے جواب اس کو حسبِ حال　　ایسا کیا خموش ہوا بولنا محال
اس گفتگو کے بعد بڑھے جونہیں آنجناب
اونگھ اتنی آئی ہوگئے فوراً ہی محوِ خواب

شیطاں نے جب یہ دیکھا کہ سوتے ہیں مصطفا فوراً خلاف راہ شتر کو لگا دیا
کچھ دیر تک شتر اسی رہ پر چلا کیا پھر حکم حق تعالےٰ کا جبریل کو ہوا
مکے کی راہ پر شتر مصطفیٰ کو کر
پہنچا دے دم کے دم میں پھر اس کو قریب تر

سنتے ہی حکمِ حضرتِ خلاق بحر و بر پہلے شتر کو روح الامیں لائے راہ پر
پھر مکے سے کیا اُسے فوراً قریب تر اتنے میں جاگ اُٹھے رسولِ نکو سیر
کھولی جو آنکھ پاس ہی مکے کے تھے جناب
فرمایا حق نے مجھ پہ کیا فضل بے حساب

اس وقت بی خدیجۂ کبریٰ تھیں بام پر دیکھا کہ آ رہے ہیں شہنشاہ بحر و بر
سایہ کناں تھا فرق پہ ابر سفید تر محفوظ جس سے گرمیٔ خور سے تھے سر بسر
دیکھا جو شہ کو پہلے بہت شادماں ہوئیں
پھر اک خواص خاص سے یوں ہمزباں ہوئیں

یہ کون آ رہا ہے بصد جاہ و احتشام سر پر ہے چتر ابرِ عنایات ذوالکرام
اک نے کہا خدیجہ سے اے ملکۂ انام یہ وہ ہے جسکے ہجر میں تھیں آپ تلخکام
ملکہ چھپائے چھپتی نہیں الفت بشر
اک روز کھل ہی جاتی ہے جوں سر مستتر

یہ ہیں محمد عربی سید انام تشریف لیگئے ہیں ابھی جو بسمت شام
اتنے میں پہنچے در پہ رسول فلک مقام بھیجا خبر کو ایک کنیز صباخرام
فوراً ہی جا کے اسنے کہا! ملکۂ زماں
آئے ہیں قافلے سے محمد نکو نشاں

پہنچے پس طلب جو خدیجہ کے گھر جناب — جاتے ہی خط و تحفہ دیا آپنے شتاب
خط پڑھتے ہی ہوئیں وہ زبس بہجت انتساب — شکر خدائے پاک بجا لائیں بے حساب
کہتی تھیں دل میں پایا ہے جو نفع اس قدر
صدقہ محمد عربی کا ہے سر بسر

پھر بخشے وہ تمام تحائف جناب کو — اور دے دیا شتر بھی رسالتمآب کو
لکھکر کیا تمام جو خط کے جواب کو — خوش خوش کیا روانہ شہِ خوشخطاب کو
پہنچے جو نزدِ قافلہ سلطان بحر و بر
بوجہل بدخصال ہنسا شہ کو دیکھکر

پھر بولا میسرہ سے تجھے روکتے تھے ہم — پر تو ہماری بات کو سمجھا مثال سم
لے دیکھ واپس آیا ترا پیک برقدم — گم گشتگی رہ پہ بڑھائے ادھر قدم
یہ سنکے میسرہ ہوا از بسکہ شرمگیں
اتنے میں پاس آگئے سلطانِ مرسلیں

خط کا جو میسرہ کو دیا آپ نے جواب — مسرور ہو گیا کیا بوجہل سے خطاب
بھولے نہیں ہیں راہ محمد ہیں راہ یاب — یہ انپہ فضلِ حق ہے جو واپس ہوئے شتاب
لے دیکھ لے جواب مرے خط کا آگیا
یہ سنکے بدگماں پہ تحیر سا چھا گیا

کہنے لگا ہے پاسخ نامہ پر اشتباہ — اکدن سے کم میں طے ہوئی کب بارہ دن کی راہ
نزدِ خدیجہ بھیجوں گا اک خط میں صبحگاہ — اس کا جواب ہوگا پہنچنے کا ہاں گواہ
یہ کہہ کے بھیجا پاس خدیجہ کے اک غلام
ہنگام صبح ہو گیا راہی وہ تیز گام

Marfat.com

پہنچا پہنچ کے لایا خدیجہ سے وہ جواب　　لکھا انھوں نے آئے تھے بیشک وہ خوشخطاب
خط ان کا پڑھتے ہی ہوا محجوب بے حساب　　کہتا تھا جا کے آئے پلٹ کسطرح شتاب
سمجھا نہیں کہ فضل الٰہی ہوا معین
روح الامیں لپیٹ گئے راہ کی زمیں

بعد اس کے جا کے پہنچا جو مکے میں کارواں　　خوش خوش معاً گھروں کو گئے اپنے تاجراں
پہنچے خزیمہ میسرہ بھی مکہ کے وہاں　　کی عرض سب خدیجہ سے رستے کی داستاں
سن سن کے معجزے ہوئیں بے دام وہ کنیز
جاں سے زیادہ شہ کو سمجھنے لگیں عزیز

تعبیر جب سے دی تھی بحیرا نے خواب کی　　گھر دل میں کر چکی تھی محبت جناب کی
پرجب سے شکل دیکھی تھی آں خوشخطاب کی　　حالت عجیب تھی دلِ پُر اضطراب کی
کہتی تھیں اے خدا وہ زمانہ کب آئے گا
جب عقد میں مجھے ترا محبوب لائے گا

خدیجہ کا حضرت کے ساتھ نکاح

یہ حال تھا پہ شرم سے کرتی نہ تھیں بیاں　　لیکن جو حد سے بڑھ گیا عشق شہ زماں
فوراً بنا کے اپنا رفیقہ کو رازداں　　خدمت میں سرور دو جہاں کی کیا رواں
اسنے کیا جو راز خدیجہ کو آشکار
فرمایا شہ نے کیونکر اُٹھاؤں گا انکا بار

کی عرض اسنے ٹھیک ہے یہ آپکا خیال　　لیکن وہ ایسی بی بی ہیں جو خود ہیں شاہ جاں
اپنا تو اپنا آپ کا بھی بار لیں سنبھال　　ان سے تو عقد کرنے میں کیجے نہ قیل قال
فرمایا ایسے عقد سے ہوتا ہے سرنگوں
کب شرم چاہے گی کہ گوارا اسے کروں

جب اسکے زور دینے سے راضی ہوئے جناب پہنچی وہ مژدہ لیکے خدیجہ کے گھر شتاب
وہ سنکے یہ خبر ہوئیں محظوظ بے حساب فوراً ہی بہر عقد کیا وقت انتخاب

ٹھہرا کے وقت جب ابو طالب کو دی خبر
تھے تنگدست فکر ہوئی ان کو بیشتر

اسدم تھا تنگدستی سے شہ کو بھی انتشار اتنے میں آئے حضرتِ بوبکر جاں نثار
دیکھا تو فکرمند ہیں محبوبِ کردگار کی عرض فکرِ زر ہو تو ہو مجھپہ آشکار

خواجہ ہوئے تھے دہر سے جب راہی عدم
کچھ کپڑے دیگئے تھے مجھے اور کچھ درم

فرمایا تھا جو پانا محمدؐ کو تم اداس اور جانتا غریبی سے پیدا ہوا ہراس
اسدم امانت اسکو یہ دنیا نکو اساس تا مفلسی کا رنج نہ آئے پھر اسکے پاس

اجر جمیل دے گا تمھیں رب دو جہاں
قلبِ حزیں کو اسکے کروگے جو شادماں

یہ سنکے شادماں ہوئے بے انتہا حضور بعد اسکے اپنے گھر گئے بوبکر ذی شعور
لے آئے نقد و پارچہ ہر شے بصد سرور دل سے کیا حضور کے غم مفلسی کا دور

اتنے میں بی خدیجہ نے بھی باصد اہتمام
بھیجا لباس و نقد پئے سید انام

شہ نے قبول ہدیۂ بوبکر کو کیا سامانِ بی خدیجہ کو واپس کرا دیا
کیونکر نہ ہوتا ہدیہ وہ مقبول مصطفا نیت پہ حصر ہوتا ہے ہر ایک امر کا

دراصل تھا وہ ہدیۂ بوبکر جاں نثار
کہنے کو تھا امانتِ جستہ بزرگوار

پورے ہوئے نکاح کے جب سب لوازمات　　ہمراہ شہ چلے ابوطالب معہ برات
پہنچے درِ خدیجہ پہ جب فخرِ کائنات　　سنتے ہی آئے ابنِ اسد مرد نیک ذات

عم نبیؐ کو ان سے جو رخصت ہوئی حصول
فوراً بنے خطیب کیا عقد با اصول

فارغ ہوئے نکاح سے جب عم مصطفا　　فوراً کیے ولیمہ حلال اک شتر کیا
مدعو ادھر خوشی میں ہوئے خویش اقربا　　فرطِ سرور سے ہوئے بردے اُدھر رہا

جب دعوت ولیمہ سے فارغ ہوئے قریش
سردار جیش ٹھہرے۔ گئے مردمانِ جیش

شب کو وہیں حبیب خدا نے کیا قیام　　وقتِ سحر خدیجہ نے با جمع خاص و عام
سب اپنی جائداد کی نذر شہِ انام　　رکھا ہمیشہ خدمتِ حضرت سے صرف کام

یہ سُنکے شادماں ہوئے عم بزرگوار
سر سے گیا کفالتِ نورِ نظر کا بار

یوں لکھ رہا ہے صاحب تاریخ خوشخصال　　جب عقد آ چکا ہوا از فضل ذوالجلال
پچیس سال کے تھے رسولِ قمر جمال　　چالیس سال کی تھیں خدیجہ بحکم آل

پینتیس سال کے جو ہوئے سید انام
بوسیدہ ہو گئی تھی بہت مسجد حرام

منشا ہر اک کا تھا کریں تعمیر اس کو ہم　　آخر یہ نوبت آئی قریشی لڑے بہم
جھگڑے کے بعد جب ہوئی تعمیر منقسم　　طے پایا پہلے سے ہو وسیع بیت محترم

یہ عزم کر کے چاہا جو نہیں اسکا انہدام
زمزم سے نکلی شے کوئی دہشت دہ عوام

تعمیر مسجد حرام

Marfat.com

جونہیں پڑی نظر کیا ہر ایک نے فرار یہ سلسلہ رہا جو کئی دن بحکم بار
مجبور ہو کے راہ کی آخر یہ اختیار پہلے تو اک شتر کریں ہم نذر کردگار
پھر اک ثقہ حرم میں کرے جا کے شب بسر
مرضیِ حق سے خواب میں تا ہو وہ باخبر

یہ شورہ کر کے نذر کی پہلے ادا شتاب زاں بعد نامزد ہوا اک شخص بہر خواب
کعبے میں جا کے سویا جو وہ بعد انتخاب فوراً میانِ خواب ہوا اسکو یہ خطاب
کرسی کے ساتھ پھر اسی بنیاد پر بنا
توسیع کے خیال سے راضی نہیں خدا

اُٹھ کر جو اُسنے واقعۂ شب کہا تمام تسلیم کی مشیتِ حق سب نے لاکلام
بعد اسکے جب دوبارہ چھڑا کارِ انہدام بے خرخشہ پہنچ گیا تا حدِ اختتام
تعمیر ساری ہو گئی جس وقت منہدم
سُرعت کے ساتھ بننے لگا بیتِ محترم

آیا جو یہ محل حجرِ اسود کریں نصب نفسانیت سے تُل گئے پھر جنگ پر وہ سب
آخر یہ فیصلہ ہوا بعد انقضائے شب جو شخص سب سے پہلے یہاں آئے بے طلب
جو فیصلہ وہ کردے اسے سب کریں قبول
آمادہ اسپہ ہو گئے ارباب با اصول

وقتِ سحر جو آیا تو ہر اک سے پیشتر آئے وہاں پہ سید کل شاہِ بحر و بر
صادق۔ امیں تھے پہلے ہی سے آپ مشتہر دیکھا جونہیں بہت ہی ہوا شاد ہر بشر
کہنے لگا کہ تصفیہ اب ہو گا بالیقیں
موزوں ہیں تصفیے کے لئے صادق و امیں

Marfat.com

یہ کہہ کے جمع ہوگئے سب گرد آنجناب　　چاہا ابھی حکم ہوں شہنشاہِ خوشخطاب
دیکھا جو بہر تصفیہ اُن سب کا اضطراب　　شہ نے ردا بچھا کے حجر رکھدیا شتاب

پھر بولے ہر قبیلے کا اک مرد خوش سیر
جسکو کہ منتخب کرے اسکا ہر اک بشر

آکر اک ایک گوشہ لے میری ردا کا تھام　　لیجائے اس طرح اسے تا مسجد حرام
یہ شورہ آپ کا ہوا مطبوع خاص وعام　　آخر کیا اسی کے مطابق ہر اک نے کام

دیوار تک جو پہنچا بایں طور وہ حجر
ناصب بنے بشورہ کل شاہ بحر و بر

نزول وحی

بعد اسکے قبل بعثتِ سلطانِ انس و جاں　　گذرا نہیں وقوعہ کوئی قابل بیاں
حق کی تجلیات ہی ہوتی رہیں عیاں　　چالیس سال کے ہوئے جب شاہ دوجہاں

پہلے نزول وحی ہوا درمیان خواب
طے کر چکے یہ درجہ جو نہیں وہ نکو خطاب

خلوت پسند ہوگئے آخر بایں اثر　　غارِ حرا میں یاد خدا کرتے بیشتر
چالیس روز یونہیں جو شہ نے کئے بسر　　تکیہ لگائے بیٹھے تھے اک روز بے خبر سایہ نبی

ناگاہ آئی گوش مبارک میں یہ صدا
تکیہ لگا کے بیٹھ نہ اے مرد باخدا

یہ سنکے دیکھنے لگے چاروں طرف جناب　　لیکن نظر نہ آیا کوئی صاحب خطاب
پھر بیٹھے جونہیں تکیہ لگا کر کہا شتاب　　تم اے محمدِ عربی فخر شیخ و شاب

یہ سنکے اُٹھ کھڑے ہوئے سلطان بحر و بر
اتنے میں پاس آیا وہ مرد بزرگ تر

قد بلند رکھتا تھا وہ بسکہ خوشنما اور تھا جبیں پہ نور الٰہی چمک رہا
اسکے علاوہ کلمہ شہادت کا تھا لکھا قبل اسکے ویسا شہ نے نہ دیکھا تھا دوسرا

دیکھا جو نہیں جھجک گئے سلطانِ مرسلیں
بولے بتا تو کون ہے اے شخص منہ جبیں

عالم میں آجتک نہیں دیکھا ترا عدیل تجھ سا بزرگتر ہے نہ تجھسا کوئی جمیل
کی عرض اے حبیب خدا میں ہوں جبرئیل نزد رسل مجھی کو رواں کرتا ہے جلیل

لیکر میں وحیِ حضرتِ خلاق ذوالکرام
آیا ہوں تیرے پاس بھی اے سید انام

پھر یوں رسولِ پاک سے بولا وہ خوش سیر پڑھ اے محمدؐ عربی سید البشر
فرمایا کیا پڑھوں کہ ہوں ناخواندہ سر بسر یہ سنکے لایا سامنے اک کتبہ پیشتر

بعد اسکے بولا پڑھ اسے اے ختم مرسلیں
فرمایا آپنے میں پڑھا لکھا کچھ نہیں

پھر آپکو دبوچ کے بولا وہ نیک نام پڑھ اے محمدِ عربی سیدِ انام
خیر الورا نے اس سے کیا پھر وہی کلام پر عذر آنجناب نے کچھ بھی کیا نہ کام

بارِ دگر دبوچ کے شہ سے وہی کہا
یعنی پڑھ اے حبیب خدا فخر انبیا

سلطانِ دیں نے پھر وہی اُسکو دیا جواب جونہیں سنا دبوچ لیا اسنے پھر شتاب
بارِ سوم دبوچ چکا جب وہ خوشخطاب بولا شہِ ہدا سے! رسولِ فلک جناب

پڑھیئے بنام حضرتِ خلاق ذوالکرام
یہ کہکے پانچ آیتیں اقرا کی کیں تمام

Marfat.com

ہمراہ اسکے پڑھنے گئے فخرِ کائنات　　پڑھتے ہی حفظ ہوگئیں آیاتِ پُرنکات
تعلیم دے چکا جو وہ قدسی خوش صفات　　اجرائے آب کیلئے ماری زمیں پہ لات
نکلا جو آب طورِ طہارت بتا دیا
استنجا اور غسل وضو سب سکھا دیا

غسل و وضو سے ہوگئے فارغ جو مصطفا　　دی سبعۃ المثانی معًا آپ کو سکھا
بعد اسکے جب نماز دو رکعت سکھا چکا　　فورًا ہوا وہ فرستادۂ خدا
تکلیف پہنچی وحی سے اس بار اسقدر
فورًا ہی غار سے گئے گھر سید البشر

جاتے ہی بی خدیجہ سے شہ نے کیا خطاب　　لے آؤ کوئی کپڑا اڑھاؤ مجھے شتاب
جونہیں اڑھایا بولے رسولِ فلک جناب　　اب مجھکو اپنی جان کا ہے خوف بے حساب
فرمایا بی خدیجہ نے اے سید زماں
ضائع نہیں کرے گا تمھیں رب دو جہاں

تم کرتے ہو غریبوں کی امداد بالدوام　　تائیدِ امرِ حق میں لگے رہتے ہو مدام
دیتے ہیں سب یتیم دعا تمکو صبح و شام　　بیواؤں کا ہمیشہ نکلتا ہے تم سے کام
پھر کرکے یوں تشفیِ سلطانِ مرسلیں
حضرت کے ساتھ ورقۂ نوفل کے گھر گئیں

کتب سماویہ کے وہ عالم تھے بیگماں　　روداد وحی انسے جو حضرت نے کی بیاں
بولا وہی فرشتہ ہے یہ اے شہِ جہاں　　موسیٰ کے پاس آیا کیا جو کبھی زماں
لاریب آنجناب اس امت کے ہیں نبیؐ
انکار جو کرے گا وہ ہوگا جہنمی

بعد اسکے بھر کے درقۂ نوفل نے سرد آہ　　کی عرض حیف ہو گیا میں شمع صبحگاہ
کاش ان دنوں میں ہوتا جوان شاہ دیں پناہ　　جب آپکو نکالتے اعدائے روسیاہ
یہ سنکے بولے حضرت سلطان بحر و بر
کیا گھر سے بھی نکالیں گے اعدائے بدگہر

ورقہ نے التماس کی شاہنشہ ہدا　　میں نے جو کچھ کہا ہے نہیں اسمیں شک ذرا
آدم سے تا بہ عیسیٰ ہوئے جتنے انبیا　　ہر اک کو کافروں نے ستایا ہے برملا
یہ لوگ آپ کو بھی ستائیں گے بالضرور
ایذا دہی میں ان سے نہ ہوگا کبھی قصور

سنہ ۴ نبوی

بعد اسکے وحی حق کا رہا بند سلسلا　　جب تک نہ تین سال کا وقفہ گذر گیا
اس التوا کا آخرش انجام یہ ہوا　　مشتاقِ وحیِ حق ہوئے از بسکہ مصطفا
روح الامیں کا خوف پہ دل سے ہوا نہ دور
اک روز انکو دیکھ کے پھر ڈر گئے حضور

پھر زلزلہ نما آیا بہ لبہائے آنجناب　　پھر اک لحاف شہ کو اڑھایا گیا شتاب
جب آئے ہوش میں وہ شہِ برکت انتساب　　جبریل نے خدا کی طرف سے کیا خطاب
اوڑھے ہوئے ہے وحی کے ڈر سے تو کیا لحاف
جا اور مجرموں کو ڈرا صاحب عفاف

ہر اک سے اپنے رب کی بیاں کر بزرگیاں　　طاہر رکھ اپنے کپڑوں کو ہر لحظہ ہر زماں
رہ محترز مدام ز آلایش بتاں　　نعم البدل کی فکر میں تو کر نہ نیکیاں
میری خوشی کے واسطے ہر دکھ پہ صبر کر
گر نفس کو پسند نہ ہو اس پہ جبر کر

Marfat.com

تبلیغ دیں پہ تل گئے پھر شاہِ انبیا — کچھ روزوں دی حضور نے دعوت چھپا چھپا
اس پر بھی جنکے بخت میں اسلام تھا لکھا — کرتے گئے قبول وہ فرمانِ مصطفا

تبلیغ اسلام بطریق مخفی

سبقت ہر اک پہ لے گئیں محبوبۂ رسولؐ
یعنی کیا خدیجہ نے دیں اولاً قبول

پھر حضرتِ علی پھر ابوبکر نیک نام — پھر زید حارثہ کہ جو تھے پیشتر غلام
پھر حضرتِ غنی و زبیر بن العوام — پھر طلحہ۔ سعد اور بنِ عوف ستودہ کام

پھر حضرت بلال ہوئے دیں سے بہرہ ور
جو شمعِ دینِ حق کے تھے پروانے سربسر

پہلے چھپا کے کرتے تھے تبلیغ دیں جناب — مدت میں آپ ہوتے بایں طور کامیاب
آخر خدا نے رد کدی تبلیغ بالحجاب — فاصدع کا آنجناب کو فوزا ہوا خطاب

حکم تبلیغ علانیہ

پھر کیا صفا پہ پہنچے رسولِ کرم شعار
تھا مدعا کہ دعوتِ دیں دیں بآشکار

کے کے ہر قبیلے کو فرما کے پھر طلب — کہنے لگے رسول خدا سیدِ عرب
اے اہل مکہ مجھ سے کہو صاف صاف سب — کذابُ مفتری ہوں کہ صادق میں عیدِ رب

سب نے بالاتفاق کہا تم ہو راستباز
جھوٹا تمہیں بنا سکے کوئی ہے کب مجاز

یہ سُنکے انسے بولے رسول فلک مقام — کیا جب بھی مجھ کو سمجھو گے سب صادق الکلام
گر میں کہوں تمہارے عدو ڈال کر خیام — زیرِ جبل کئے ہوئے ہیں عرصہ سے قیام

بالاتفاق بولے یہ سنتے ہی سب عرب
سچا ہی تمکو سمجھینگے اسدم بھی سب کے سب

Marfat.com

یہ سنکے بولے ان سے شہنشاہِ بحر و بر　　حق نے مجھے بنایا ہے تم سب کا راہبر
جو کچھ کہوں میں راست اُسے سمجھو سر بسر　　یہ بُت کہ جنکے سجدے میں رکھتے ہو اپنا سر
واللہ تم سبھوں کے ہیں یہ دشمنِ مبیں
ان سب کو توڑو ذات خدا کا کرو یقیں

پہنچاتے ہیں یہ نفع تمھیں اور نہ کچھ ضرر　　نافع و ضار سب کا ہے خلاق بحر و بر
سود و زیاں پہ اپنے جو رکھتے ہو تم نظر　　احکام ایزدی پہ جھکا دو سب اپنے سر
جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے راست جان لو
توحیدِ حق کو میری رسالت کو مان لو

تبلیغ علانیہ　سنکر کلام حضرتِ محبوب کردگار　　برہم ہوا حضور سے ہر ایک نابکار
مردود بولہب ہوا گویا بآشکار　　کہنے پہ اسکے چلنا نہ تم لوگ زینہار
دیوانہ ہو گیا ہے مرے بھائی کا پسر
جھٹلا رہا ہے دینِ اب و جد کو سر بسر

سنتے ہی یہ سخن ہوئے رنجیدہ آنجناب　　لوٹے مکانکی سمت معًا شاہ خوشخطاب
بیوی سے سارا حال کہا آتے ہی شتاب　　بولیں خدیجہ سنکے! شہِ برکت انتساب
مجنون ہونگے آپ کے اعدائے خیرہ سر
مجہول ہونگے آپ کے خصمان بدگہر

امداد پر ہے آپ کی خلاق دو جہاں　　تبلیغِ دیں پہ رہیے کمربستہ ہر زماں
لاریب ہونگے آپ ہی اک روز کامراں　　آخر میں ہونگے خوار یہ سارے معاندان
اسطرح کر رہی تھیں وہ تسکین آنجناب
اتنے میں بارگاہِ خدا سے ہوا خطاب

Marfat.com

دیوانہ تو نہیں ہے ز الطاف کردگار کفار بک رہے ہیں نہ کر اس کا اعتبار
پائے گا اپنی سعی کا تو اجر بے شمار خلقِ عظیم ہو کے ترا سب پہ آشکار
دنیا کے سرکشوں کے سروں کو جھکائے گا
تیری طرف تمام زمانے کو لائے گا

دیکھے گا تو بھی دیکھینگے کافر بھی سر بسر دیوانہ کون شخص ہے اور کون باخبر
مالک ترا سمجھتا ہے ہر اک کو خوب تر گمراہ کون شخص ہے ہو کون راہ پر
واقف ہو ان سے بھی جو ہوئے تجھ سے راہ یاب
گمراہ بک رہے ہیں نہ سن اے نکو خطاب

بعدِ نزولِ وحی علیؑ سے کیا کلام فرما رہا ہے مجھ سے یہ خلاقِ ذوالکرام
دھمکا مرے عذابوں سے کفار کو مدام حیراں ہوں کیسے دعوتِ دیں کا کروں میں کام
سنتے نہیں ہیں ایک بھی کفار بدگہر
لڑنے پہ الٹے ہوتے ہیں طیار خیرہ سر

شیرِ خدا سے ہو ہی رہی تھی یہ گفتگو اتنے میں آئے روح الامیں شہ کے روبرو
کی عرض تھوڑا گوشت پکا اے خجستہ خو پکنے پہ کھالے اس میں سے پہلے ذرا سا تو
پس خوردہ پھر ہر ایک پہ تقسیم کر شتاب
سنتے ہی یہ سخن ہوئے طیار آنجناب

پکوا کے تھوڑا گوشت جو نہیں کھا چکے جناب پس خوردہ لیکے کوہ صفا پر گئے شتاب
آئے پس طلب جو نہیں مکے کے شیخ و شاب تقسیم گوشت کی زیدِ برکت انتساب
تقسیم سب پہ کر چکے جب سیدِ انام
جتنا تھا گوشت رہ گیا اتنا ہی لاکلام

دیکھا جوشہ نے آگئے حیرت میں کافراں تبلیغ دیں میں لگ گئے فوراً اسی زماں
ممکن تھا آپ ہوتے کچھ اسوقت کا مراں موجود بولہب سا شقی تھا مگر وہاں

صوتِ بلند سے لگا کہنے وہ بد سیر
آنا نہ اسکے کہنے میں مردانِ باخبر

جادو کیا ہے گوشت پہ اسنے بجد تمام آتا ہی حب رہا پس تقسیم خاص عام
سنکر جو یہ سخن ہوئے بدظن وہ زشت کام کرنے لگا وہ پھر ابوطالب سے یوں کلام

توہین کر رہا ہے یہ میرے خداؤنکی
ہونگی یہ بدزبانیاں موجب جفاؤنکی

جب کر چکا شکایت حضرت وہ خیر و سر بولے حضور سے ابوطالب سُن اے پسر
جس کام پر ہوا ہے مقرر اسے تو کر ان دشمنانِ تیرہ دروں سے نہ کر خطر

لاریب تا بہ زیست کرونگا تری مدد
کسکی مجال تجھپہ جو ڈالے نگاہ بد

پھر بولے بولہب سے ہی جبتک مری حیات ممکن نہیں کہ چھُٹ سکیں انسے تعلقات
انسے لڑیں بھڑینگے جو خصمانِ بدصفات پھوڑونگا انکی آنکھ میں توڑونگا انکے ہات

افسوس ہوگیا ہے اقارب کا خوں بھی سرد
جاتا رہا اب اپنے پرائے کا دل سے درد

رشتے میں تو ترا نکا ہے عم بزرگوار لازم تھا تجھکو ہوتا تو ان کا کفیل کار
اسکے عوض ہوا ترا ایذا دہی شعار باز آ بس ان خیالوں سے اے مرد ہوشیار

زیبا نہیں کہ باندھے عداوت پہ تو کمر
ہے فرض تیرا سینے کی ان کے بنے سپر

Marfat.com

سب کچھ کہا پہ آیا نہ اسکو ذرا خیال بدخواہی کرتا ہی رہا بوجہل کی مثال
مکے میں شہ کے جتنے تھے اعدائے بدسگال انمیں کسی سے کم نہ تھے یہ دونوں بدمآل
لیکن نہ بس چلا کبھی خصم شریر کا
سایہ تھا فرق شہ پہ خدائے قدیر کا

تبلیغِ دیں میں محو تھے اکدن شہِ عرب آپہنچا اتفاقیہ مردود بولہب
اسلام کی حضور نے دعوت دی اسکو جب بگڑا بہت وہ شوہر حمالۃ الحطب
پھر لاکے بددعائے ہلاکت سرزباں
بھاگا وہاں سے سرغنۂ جملہ ملحداں

اس کو سنے کا آپ کو اتنا ہوا الم لوٹ آئے گھر کو سیدِ عالم بچشم نم
ربِ کریم دیکھ نہ سکتا تھا شہ کا غم اُتری معاً ہی سورۂ تبت یدا بذم
دلجو ہوا خدا جو شہ خوشخطاب کا
فوراً ہی رنج دور ہوا آنجناب کا

حمالۃ الحطب کو ہوئی اسکی جب خبر جامے سے اپنے ہوگئی باہر وہ بدسیر
اکدن یہ سنکے کعبے میں ہیں شاہ بحر و بر پہنچی معاً ہی لیکے وہ اک پارۂ حجر
اسدم حرم میں بیٹھے تھے شاہنشہِ انام
اور پاس ہی حضور کے بوبکر نیک نام

آئی جو وہ تو اسکو نہ آئے نظر جناب دیکھا اکیلے بیٹھے ہیں بوبکر خوشخطاب
کھایا دلِ حزیں نے بہت اسکے پیچتاب صدیق سے یہ کہکے پلٹ آئی وہ شتاب
میں نے سنا ہے کی ہے محمدؐ نے میری ذم
ملتے تو مارتی یہ حجر لات کی قسم

موجود تھے اگرچہ وہیں شاہ خوشخصال اسکی نظر نہ دیکھ سکی آپ کا جمال
حافظ ہو جسکی جان کا خلاق ذوالجلال اسکو کوئی ستا سکے کسکی ہے یہ مجال

نورِ رخ نبی سے ہوئی خیرہ یوں نظر
آئے نظر نہ اس کو شہنشاہ بحر و بر

جس راہ سے گذرتے تھے شاہنشہِ عرب کانٹے وہاں بچھاتی تھی حمالۃ الحطب
تکلیف یونہیں دیتی تھی اکثر وہ بے سبب مطلب یہ تھا کہ پہنچے کسی طور کچھ تعب

بیوی میاں تھے دونوں عدوئے شہِ انام
ایذا رسانیِ شہِ دیں سے تھا ان کو کام

ہجوِ بتاں جو شہ نے شروع کی بآشکار سُن سُن کے تنگ آگئے کفار نابکار
آخر کو اتفاق کیا سب نے اختیار پھر رو کے عرض کی ابو طالب سے زار زار

ہم لوگ جانتے ہیں تمھیں اپنا تاجِ سر
کہدو نہ گذریں حد سے محمدؐ اب اسقدر

کرتے ہیں روز ہجو ہمارے خداؤں کی کچھ انتہا نہیں ہے اب ان کی جفاؤں کی
حافظ ہے سر پرستی تم ایسے چچاؤں کی ورنہ سزا یہ پا چکے ہوتے خطاؤں کی

سمجھانے سے تمھارے بھی گر آئینگے نہ باز
ہم میں کا ایک شخص مٹا دے گا انکے ناز

آخر ہر ایک کو دیا سمجھا بجھا کے ٹال شہ سے کہا نہ شکوے کا ان کافروں کے حال
دیکھا جو شہ کا پھر وہی شغل اور اشتغال اکروز جمع پھر ہوئے کفار بدخصال

کی عرض سنیئے اے ابو طالب نکو سیر
اکبار عرض کر چکے ہیں اس سے پیشتر

Marfat.com

مانع نہیں ہوئے انھیں شاید کہ آنجناب اب تک وہ کر رہے ہیں اسی طور پر خطاب
کہئے ہوس ہو زر کی تو زر لیں وہ بیحساب سرداری چاہتے ہوں تو حاضر ہیں شیخ و شاب

جو کچھ وہ حکم دیں بسر و چشم ہم کریں
لیکن خداؤں پر وہ ہمارے کرم کریں

آئے چچا کے گھر جو شہنشاہ دوجہاں شہ سے کہی چچا نے معًا ساری داستاں
سنتے ہی اسکو بولے یہ سلطان انس و جاں ایسا نہ کہئے گا کبھی اے عم مہرباں

کفار ساری دولتِ دنیا بھی دیں اگر
تبلیغ دیں سے باز نہ آؤں گا عمر بھر

کفار بدخصال کا گر آپ کو ہے ڈر میرے لئے نہ آپ لڑیں ان سے بھول کر
ہے حافظ و معین مرا رب بزرگ تر جرأت نہیں کسی کی جو پہنچا سکے ضرر

یہ کہہ کے آپ چل دئے با چشم اشکبار
دیکھا جو نہیں چچا نے ہوئے بسکہ بیقرار

دوڑے گئے بلانے معًا عم مہرباں گھبرا کے بولے پیار سے اے میرے جان جہاں
ترا معین سمجھ کے جو دشمن ہو کل جہاں تل جائے میرے قتل پہ با سعیِ بیکراں

کر دے جدا جدا مرا ہر عضو بھی اگر
تب بھی میں تیرا ساتھ نہ چھوڑوں گا اے پسر

جا کر بجمعِ خاطرِ عاطر کر اپنا کام اعدا کا کچھ خیال نہ کر ابن نیک نام
یہ سنکے شادماں ہوئے ازبس شہ انام تبلیغ دیں میں محو ہوئے پھر بسعیِ تام

دیکھا جو کافروں نے وہی طور شاہ دیں
فوراً ہی لیکے آئے وہ اک طفل مہ جبیں

پھر آتے ہی کیا ابو طالب سے یوں خطاب اسکو پسر بنائیں محمدؐ کی جا جناب
قطعِ تعلقات کریں ان سے اب شتاب تا ان کو قتل کر کے اماں پائیں شیخ و شاب

سنتے ہی یہ سخن انھیں آیا کچھ اتنا طیش
فوراً خلاف ہو گئے انسے بھی سب قریش

دیکھا قریش کا ابو طالب نے جب یہ رنگ مجھ سے بھی ہے تلا ہوا ہر اک برائے جنگ
فوراً بلایا اپنے قریبوں کو آ کے تنگ جب آئے سب تو بولے عزیزو ہے جائے ننگ

مجھ سے کہیں قریش محمدؐ کو چھوڑ دو
ان سے تعلقات ہیں جتنے وہ توڑ دو

سب ہاشمی و مطلبی جمع تھے وہاں کہنے لگے سب آپ سے ہو ہو کے ہمزباں
جو کچھ کہیں گے آپ کریں گے بدل بجاں حافظ رہیں گے پیارے محمد کے ہر زماں

کسکی مجال ہے جو اٹھائے نگاہ بد
پھوڑ دینگے ایک ایک کی ہم چشم پر حسد

مردود بولہب نے سنا جو نہیں یہ کلام رنجیدہ ہو کے اٹھا وہاں سے وہ زشت نام
طینت میں تھی عداوت شاہنشہ انام ہوتا اس اتحاد سے کیونکر وہ شاد کام

جو نہیں چلی نسیم ادھر اتحاد کی
بھڑکی لعیں کے سینے میں آتش فساد کی

جب سنی قریش نے روداد اتحاد فوراً ہی سب کے سب ہوئے آمادۂ فساد
تنہا جوان کو ملتے تھے ابن سید العباد یا تابعین انکے نکو بخت و خوش نہاد

ایذائیں ان کو دیتے تھے کفار بد سیر
باز آتے تھے نہ اپنی شرارت سے خیرہ سر

Marfat.com

ایذا رسانِ شہ تھے جو اعدا بحدِّ تام اہل سیر نے لکھے ہیں اسطرح انکے نام
بوجہل و بولہب و نضر نطفۂ حرام عقبہ و عاصؓ ابنِ ابی العاص بدقوام
ابنِ مغیرہ اسود و بوقیس بدگہر
اور سائب و عدی بنِ حمرا سے خیرہ سر

اور تھے امیہ و بنِ ہشام سے پلید اور اسود ابنِ عبدِ یغوث و بنِ سعید
ہوتی تھی ان کو ایذا رسانی شہ سے عید جو فرد انمیں کا تھا وہ تھا غیرت یزید
یہ پندرہ تھے خاص عدوئے شہِ انام
لعنت خدائے پاک کی ہو انپہ بالدوام

رستے میں شہ کے ڈالتے تھے یہ لعین خار ایذا نصیب تا کہ ہوں وہ شاہ نامدار
جاتے تھے گھر سے جب کہیں محبوب کردگار کوڑا چھتوں سے پھینکتے تھے انپہ نابکار
ہنگام وعظ کرتے تھے یوں بارش حجر
ہوتے تھے خوں سے پیرہن و جسم تر بتر

تنہا کہیں جو ملتے تھے اصحابِ آنجناب بالو پہ تن برہنہ لٹاتے انھیں شتاب
مجروح کرتے پہلے بدن انکا بے حساب زخمو نپہ پھر چھڑک کے نمک دیتے تھے عذاب
تھا مقصد دلی کہ پھریں اپنے دین سے وہ
ہوں منحرف جنابِ شہِ مرسلیں سے وہ

اللہ رے ضبط جھیلتے تھے دکھ پہ دکھ تمام پر ہٹتے تھے نہ جادۂ ایماں سے انکے گام
جب ظلم انپہ کرتے تھے کفار زشت کام اسوقت بھی وہ کرتے تھے جرأت سے یوں کلام
ہم خوف جاں سے چھوڑ نہیں سکتے اپنا دیں
ہر عضو بھی جدا جو کریں تم سے ملحدیں

Marfat.com

بازار میں یہ کہتے تھے اکدن شہ عرب مالک کوئی کسی کا نہیں ہے سوائے رب
نافع وضار چاہیئے سمجھیں اسی کو سب اتنے میں مارنے لگا پتھر ابولہب

جب تک کہ وعظ کرتے رہے شاہ مرسلیں
بارش حجر کی کرتا رہا آپ پر لعیں

اور یہ بھی کہتا جاتا تھا وہ راسِ ملحدیں جھوٹا ہے اسکی بات کا کرنا نہ تم یقیں
پوچھا اک اجنبی نے جو موجود تھا وہیں وہ کون اہلِ ضبط ہے یہ کون اہلِ کیں

بولے یہ بولہب ہے جو پتھر چلاتا ہے
وہ ہے محمدؐ اپنا جو مذہب سکھاتا ہے

ہنگام وعظ ہوتے مخاطب جو مرد ماں اسوقت اتنا شور مچاتے یہ ملحداں
کانوں میں جا نہ سکتی صدائے شہ زماں اسپر بھی باز آتے نہ جب شاہ انس و جاں

اس شد و مد سے مارتے تھے آپ کو حجر
خوں سر سے بہتا صورتِ فوارہ سرسر

ایذاؤں میں جو گھر گئے سلطانِ بحر و بر قدسی اک آیا آپ کا یہ حال دیکھ کر
کہنے لگا حضور سے اے شاہ خوش سیر دریافت کر رہا ہے خدائے بزرگ تر

کہئے تو کر دوں مکے کے کفار کو ہلاک
حساد بدنہاد کا قصہ ابھی ہو پاک

فرمایا آیا ہوں نہیں ہدایت کے واسطے کیونکر دعا کروں میں ہلاکت کے واسطے
پیدا نہیں ہوئے جو یہ طاعت کے واسطے شاید ہو انکی نسل عبادت کے واسطے

میں چاہتا نہیں کرے ان کو خدا ہلاک
میں چاہتا نہیں کرے ان کا وہ قصہ پاک

Marfat.com

تبلیغ کرتے آپ کو گذرا جو ایک سال　　اعدا کو حج سے پہلے یہ پیدا ہوا خیال
تبلیغ دیں کو ان کی نہ پہنچا اگر زوال　　آئینگے انکے کہنے میں حجاج خوشخصال
پس انپہ رکھا جائے ابھی سے وہ اتہام
بدظن ہو جس کو سنتے ہی ہر ایک خاص عام

روز اک خطاب دینے لگے پھر وہ بدگہر　　کذاب کہتے تھے کبھی شاعر وہ بدسیر
مجنوں کہتے تھے کبھی کاہن وہ خیرہ سر　　مجنوں بنائے جاتے تھے گہ شاہ بحر و بر
آخر یہ بات طے ہوئی با اجتماع عام
ساحر کہیں سب ان کو نہ لے کوئی انکا نام

اک روز کا ہے ذکر کہ سب دشمنانِ شاہ　　کعبے میں بیٹھے سوچتے تھے دفع شہ کی راہ
ناگاہ آئے خسرو دیں شاہ دیں پناہ　　فرمایا لوگو کیوں کرو فردِ عمل سیاہ
بہتر ہے ان بتوں کی پرستش کو چھوڑ دو
ایماں کی باگ جانب خلاق موڑ دو

ہیبت سے کانپ اٹھے جو سب سنکے یہ کلام　　کہنے لگے دوبارہ یہی پھر شہِ انام
ابنِ ابی معیط نے عقبہ تھا جس کا نام　　بڑھ کر گلا پکڑ لیا شہ کا بہ طیش تام
جس سے کہ سانس لینا ہوا آپ کو محال
آ پہنچے اتنے ہی میں ابو بکر خوش مقال

کہنے لگے جناب کا یہ حال دیکھکر　　کرتے ہو قتل تم انھیں صرف اتنی بات پر
کہتے ہیں رب ہے میرا خدائے بزرگتر　　اسمیں نہیں کلام ہے ایسا ہی سرسر
رب کی طرف سے لائے ہیں آیات بینات
صادق۔امیں شروع ہی سے ہیں یہ نکو صفات

Marfat.com

بگڑے وہ لوگ سنتے ہی بوبکر کا کلام چار و نطرف سے پل پڑے انپر وہ زشت کام
کی اتنی مار پیٹ کہ خوں بہ چلا تمام جب اہلِ خانداں نے سُنا آئے خاص و عام
پہلے بچایا آکے حبیبِ الہ کو
بعد اسکے جاں نثارِ شہِ دیں پناہ کو

آئے نہ جب ستانے سے بھی بازشاہ دیں روزانہ بڑھتی ہی گئی تعدادِ مسلمیں
ناکامیوں کا سب کو بالآخر ہوا یقیں عُتبہ کو بھیجا نزد شہنشاہِ مرسلیں
سمجھائے تا وہ جاکے حبیبِ الہ کو
تبلیغِ دیں سے باز رکھے دیں پناہ کو

آتے ہی پوچھا پہنچا جو شاہ رسل کے پاس عبداللہ بہترین تھے کہ تم بہترینِ ناس
بولے نہ اسکی بات پہ کچھ شاہ خوش اساس گویا کہ بک رہا ہے کوئی مختل الحواس
اس بیرخی پہ بھی نہ ہوا شہ سے مجتنب
پوچھا بزرگ تم ہو کہ تھے عبدِ مطلب

اس پر بھی جب سکوت کیا شہ نے اختیار بولا بزرگ اگلے تھے یا تم بزرگوار
وہ لوگ گر بزرگ تھے۔ تھے میرے ہم شعار ہر اک کی بت پرستی ہے عالم پہ آشکار
تم ان سے گر بزرگ ہو۔ ہو مجھ سے ہمکلام
اثبات پر بھی چپ رہے شاہنشہ انام

پھر بولا گر جنوں ہو تمھیں ہو ابھی علاج تو دے لگائیں زر کے جو ہو زر کی احتیاج
شوقِ زنِ حسیں ہو تو ہو فکر ازدواج خواہش ہو سلطنت کی تو حاضر ہو تخت و تاج
پر شرط ہے کہ آج سے ہجو بتاں نہ ہو
تبلیغِ دیں کا کام بھی ہرگز رواں نہ ہو

Marfat.com

یہ کہہ کے عتبہ نے کیا ختم اپنا جب کلام　　حمٰ سجدہ پڑھنے لگے سید انام
جب پڑھ چکے تو بولے یہ ہنگام اختتام　　اے عتبہ دے جواب مگر صدق الیتام

ایسا سخن سُنا ہے کبھی اس سے پیشتر
اس نے کہا کبھی نہیں قبل اسکے عمر بھر

بعد اسکے کافروں سے کہی آتے ہی یہ بات　　چھوڑو خیالِ دشمنیِ فخرِ کائنات
وہ جو کریں کریں کبھی پکڑو نہ ان کے ہات　　یہ سن کے اٹھے بولے وہ کفار بدصفات

تجھپر بھی اس کے سحر نے شاید کیا اثر
ورنہ کبھی نہ ہوتا طرفدار اسقدر

اسنے کہا کہ جو مجھے کہنا تھا کہہ دیا　　مختار ہے ہر ایک بشر اپنے فعل کا
سنتے ہی یہ کلام جل اٹھے سب اشقیا　　پہلے سے بھی عنادِ شہِ دیں سوا ہوا

درجے کئے رفیع مصائب کے پیشتر
بعد اسکے باندھی قتل پہ ممدوح کے کمر

پڑھتے تھے جب نماز شہنشاہِ بحر و بر　　آ آ کے پھینکتے تھے غلاظت وہ خیرہ سر
پھر بھی دعائے بد نہیں لائے زبان پر　　کہتے رہے ہمیشہ یہی شاہِ خوش سیر

توفیق امرِ نیک دے رب قدیر انھیں
پہچان لیں مجھے وہ دے چشم بصیر انھیں

دینِ محمدی کے فدائی جو تھے بلال　　تھے بردگی کی قید میں وہ عبدِ ذوالجلال
آقا جناب کا تھا امیہ سا بدخصال　　اسلام کا جو اسپہ ہوا انکشافِ حال

ظالم نے پہلے کی زدوکوب انپہ بیشتر
پھر ہاتھ پانوں باندھ کے ڈالا زمین پہ

اصحاب کی استقامت دینی

Marfat.com

جلتی ہوئی زمیں پہ تھے ازبسکہ وہ طپاں باز آیا اس پہ بھی نہ وہ سردار ملحداں
خود اور اسکے لوگ غرض سارے دشمناں بارانِ سنگریزہ لگے کرنے اس زماں
آخر کو ٹکڑے ٹکڑے ہوا ان کا کل بدن
زخموں کے خوں سے سرخ ہوا سارا پیرہن

پھر بھی ہوا نہ بند مصائب کا سلسلا پانی چھڑکتا زخم پہ گرم اور نمک ملا
تکلیف اس سے پہنچی انھیں اسقدر سوا جاں چاہتی تھی جسم سے ہو جاؤں میں جدا
پر ضبط تھا یہ اُف بھی نہ لائے زبان پر
جاری احد احد رہا ہر دم لسان پر

کانٹوں پہ گھسیٹتے ان کو برہنہ تن غرباں دار جس سے کہ ہو جاتا تھا بدن
مطلب تھا چھوڑیں دینِ خداوند ذوالمنن میری طرح ہوں دشمنِ شاہنشہ زمن
پروانہ کی بلال نے لیکن جفاؤں کی
طاغت پسند آئی نہ جھوٹے خداؤں کی

ہوتا ادھر سے جب کسی دیندار کا گذار کہتا بلالؓ دین پہ مرنا ہے افتخار
دامانِ صبر ہاتھ سے دینا نہ زینہار اکدن مصیبتیں سب اُٹھالے گا کردگار
ایذا کے وقت یاد خدائے جہاں کرو
دستِ دعا بلند سوئے آسماں کرو

کہتے ہیں ابنِ عاص صحابی نکو سیر اکدن ہوا بلال کی جانب مرا گذر۔
دیکھا امیہ اور غلام اس کے بدگہر ایذا دہی پہ انکی سبھی باندھے تھے کمر
پہلے انھیں ستاتے تھے وہ سارے ملحدیں
پھر اپنے زور ڈالتے تھے بہرِ ترکِ دیں

وہ کہتے تھے میں ہو چکا اس دین پر نثار　　تا زیست ترک ہو۔ نہیں ممکن یہ زنہار
جب تک کہ میرے جسم میں باقی ہے جان زار　　ہرگز تمھارا دین کرونگا نہ اختیار

لات و منات دونوں پہ اب مارتا ہوں لات
میں ہو چکا غلام شہنشاہِ کائنات

یہ بات سنکے ہو گئے برہم وہ بدسیر　　دیں تشنہ گرسنہ انھیں ایذائیں سخت تر
صدمے سے جنکے ہو گئے بے حس وہ اس قدر　　حالت کی بھی رہی نہ انھیں اپنی کچھ خبر

رسی گلے میں ڈال کے آخر گھسیٹتے
گلیوں سے لیکے نکلے بُری طرح پٹتے

گذرے ادھر سے اتنے میں بوبکرؓ خوشخصال　　دیکھا کہ ہیں گھرے ہوئے آفات میں بلال
یہ حال دیکھکر ہوا بیحد انھیں ملال　　کہنے لگے امیہ سے آخر وہ خوش مآل

بے جرم کیوں ستاتا ہے تو ان کو اسقدر
بولا جھلس کے غصے سے وہ مردِ خیرہ سر

وہ آپکا غلام جو ہے میرے دین پر　　اور ہے ہر ایک سر تجارت سے باخبر
ان خوبیوں کے ساتھ ہی رکھتا ہو مال و زر　　اسکے عوض میں اُسکو مجھے دیجئے اگر
اور اسکے ساتھ ہی ملے کچھ اور مجھکو مال
تب مخلصی عذاب سے پا سکتا ہے بلال

سنتے ہی اسکی شرط ابوبکرِ خوش سیر　　لائے معاً بلال کو دے کر غلام و زر
پہنچے جو نہیں حضور شہنشاہِ بحر و بر　　آزاد کر دیا انھیں اس شرطِ خاص پر

حاضر رہیں حضورِ حبیبِ الٰہ میں
تکلیفیں جھیلیں جن کی محبت کی راہ میں

Marfat.com

خبّاب جو اَرَتؔ تمیمی کے تھے پسر دینِ محمدی سے ہوئے جب وہ بہرہ ور
اہلِ قریش جل گئے سنتے ہی یہ خبر چاہا کہ لائیں واپس انھیں اپنے دین پر
لیکن انھوں نے کہنا نہ ان کا کیا قبول
ایذا دہی پہ تل گئے آخر وہ بوالفضول

انگارے پہلے فرشِ زمیں پر دئے بچھا بعد اسکے جبریہ انھیں اسپر دیا لٹا
اک شخص جا کے سینے پہ انکے کھڑا ہوا مطلب تھا ہل سکیں نہ کسی طور وہ ذرا
ایذا سے تنگ آکے کرینگے قبول دیں
انگاروں پہ ٹھہر نہ سکیں گے وہ بالیقیں

لیکن انھوں نے بدلا نہ دینِ شہِ انام حتیٰ کہ سرد ہو گئی وہ نارِ لالہ فام
دیکھا جو کافروں نے کہ یوں بھی بنا نہ کام تبدیلِ دیں کا لب پہ بھی لائے نہیں وہ نام
ایذا دہی پہ تل گئے با صورتِ دگر
سمجھے ضرور ہو گی یہ تدبیر کارگر

آہنگری کا کام وہ کرتے تھے پیشتر تھے قرضدار انکے وہ کفار بدسیر
تبدیلِ دیں کی پہنچی جو انہیں کانمیں خبر ایذا دہی تل گئے پہلے وہ خیرہ سر
پر مدعائے دل نہ ہوا اسطرح جو حل
منکر ہوئے ادائی سے کفار پُر دغل

کرتے تھے جب طلب زر باقی وہ خوشخصال ہنس ہنس کے انسے کہتے تھے کفار بدسگال
تا حشر تکمیلِ نہیں سکتا تمھارا مال جب تک نہ دینِ نو سے تمھیں آئے انفعال
کہتے تھے انسے سُنکے یہ خبّاب خوش سیر
مر کر بھی تم جیو تو ہے یہ امر دور تر

Marfat.com

عمّاردین سے ہوئے تھے جب سے بہرہ ور کرتے تھے ظلم انپہ بھی کفار خیرہ سر
جلتی ہوئی زمیں پہ لٹاتے تھے پیشتر بعد اُسکے کرتے تھے زدوکوب انکو اسقدر
فرطِ الم سے ہوتے تھے ازبسکہ بدحواس
پرتا بہ زلیست حق پہ رہے مردِ حق شناس

سمیّہ جو تھیں مادرِ عمّارِ خوشخصال اسلام کا جو انکے ہوا انکشاف حال
جل بھن کے خاک ہوگیا بوجہل بدمآل برچھی سے زلیست کا کیا ظالم نے انفصال
دیں کی فدائی تھیں ہوئیں یوں دین پرنثار
جاں کردی نذرِ دینِ رسولِ کرم شعار

یاسرؓ نکو سمیر جو تھے عمّار کے پدر ان کو بھی کافروں نے ستایا کچھ اسقدر
ایذائیں سہتے سہتے ہوئے صدمے دین پہ یہ لوگ شمع دیں کے تھے پروانے سربسر
جاں دیدی پر نہ دین کا دنیا کیا قبول
کہتے ہیں پاسِ دیں سے مردانِ باصول

جب حضرتِ صہیبؓ ہوئے دیں سے بہرہ یاب مکے کے مشرکیں انھیں دینے لگے عذاب
صدمے پہ صدمے پاتے تھے جب وہ نکو خطاب بیہوش ہو ہو جاتے تھے اکثر باضطراب
تنگ آکے باندھی ہجرتِ طیبہ پہ جب کمر
جانے نہ پائے چھوڑا نہ جب تک کہ مال زر

جب بوفکیہہؓ نے کیا اسلام اختیار فوراً ہوا امیہ کا ایذا دہی شعار
رسی بندھاتا پانو میں انکے وہ نابکار کہتا تھا خادموں سے پھرا اپنے وہ بدقمار
اسکو گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ اب وہاں
جلتی ہوئی زمین جہانکی ہو بے گماں

Marfat.com

اس طرح لیکے جاتے تھے اکدن وہ بدسیر گبریلا راستے میں اک آیا انھیں نظر
بولے یہی خدا ہے ترا دے مجھے خبر بولے خدا ہر اک کا ہے رب بزرگتر

گھونٹا گلا امیہ نے یہ سنکے اس طرح
حیرت تھی سب کو جان رہی تن میں کس طرح

اکبار رکھا سینے پہ سنگ اسقدر گراں باہر دہن کے رکھتے ہی آئی نکل زباں
دیتے تھے ایسی ایسی اذیت وہ مشرکاں منشا تھا چھوڑیں پیروی شاہ انس و جاں

لیکن وہ اپنے دین پہ ثابت قدم رہے
پروانہ کی کبھی بھی سلامت یہ دم رہے

تھیں حضرت لبینہؓ کنیز اک بنو سیر دینِ محمدی سے ہوئیں جب وہ بہرہ ور
نارِ حسد سے جل گئے کفارِ بدگہر تعذیب ان کو کرنے لگے آخرش عمر

تعذیب کرتے کرتے جو تھک جاتے تھے کبھی
کہتے تھے تھک گیا ہوں سزا اس سے روکدی

ستا کے پھر میں لونگا خبر تیری بدصفات آیا نہیں ہے رحم کہ جس سے رکا ہو ہات
فرماتی تھیں یہ سن کے وہ معذوب نیکذات ایماں نہ لایا تو جو بسلطانِ کائنات

لے گا ضرور بدلہ خداوند ذوالجلال
اسوقت حوصلہ جو ترے دل میں ہو نکال

حاصل ہوا زنیرہؓ کو جب دیں کا افتخار کرتے تھے ظلم انپہ بھی کفارِ نابکار
اکدن ستا رہا تھا ابوجہلِ بدشعار پڑنے لگی غریب پہ جب شدومد سے مار

آنکھیں نثارِ دینِ خدائے جہاں ہوئیں
مائل نہ پھر بھی وہ طرفِ مشرکان ہوئیں

اُم عبیس و ندیہ تھیں یہ بھی لونڈیاں ایمان لائیں جب یہ بسلطانِ دوجہاں
اُنپر بھی ملحدوں نے کئے جورِ بے کراں ثابت قدم مگر رہیں دیں پہ یہ ہر زماں
کہتی تھیں مشرکو! انہیں چھوڑ دینگی اپنا دیں
سر ماروتا بہ حشر جو تم سارے ملحدیں

کچھ بیکسوں ہی کو نہ ستاتے تھے اہل شر اہل دول بھی پاتے تھے ایذائے سخت تر
عثماں کے ترکِ دیں کی سنی جب گھڑی خبر پیٹا چچا نے خوب ہی رسی سے باندھ کر
لیکن چچا کا کہنا نہ ہرگز کیا قبول
چھوڑا وطن حبش گئے فرمانبرِ رسولؐ

ایماں جو لائے شہ پہ زبیر بن العوام سنتے ہی اُنسے ہو گئے برگشتہ خاص و عام
ایذا رسانیہ تلا عمِ زشت کام باندھا چٹائی میں انھیں کسکر بجور تام
اسدرج ان کی ناک میں دیتا تھا وہ دھواں
پھر بھی پھرے نہ دینِ نبیؐ سے وہ نکتہ داں

وقاصؓ کے پسر تھے گو اک مرد با اثر لیکن ہوئے جو دین محمد سے باخبر عہ حضرت سعدؓ
دیتے تھے ان کو بھی وہ سزائیں یہ خیرہ سر برداشت کر سکے نہ جسے کوئی لحظہ بھر
لیکن نہ دینِ حق سے پھرے وہ نکو شعار
ایذائیں دیکے تھک گئے آخر وہ نابکار

یونہیں ستائے جاتے تھے فرزندِ مسلمیں تنہا جو ان کو پاتے تھے کفار بالیقیں
مطلب یہ تھا کہ چھوڑ دیں کسی طرح اپنا دیں لیکن جو تھے غلام شہنشاہِ مرسلیں
مرجانا ان کو دیں پہ تھا وجہ فخر و ناز
کیوں بھر جائے وہ چھوڑتے دینِ شہ حجاز

Marfat.com

حد سے جو بڑھ گئے ستم و جور ملحداں　　آئے صحابہ چند حضورِ شہِ زماں
کہنے لگے جناب سے اے شاہِ انس و جاں　　برداشت سے بروں ہوئے اب جورِ کافراں

یہ سُن کے بولے حضرتِ سلطانِ مرسلیں
ہجرت کریں حبش کو ستم دیدہ مسلمیں

ہجرت اصحاب شہ نبوی بجانب حبش

آخر ملا جو حکم ہو سوئے حبش رواں　　ملنے گئے حضور سے عثمانِ نکتہ داں
ہمرہ تھیں ان کی اہلیۂ مریم الزماں　　یعنی رُقیّہ دخترِ سلطانِ انس و جاں

انکو وداع کرتے ہوئے بولے مصطفا
کرتے ہیں بعد لوط یہ ہجرت پیئے خدا

ہمزہ تھے جعفر اور زبیر بن العوام　　مصعب بن عمیر و بن عوف نیکنام
بوسلمہ بوحذیفہ و عامر خوش انصرام　　حاطب بن عمر بن مظعون ستودہ کام

حارث بھی انکے ساتھ چلے اور ہوئیں رواں
بوسلمہ بوحذیفہ و عامر کی بیویاں

پہنچے حبش میں جاکے جو یہ سب مہاجریں　　دشمن کے خوف سے ہوا ایمن دل حزیں
نجاشی کے تھی زیرِ حکومت وہ سرزمیں　　رکھتا تھا دینِ عیسوی وہ شاہِ خوش یقیں

ٹھہرایا اسنے سب کو جو باعزت و وقار
نارِ حسد سے جل گئے سنکر وہ نابکار

فوراً ہی چند آدمی اپنے کئے رواں　　لے کر ہدایا پہنچے وہ نجاشی کے وہاں
جاتے ہی اس سے عرض کی اے خسروِ زماں　　بھیجے ہوئے قریش کے ہم آئے ہیں یہاں

آئے ہیں منھ چھپا کے یہاں انکے کچھ غلام
جنکو مہاجرین سمجھتے ہیں خاص و عام

Marfat.com

بلوا کے ان کو جلد حوالے کریں جناب ممنون ہونگے آپ کے ہملوگ بے حساب
نجاشی نے یہ سنکے بلایا انھیں شتاب حاضر ہوئے وہ لوگ تو اُنسے کیا خطاب

آگاہ اپنے حال سے فوراً مجھے کرو
شرِ معاندیں سے ذرا بھی نہ تم ڈرو

فوراً ہی اُٹھے جعفر طیار خوش کلام نجاشی سے کہا کہ سُن اے شاہ نیکنام
قبل اسکے بُت پرست تھے ہم سارے خاص عام معلوم تھا حلال نہ معلوم تھا حرام

لیکن جو ہمپہ حق نے کیا لطف بے حساب
بہر ہدایت آئے محمدؐ نکو خطاب

نازل کیا پھر انپہ کلام بزرگ تر کھولے علوم اول و آخر کے انپہ در
تبلیغِ دیں جو کرنے لگے وہ نکو سیر تردید دیں سے جل اُٹھے یہ سارے خیرہ سر

پہلے ہر ایک شخص نے کی فکر انسداد
پر حکم حق تھا باز نہ آئے شہِ عباد

آخر ستانا انکو کیا سب نے اختیار جب دیں سے بہرہ ور ہوئے ہم سارے خاکسار
نار حسد سے اور جلے سارے بدشعار ہملوگوں پر بھی کرنے لگے جور بے شمار

مطلب تھا چھوڑیں دین شہنشاہ مرسلیں
تنگ آکے گھر کو چھوڑ دیا پر نہ چھوڑا دیں

یہ کہہ کے مدحِ دیں میں ہوئے جب وہ تر زباں نجاشی نے کہا کہ سُن اے مرد نکتہ داں
اترا ہے جو کلام کرا سمیں سے کچھ بیاں تا اس سے کچھ حقیقتِ دیں مجھپہ ہو عیاں

یہ حکم سنکے جعفرِ طیار نیک خو
پڑھنے لگے جو سورۂ مریم پسِ وضو

سنتے ہی محو ہو گیا وہ شاہ نیکنام جب کی اُنھوں نے آیۂ لبث و ششم تمام
رقت سے شاہ نے لیا فوراً ہی دل کو تھام فرمایا واقعی ہے یہ اللہ کا کلام

نازل ہوا تھا ایسا ہی عیسیٰ پہ پیشتر
پہچان لیں گے اس کو جو ہیں صاحب نظر

بولا مہاجرین سے پھر وہ نکو سیر تم لوگ شوق سے رہو اس جا پہ عمر بھر
یہ سنکے شرمگیں ہوئے کفار خیرہ سر جب کچھ بھی کر سکے نہ تو بولے وہ بد گہر

عیسیٰ کے حق میں بھی یہ ترے دین کے خلاف
بیہودہ باتیں کہتے ہیں اے شاہِ ذی لیعفاف

یہ سنکے مسلمین سے اس نے کیا سوال عیسیٰ کی نسبت آپ سبھوں کا ہے کیا خیال
بولے جناب جعفر طیار خوشخصال مریم سی طاہرہ کے شکم سے وہ خوش مآل

پیدا ہوئے ہیں بے پدر از حکم کبریا
قرآن میں انکی آئی ہے اکثر جگہ ثنا

یہ کہکے پھر سنائیں وہ آیات بیّنات آئی ہے جنمیں مدح مسیح بنکو صفات
سنکر وہ آیتیں کہیں اس شاہ نے یہ بات انجیل میں بھی حضرتِ خلاقِ کائنات

ہے حضرتِ مسیح کا بس یونہیں مدح خواں
جسطرح انکی مدح ہے قرآن سے عیاں

پھر یوں مہاجرین سے اسنے کیا کلام بیشک نبیؐ تمھارے ہیں پیغمبر انام
انجیل میں ہے انکی ثنا و صفت تمام پیشینگو ہیں انکے مسیح ستودہ کام

مجبور مجھکو کرتے نہ گر سلطنت کے کار
جا کر وضو کراتا انھیں با صد افتخار

Marfat.com

ان قاصدوں سے کہنے لگا پھر وہ خوش سیر ناحق انھیں ستاتے ہو تم لوگ اسقدر
یہ لوگ حق پرست ہیں۔ صادق ہیں سر بسر انکو غلام کہہ نہیں سکتا کوئی بشر
ایذاؤں سے تمھاری یہاں آکے لی پناہ
ہرگز انھیں نپاؤ گے تو اپنے گھر کی راہ

تحفے بھی اپنے دیں نہیں انکا خواستگار گھر بیٹھے مجھکو ملتی ہیں نعمائے بے شمار
یہ سنکے شرمگیں ہوئے وہ سارے نابکار لیکر وہ تحفے راہ کی مکے کی اختیار
کفار مکہ سے کہی جاکر جو سرگذشت
سر اپنا پیٹنے لگے وہ سارے بت پرست

پھر چند آدمی کئے نجاشی نے رواں جسوقت پہنچے مکے میں جاکر وہ مردماں
پوچھا قریشیوں نے کہ تم جاؤ گے کہاں بولے وہ جائیں گے سوئے پیغمبر زماں
یہ سنکے بولے انسے وہ کفار بدسیر
کیوں جاؤ اسکے پاس وہ ساحر ہے پُرخطر

لیکن انھوں نے مانی نہ ان ملحدوں کی بات پہنچے معاً بخدمتِ سلطانِ کائنات
سرداران سبھوں کا تھا طاہر نیکذات ایمان لایا شاہ پہ بعد از مباحثات
پھر اسکے ساتھ والوں نے دیں کو کیا قبول
جب سب کو شہ سے دولت ایماں ہوئی حصول

راہِ حبش لی پاتے ہی اذنِ شہِ زماں نجاشی سے پہنچ کے کہی ساری داستاں
ایمان لانے کا جو وتوصہ کیا بیاں نجاشی نے کہا اسے کرنا نہ اب عیاں
بعد اسکے لایا خود بھی وہ ایمان آپ پر
پر پاس سلطنت سے رہا دین مستتر

Marfat.com

ہجرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

بعد ان مہاجرین کے ابوبکر نامور تارک ہوئے وطن کے حبش کا کیا سفر
برک الغماد تک گئے تھے وہ نکو سیر اتنے میں راہ میں وَغِنہ کا ملا پسر

سردارِ قوم قارہ تھا جسدم سنا یہ حال
راہی حبش کی سمت ہیں بوبکر خوشخصال

یہ حال سنکے بولا وہ ! بوبکر خوش سیر ہجرت کرینگے مکے سے گر آپ بے بشر
سنسان ہوگا مکہ کسی روز سر بسر دیتا ہوں میں پناہ چلیں آپ لوٹ کر

آخر کو گھر گئے جو ابوبکر خوشخصال
ظاہر کیا پناہ دہی کا سب اسنے حال

بولا یہ بات سنتے ہی ہر ایک نابکار مجھکو تری پناہ دہی سے نہیں ہے عار
پر شرط ہے پڑھیں نہ یہ قرآں باآشکار ہوتے ہیں سنکے بچہ وزن میرے بیقرار

کچھ روز یونہیں پڑھتے رہے وہ نکو سیر
حاصل ہوا نہ لطف تلاوت انھیں مگر

مسجد برونِ خانہ کی آخر کو اک بنا کرتے تہجد اور نوافل وہیں ادا
پڑھتے جو شد و مد سے قرآن برملا ہوتے تھے قلب عورتوں بچوں کے شیفتا

کفار پر یہ امر ہوا جسدم آشکار
شاکی ہوئے بنِ وَغِنہ سے وہ نابکار

سنتے ہی اسنے آپ سے جاکر معاً کہا اس طرح آپ پڑھیئے نہ قرآن برملا
چھوڑینگے آپ اگر نہ یہ انداز یہ ادا میری پناہ آپ سے ہو جائیگی جدا

یہ سنکے بولے حضرت بوبکر خوشخصال
مجھکو پناہ دے گا خداوندِ ذوالجلال

بوبکر سے ملا جو اسے اس طرح جواب　　آیا پلٹ کے جانب کفار وہ شتاب
آنے کے ساتھ ہی کیا اُن سب سے یوں خطاب　　واقف ہوں اب اس امر سے کہ شیخ و شباب

بوبکر کا پناہ دہندہ نہیں میں اب
کی اختیار آج سے اسنے پناہ رب

یہ سنکے منتشر ہوئے سب حامیانِ شر　　خوش خوش گئے وہاں سے معاً اپنے اپنے گھر
بوبکر کو ہوا نہ خیال اس کا ذرہ بھر　　تا زیست فضل حق سے نہ پہنچا انھیں ضرر

حافظ ہو جسکی جان کا خلاق ذوالکرم
اس کو کوئی ستا سکے کس میں ہے اتنا دم

جب گذرے رفتہ رفتہ نبوت کو پنجسال　　اک دن صفا پہ جاتے تھے محبوبِ ذوالجلال　　سنہ ۶ نبوی
دیکھا کہ اک مقام پہ کفار بدخصال　　اک بُت کو پوجتے ہیں بلا شرم و انفعال

یہ دیکھتے ہی رنج ہوا شہ کو بیشتر
بولے قریشیوں سے معاً شاہ بحر و بر

صفا پر انداد بت پرستی

اللہ کے سوا نہیں معبود اے قریش　　مختار ہے وہ رنج دے بند و نکو یا کہ عیش
افسوس گمرہی میں پڑا ہے تمہارا جیش　　یہ سنتے ہی ولید کو آیا بہت ہی طیش

بوجہل بدسگال سے بولا وہ بدسیر
کرتا ہے میرے دین کی مذمت یہ سر بسر

بعد اسکے بت کو سر پہ اُٹھا کر وہ بدسیر　　آیا بسمت حضرت سلطان بحر و بر
آتے ہی ہم سخن ہوا پھر یوں وہ خیرہ سر　　تیرا خدا جو ہے رگِ جاں سے قریب تر

مجھکو دکھا میں دیکھوں وہ کیسا ہی رب ناس
میرے خدا کو دیکھ کہ حاضر ہے میرے پاس

Marfat.com

چپ ہو گئے یہ سنتے ہی سلطان انس و جاں کچھ دیر رک کے جب گیا وہ راس ملحداں
لائے حضور پھر وہی الفاظ بر زباں سنتے ہی لوٹ آیا وہ سردار مشرکاں
آکر اسی طرح ہوا حضرت سے ہمکلام
پر اس سے ہم سخن نہوئے سید انام

دیکھا جو اسنے چپ ہیں رسول فلک جناب جا کر جگہ پہ اپنی کیا بت سے یوں خطاب
شائق ہیں میری قوم کے یہ سارے شیخ و شاب ساحر اور اسکے دیں کی مذمت کرا ب شتاب
یہ سنکے بت کے بطن میں شیطاں سما گیا
کرنے لگا مذمتِ اسلام و مصطفا

حیراں ہوئے یہ سنتے ہی سلطان انس و جاں رنجیدہ ہو کے چلدئے آخر سوئے مکاں
اک گھر میں شب کو بیٹھے تھے باخیل مومناں آئی صدا اسلام کی کانوں میں ناگہاں
دیکر جواب آپنے پوچھا جو اس کا حال
بولا میں قوم جن سے ہوں اے شاہ خوشخصال

میں نے وقوعہ آج کا دیکھا ہے شاہ دیں کل پھر وہیں پہ جائینگے بدبخت ملحدیں
چلئے وہاں کل آپ بھی باخیل مسلمیں اسوقت خوار ہوگا گروہ معاندیں
میں بطنِ بت میں جا کے کرونگا بتوں کی ذم
پھر دین حق کی اور تری مدحت شہ امم

یہ بات کہہ کے وہ تو وہاں سے ہوا رواں گذری جو شب تو پہنچے شہ دیں معاً وہاں
اصحاب آنجناب بھی تھے سارے ہمعناں کچھ دیر بعد پہنچا جو خیل معانداں
دیکھا سبھوں نے بیٹھے ہیں سلطان مرسلیں
اور ساتھ میں ہیں آپ کے اصحابِ بایقیں

Marfat.com

یہ دیکھ کر ولید نے بت سے جو نہیں کہا پھر آج اسی طرح تو سُنا ذم مصطفا
یہ کہنا ہی تھا بت سے نکلنے لگی صدا بت پارۂ حجر ہے نہ سمجھو اسے خدا

دین محمدی کو کرو فوراً اختیار
توڑو بتوں کو چھوڑو دکفار کا شعار

سنتے ہی جل کے خاک ہوئے سارے ملحدیں پٹکا اٹھا کے بُت کو معاً بر سرِ زمیں
کہنے لگے بہم یہی اسدم وہ مشرکیں یہ شعبدہ ہے بس اسی ساحر کا بالیقیں

یہ کہہ کے آپ کو لگے دینے وہ گالیاں
تبلیغ دیں میں محو رہے پر شہ زماں

یہ دیکھ تاب لا یا نہ بوجہل بدشعار فوراً ہی اک لعیں کو بنا کر معینِ کار
حضرت سے بھڑ گیا کیا سر پہ کماں سے وار پہنچے مدد کو جیسے ہی اصحاب جاں نثار

فرمایا شہ نے صبر و تحمل سے کام لو
ان کور باطنوں سے نہ تم انتقام لو

یہ مار پیٹ ہو ہی رہی تھی اسی زماں عباس عم شاہ جو آ پہنچے ناگہاں
دیکھا کہ شہ ہیں تودۂ مشق ستمگراں منت کی در گذر کرو چھوڑو اب انکی جاں

لیکن نہ باز آیا ابوجہل بدگہر
بھڑکا رہے تھے اور اسے کفار خیرہ سر

یہ اشتعال دیکھ کے اک اور نابکار تلوار لیکے دوڑا سوئے شاہ نامدار
آیا جو بہر قتل ہوا بسکہ شرمسار ہاتھ اس کا جھک سکا نہ کہ کرتا وہ شہ پہ وار

باز آیا اپنے عزم سے جسوقت وہ لعیں
ہاتھ آیا جھک نیام میں کی اپنی تیغ کیں

Marfat.com

یہ دیکھتے ہی ہٹ گئے کفار بد نہاد چھوڑا انھوں نے بھی جو تھے آمادۂ فساد
جب دست دشمناں سے چھٹے سید العباد مغموم تھے حرم میں ہوئے آکے محو یاد
جسدم ملی خدیجۂ کبریٰ کو یہ خبر
دوڑیں پئے تجسس سلطانِ بحر و بر

آخر ہوا جو علم کہ کعبے میں ہیں حضور تیمارداری کو گئیں با قلب نا صبور
زخموں سے خوں غبار کیا پیرہن سے دور فارغ ہوئیں جو اس سے وہ سرمایۂ شعور
حکمِ رسولِ پاک سے گھر کو ہوئیں رواں
تنہا رہے حرم میں شہنشاہِ انس و جاں

اتنے میں آئے نزد شہنشاہ انس و جاں آئے ہوا و مہر و جبل کے موکلاں
کہنے لگے ہے حکم خداوند دو جہاں پوچھو مرے حبیبؐ سے جاکر اسی زماں
منشا ہو آپ کا کریں سب کو ابھی تباہ
رہنے نہ پائیں مکے میں کفار روسیاہ

ارشاد ہو جسے وہی لائے اسے بجا دم بھر میں جائیں سوئے جہنم سب اشقیا
یہ سن کے ان سے بولے شہنشاہِ انبیا طالب ہوں انکے واسطے کیونکر عذاب کا
رکھتے نہیں ہیں آنکھ یہ کفار خیرہ سر
ہر گز مجھے ستاتے نہ ہوتے جو با بصر

اس دن سے آئے تھے حضرتِ حمزہ پئے شکار آئے جو گھر تو ماں سے سنا شہ کا حال زار
پوچھا کہ بولب نہ تھا ہوتا معین کار ماں بولیں وہ لعیں تھا لعینوں کا جنبہ دار
پھر پوچھا حارث اور مقوم نہ تھے وہاں
زار و خجل نہ پہنچے پئے دفعِ دشمناں

Marfat.com

ماں نے کہا یہ چاروں تھے کفار کے معین نرغے میں ہر طرف سے تھے سلطان مرسلیں
غیروں سے بڑھ کے اپنے تھے یہ دشمنِ مبیں دیتے تھے اشتعال ہر اک کو زراہِ کیں
یہ سنکے پوچھا کیا نہ تھے عباس خوش اساس
پہنچے مدد کو کیوں ابو طالب نہ انکے پاس

ماں نے کہا نہ تھے ابو طالب مکان پر عباس تھے وہ پہنچے تھے سنتے ہی یہ خبر
چاہا بہت کہ دفع کسی طرح ہو یہ شر لیکن ہوئی نہ کوئی بھی تدبیر کارگر
مجبور ہو کے آخرش آئے سوئے مکاں
آکر انھیں نے مجھ سے کیا حال یہ بیاں

برہم ہوئے یہ سنتے ہی حمزہ ستودہ کام بولے کہاں کو جائینگے اعدائے بد قوام
جب تک کہ ایک ایک سے لونگا نہ انتقام آرام و خورد و نوش سبھی مجھپہ ہیں حرام
یہ کہہ کے آپ گھوڑے پہ فوراً ہوئے رواں
پہنچے وہاں جہاں تھا گروہ معانداں

دیکھا جو انکو ہو گئے سب مختل الحواس دہشت کے مارے آ نہ سکا کوئی انکے پاس
آتے ہی پوچھا کون ہے تم میں وہ بد اساس جسنے کئے ہیں ظلم محمدؐ پہ بے قیاس
یہ سنکے بولا انسے ابو جہل بد خصال
مارا ہے میں نے اور ہے اتنی کسے مجال

یہ سنکے آپ ٹوٹ پڑے اس لعین پر بھرتا بنایا خوب ہی اس کا زمین پر
فتحِ مبیں خدا نے جو دی مشرکین پر بیٹھے اچھل کے آپ اسیوقت زین پر
فوراً گئے وہاں سے سوئے مسجد حرام
دیکھا تو سر بسجدہ تھے گریاں شہ انام

Marfat.com

حضرت حمزہ سے

فرمایا السلام علیک اے بن اخی — سنکر سلام چپ سے ہے سلطان البطحی
بار دوم سلام کی تکرار پھر جو کی — پھر بھی رہے خموش ہی اللہ کے نبی
بار سوم جو پھر شہ دیں کو کیا سلام
متوجہ ان کی سمت ہوئے سید انام

قبول اسلام

فرمایا رو کے آپنے اے عم نامدار — کسکو سناؤں کون ہے شنوائے حال زار
اپنا پرایا کوئی نہیں میرا غمگسار — ہر فرد میری جان حزیں کا ہے خواستگار
ہمدرد اپنا جان کے ہوں کس سے داد خواہ
خبر درگہ خدا کہیں مجھکو نہیں پناہ

یہ سنکے بولے حضرت حمزہ نکو سیر — جسدم تجھے ستاتے تھے اعدائے بدگہر
افسوس ہے کہ میں نہ تھا حاضر مکا نپر — جو نہیں سنا ہی آتے ہی ہر اک کی لی خبر
اٹھے گا اب نہ کوئی اذیت کے واسطے
تو ڈر نہ میں ہی بس ہوں معیت کے واسطے

یہ سنکے بولے آپ سے شاہنشہ امم — ان سب کو قتل بھی کریں گر آپ یک قلم
اصلا خوشی نہ ہوگی مجھے عم محترم — جب تک کہ آپ پیش خدا سر کریں نہ خم
یہ سنکے بولے حضرت حمزہ ستودہ کام
اچھا مجھے سنا تو اترتا ہے جو کلام

یہ سنکے شاد ہو گئے سلطان مرسلیں — طٰہٰ کی چند آیتیں فورًا سنا ہی دیں
محویت اسکے سننے سے طاری ہوئی جونہیں — مومن کی بھی کچھ آیتیں پھر آپنے پڑھیں
ان آیتوں کا قلب پہ اتنا ہوا اثر
ایمان لائے سنتے ہی حمزہ نکو سیر

اعدا میں مشتہر ہوئی جسوقت یہ خبر — سنتے ہی حوصلے ہوئے ان سب کے پست تر
اب جاتے تھے جہاں کہیں سلطان بحر و بر — ہوتے تھے ہمرہی میں ید اللہِ خوش سیر

تبلیغِ دیں میں محو جو ہوتے شہ جہاں
پھرتے تھے گرد تیغ بکف عم مہرباں

دیکھا جو کافروں نے بگڑتا ہے دیں کا کام — بہر صلاح جمع ہوئے جملہ خاص و عام
ہونے لگا جو شورۂ دفع شہ انام — اٹھا ہر اک سے پہلے ابوجہل بد نظام

اٹھتے ہی بول اٹھا جو محمدؐ کا لائے سر
سو اونٹ کے سوا اسے بخشوں میں مال و زر

یہ وعدہ سن کے اٹھے بصد حوصلہ عمر — کہنے لگے کہ لاتا ہوں میں جا کے انکا سر
پر سامنے ہُبل کے تو اقرار مجھ سے کر — یہ سنکے اٹھ کھڑا ہوا فوراً وہ بدگہر

کعبے میں جا کے پیش ہبل کھائی جب قسم
فوراً ہی لیکے نکلے عمر خنجر دودم

آگے بڑھے تو مل گیا اک شہ کا جاں نثار — پوچھا کہاں کا عزم ہے با تیغ آبدار
بولے برائے قتل محمدؐ چلا ہوں یار — فرمایا یہ ارادہ نہ کر مرد ہوشیار

اہل خرد کے نزد ہے یہ خبط سر بسر
ایسا خیالِ خام نہ لا دل میں اے عمر

سنتے ہی یہ کلام عمر نے کیا خطاب — شاید کہ دین تو نے بھی بدلا ہے اے جواب
یہ سنکے اس صحابی نے انسے کہا شتاب — آبا کے دین پر ہوں میں اے جرأت انتساب

دلمیں خیال دینِ براہیم کا کیا
اسطرح اپنی جان کو ان سے بچا لیا

اسلام حضرت حمزہؓ پر کفار کی پت ہمتی

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

Marfat.com

ان سے جواب پاکے جو آگے بڑھے عمر بچھڑا اک آیا انکو یہ کہتا ہوا نظر
معبود کوئی بھی نہیں جز رب بحر و بر بھیجے ہوئے ہیں اسکے محمدؐ نکو سیر

پاکر اسے بھی شاہد شاہنشہ انام
بوجہل سے عمر نے کیا آکے یوں کلام

جاتا تھا میں تلاش محمدؐ میں جس زماں اک بچھڑا میں نے دیکھا شہادت میں تر زباں
بوجہل نے کہا نہیں ممکن یہ جانِ جہاں گر ایسا ہو بھی تو بھی نہ کرنا اسے بیاں

بولے عمر چھپا نہیں سکتا کسی طرح
دیکھا ہے جسکو جیسا کہونگا اسی طرح

یہ کہہ کے پھر تجسس شہ میں ہوئے رواں آگے ملے نعیم انھیں رہ میں ناگہاں
پوچھا کہ کس ارادے نے تجھکو کیا رواں بولے کہ فکرِ قتلِ محمدؐ ہے اسزماں

کہنے لگے حواس ذرا اپنے ٹھیک کر
کیا تیغ ہاشمی کی نہیں ہے تجھے خبر

یہ سنتے ہی بگڑ کے لگے کہنے یوں عمر شاید کہ تو رہا نہیں آبا کے دین پر
تیرا ہی قصہ پاک کروں کیوں نہ پشتیر وہ بولے اپنے گھر کی تو لے پہلے تو خبر

بہنوئی اور بہن بھی ترے میرے دیں پہ ہیں
جان اور دل سے صدقے شہِ مرسلیں پہ ہیں

بولے وہ کیونکر علم ہو بدلا انھوں نے دیں کہنے لگے نعیم وہاں پہنچے تو جو نہیں
بجری حلال کر کوئی گر ہیں وہ مومنیں تیرے ذبیحے کو نہیں کھائینگے بالیقیں

یہ سنتے ہی بہن کی طرف چل دئے عمر
پہنچے جو گھر پہ بند تھا اندر سے گھر کا در

اسوقت درس ہوتا تھا قرآن کا وہاں تعلیم سبکو دیتے تھے خباب نکتہ داں
دستک عمر نے در پہ جو دی جا کے ناگہاں دہشت سے زرد ہو گیا ہر ساکن مکاں

آخر مکاں کے گوشے میں خباب کو چھپا
آکر کیا سعید نے بابِ مکاں کو وا

آئے جو نہیں مکان میں کہنے لگے عمر کیا پڑھتے تھے سعید مجھے بھی کرو خبر
فرمایا ہمسخن تھے بہم اس سے پیشتر پڑھتے نہیں تھے کچھ بھی ہم اے اخ نامور

پڑھنے کا کھل چکا تھا مگر آتے ہی انپہ حال
یہ حیلہ سنتے ہی ہوا غصے کا اشتعال

قول نعیم پہ ہوئے آخر وہ کاربند فوراً ہی اُٹھ کے ذبح کی اک مادہ گوسفند
طیار جب کباب کئے اسکے دل پسند راضی ہوئے نہ کھانے پہ وہ دونوں ہوشمند

تبدیلِ دیں کا پھر تو معاً آگیا یقیں
لڑنے لگے سعید سے آخر زراہِ کیں

دیکھا جو ظلم بھائی کا حد سے گیا گذر پہنچیں بہن بچانے کو فوراً ہی دوڑ کر
لی غیظ میں بہن کی بھی اچھی طرح خبر جب زخم زخم ہو گیا جسم انکا سر بسر

بولیں تو چاہے جتنا ہو آمادۂ فساد
ممکن نہیں ہے مجھ سے کسی طرح ارتداد

جاں دونگی پر نہ چھوڑونگی اسلام اے عمر ان لفظوں کا نکلنا تھا دل پر پڑا اثر
ڈالی بہن پہ ایک محبت بھری نظر زخموں سے خوں رواں تھا بہت رو دیئے مگر

بعد اسکے بولے مجھکو سناؤ تو وہ کلام
اسوقت جسکو پڑھتے تھے تم سب بشوق تام

Marfat.com

یہ سنکے لائیں پھر وہ صحیفہ اسی زماں جو نہیں پڑھا کلام خداوندِ دوجہاں
فرطِ اثر سے رو دئے با چشمِ خونچکاں جب چاہا خود پڑھوں تو وہ بولیں کہ بھائی جاں
پڑھتا نہیں ہے اس کو مگر شخصِ پاک تر
یہ سنکے غسل سے ہوئے فارغ معاً عمر

پھر لیکے وہ صحیفہ لگے پڑھنے خود عمر کچھ آیتیں حدید کی تھیں جس میں پُر اثر
جب پڑھ چکے کہا یہ کلام بزرگ تر لاریب ہے کلام خداوندِ بحر و بر
خبابؓ پر جو حالِ تاثر ہوا عیاں
فوراً ہی گوشے سے نکل آئے اسی زماں

کہنے لگے عمر سے یہ آکر وہ نیک نام کل ملتجی تھے حق سے رسولِ فلک مقام
بوجہل یا عمر کوئی اے رب ذوالکرام ایماں سے بہرہ ور ہو تو سلجھے ہمارا کام
شاید دعا ہوئی وہ تمہارے لئے قبول
شاید تمہیں کو دولتِ اسلام ہو حصول

خباب سے یہ سنتے ہی کہنے لگے عمر اسدم کہاں ملیں گے شہنشاہ بحر و بر
بولے ہمارے ساتھ چلو چلتے ہو اگر ہم لیچلیں جہاں ہیں وہ ہادی خوش سیر
یہ سنتے ہی معاً وہ ہوئے ان کے ہمخرام
ارقم کے گھر پہ پہنچے جہاں تھے شہِ انام

پہنچے وہاں تو بند تھا اندر سے وہ مکاں حضرت پناہگیر تھے با خیلِ مومناں
دستک عمر نے دی جو پہنچتے ہی ناگہاں سنتے ہی فکرمند ہوئے شہ کے پیرواں
بولے یہ حال دیکھ کے حمزہؓ نکو سیر
یا رد و ڈرو نہ میں ہی ہوں کافی پئے عمر

یہ کہہ کے چاہتے ہی تھے کھولیں مکاں کا باب　　فرمایا مصطفےٰ نے کہ کیوں جائیں آنجناب
انکو بٹھا کے خود ہی اُٹھے شاہِ خوشخطاب　　بابِ مکاں کو کھولدیا جاتے ہی شتاب
دیکھا تو آستانے پہ موجود ہیں عمر
فرمایا کس ارادے سے آیا بیان کر

کی عرض اے رسول خدا سیدِ انام　　ایمان لانے کیلئے آیا ہے یہ غلام
یہ کہہ کے خود ہی پڑھ لیا کلمہ بشوق تام　　ایماں سے انکے آپ ہوئے اتنے شادکام
برجستہ لب پہ کلمۂ تکبیر آگیا
قلبِ حزیں پہ ابرِ مسرت کا چھاگیا

اصحاب نے جو نعرۂ تکبیر کو سنا　　سنتے ہی سب کے سب ہوئے ہمصوت مصطفا
اس شد و مد سے اٹھی جو تکبیر کی صدا　　مکے کا جو پہاڑ تھا ہر ایک گونج اُٹھا
اس واقعے کی سبکو بحد ے خوشی ہوئی
ہوتی نہ کیوں۔ قبول دعائے نبی ہوئی

ایمان لاتے ہی ہوئے یوں شہ سے ہمکلام　　اب کتنے آپکے ہوئے پیرو شہِ انام
بولے چہل کا ہندسہ تم پر ہوا تمام　　کہنے لگے یہ سنتے ہی فاروق نیکنام
کفار پوجتے ہیں بتوں کو بآشکار
ہملوگ کیوں چھپا کے کریں یاد کردگار

یہ کہہ کے سوئے کعبہ چلے حضرتِ عمر　　اور انکے ساتھ ساتھ چلے شاہ بحر و بر
دیکھا جو مومنوں نے چلے آپ بھی ادھر　　سب پیچھے پیچھے ہولئے بے خوف بے خطر
کفار کے قریب جو یوں پہنچے شاہ دیں
سمجھے اسیر ہوگئے باغی مسلمیں

یہ دیکھتے ہی خوش ہوئے ازبس وہ بدگماں لیکن خوشی کا انکی ہوا خون اسی زماں
پہنچے جونہیں جنابِ عمر شہ کے ہمعناں بوجہل سے کہا کہ سُن اے راس ملحداں
میں نے کیا ہے آج سے اسلام کو قبول
ہشیار ہوکے رہنا اب اے دشمنِ رسولؐ

ایذا دہندگانِ محمدؐ ہیں جس قدر ایذا دہی پہ باندھینگے اب بھی اگر کمر
چُن چُن کے مار ڈالے گا اک ایک کو عمر روئے زمیں پہ پا نہ سکیں گے کہیں مفر
گر خیر چاہیں داخلِ دینِ الٰہ ہوں
پچھتائینگے نہ کفر کے ہاتھوں تباہ ہوں

بعد اسکے بولے دیکھ ابوجہلِ بدگہر اسلام حق ہے دیں ترا باطل ہی سربسر
چھوڑ اس کو اور ہو متبعِ سیدالبشر دارین کی فلاح اسی پر ہے منحصر
ورنہ یہ تیغ پہلے پیئے گی ترا لہو
اور ونکی تیرے بعد سے ہوگی جستجو

یہ سنکے بولا آپ سے خطابِ بدقوام دیوانہ تو ہوا ہے کہ کرتا ہے یوں کلام
یا کر گیا ہے سحر محمدؐ کا تجھپہ کام بہتر ہے آج قصہ ہی کردوں ترا تمام
تکذیب تا کہ پھر نہو میرے خداؤنکی
جرأت نہ کرسکے کوئی ایسی خطاؤنکی

خطاب کی زبان سے نکلا جو یہ سخن فاروق سنتے ہی ہوئے یوں اس سے حرفزن
لانا نہ اب زبانپہ یہ الفاظِ دلشکن کر اختیار دینِ خداوند ذوالمنن
یہ سنکے آگ ہوگیا خطاب بدگہر
بولا کہ موت آہی گئی تیری کیا عمر

Marfat.com

یہ سنکے آپ ہو گئے غصے سے بیقرار　　کھینچی معاً نیام سے شمشیر آبدار
دیکھا جو گرم ہوتا ہے میدانِ کارزار　　بوجہلِ بدسگال معاً ہو گیا فرار

آمادہ بھاگنے ہی پہ تھا یہ بھی بدسیر
لیکن قضا تھی ملتی اسے کس طرح مفر

فاروق نے لپک کے کیا قصہ ہی تمام　　سوئے جہیم پہنچا اسی دم وہ زشت کام
اس واقعے سے ہو گئے مرعوب خاص و عام　　بھاگے وہاں سے سارے عدوئے شہِ انام

کہتے تھے اسنے کاٹا جو خطّاب ہی کا سر
کب قتل سے ہمارے کریگا یہ درگذر

پھر وہ چلے وہاں سے سوئے مسجدِ حرام　　ہمرہ تھے مسلمین و جناب شہ انام
جاکر وہاں نماز پڑھی باصد اہتمام　　ہو کر نڈر شریک ہوئے سارے خاص و عام

ہر رکنِ دیں علانیہ کرنے لگا ادا
برپا کیا گروہِ معاند میں تہلکا

ہونے لگا جو دائرۂ دیں وسیع تر　　ایماں سے بہرہ یاب ہوئے حمزہ و عمر
شہ نبوی
کے کے مشرکین کو پیدا ہوا خطر　　کہنے لگے بہم یونہیں غافل رہے اگر
عہد نامۂ کذا
دینِ محمدی کو کریگے سب اختیار
بابتہ قطع تعلقات
آباکے دین کا نہ رہے گا کچھ اقتدار

آخر کو سوچتے ہی تباہی کی ان کی راہ　　اسطرح ہمسخن ہوئے باہم وہ روسیاہ
محصور کر لو سب کو کہ تاہوں یہ سب تباہ　　ہم سب کے واسطے ہے یہی صورت رفاہ

جب یہ صلاح ہو گئی کفار میں بہم
آئی اک عہدنامے کی پھر نوبتِ رقم

Marfat.com

جو جو شرائط اسمیں ہوئیں درج اسزماں — وہ سب ضرر رساں ہی نہ تھیں بلکہ جانستاں
لکھا تھا اسمیں جتنے عرب کے ہیں سا کنا ں — ہاشم کے خاندان سے گریزاں ہیں ہر آں

بیع و شراء و داد و ستد سب ہوں انسے بند
ہرگز کرے نہ ان سے قرابت کوئی پسند

ہو ہمکلام بھی نہ کوئی ساکنِ حجاز — رسم سلام کا بھی نہ رکھے کوئی جواز
ہر اک معاملے میں رہے ان سے بے نیاز — نکلیں گے ان کے دل سے جبھی یہ غرور و ناز

تنگ آکے بہر قتل محمدؐ کو دیں گے جب
ملجائے گا خوشی سے پھر اسدم ہر اک عرب

لٹکایہ عہد نامہ جو کعبے کے باب پر — ہاشم کی آل سے ہوا نافر ہر اک بشر
مجبوراً آخرش ابو طالب بکوہ سیر — دن زندگی کے کرنے لگے شعب میں بسر

ہمرہ تھے شاہ دین و تمام انکے پیرواں
اور ہاشمی و مطلبی ہر دو خاندان

شعب میں جانا

سہ سال تک رہے سب اُسی شعب کے میاں — برگِ طلح چباتے رہے جوع کے زماں
سہ حضرت سعد وقاصؓ کے پسر جو تھے یوں کرتے تھے بیاں — اکبار چرم خشک جو ہاتھ آیا ناگہاں

فوراً ہی دھو کے آگ پہ بھونا اُسے بشوق
پھر پانی کی مدد سے اسے کھالیا بذوق

کہتے تھے ابن سعد جب اطفال خردسال — ہوتے تھے فرط جوع سے بیتاب و رنڈھال
سُن سُن کے انکی گریہ کو کفار بدسگال — ہوتے تھے فرطِ کینہ سے ازبسکہ شادحال

پر بعض رحم کرتے تھے جو تھے کرم شعار
فاقہ کشی کو سنتے ہی ہوتے تھے بے قرار

Marfat.com

اک روز کا ہے ذکر حکیم نکو سیر جو حضرتِ خدیجہ کے بھائی کا تھا پسر
ہمراہ اک غلام کے گندم کسی قدر بھجوا تا تھا خدیجہ کی جائے قیام پر
رستے میں مل گیا اسے بوجہل بدگماں
معلوم کرکے روکتا تھا راس بلحداں

جا پہنچا اتفاق سے بوالبختری اُدھر مانع جہانپہ ہوتا تھا بوجہل خیرہ سر
سنکر یہ واقعہ اُسے رحم آیا حال پر بولا کہ جانے دے نہیں یہ ظلم خوب تر
کہنے سے اسکے دب گیا بوجہل بدخصال
ورنہ خدیجہ تک اسے جانا ہی تھا محال

گذرے جو اس طرح کے مضائقہ سی تین سال آیا شکست عہد کا بعضوں کو خود خیال سنہ نبوی
ہشام تھا جو مردِ نکو بخت خوشخصال ہاشم کے خاندان سے رکھتا تھا اتصال شعب سے
پوشیدہ بھیجا کرتا تھا غلہ بھی اسزماں باہر آنا
اکدن گیا زبیر کے گھر وہ نکو نشاں

کہنے لگا زبیر سے جاکر وہ نیکنام تمکو گ کھا رہے ہو یہاں بہتریں طعام
ماموں کے کھانے کا بھی ہی کچھ شعب میں نظام غیرت سے کام لو یہ ہے کھانا تمھیں حرام
لازم نہیں ہے زیست گذارو بایں اُصول
بگڑیں بلا سے تم سے یہ اعدائے بوالفضول

ہشام کو زبیر نے فوراً دیا جواب تنہائی مجھکو ہوتی نہ مانع اگر جناب
کرتا معاہدے کے میں ٹکڑے ابھی شتاب ہشام نے کہا چلو تم ہم ہیں ہمرکاب
طے کرکے پھر یہ امر وہ دونوں نکو سیر
مطعم بن عدی سے ملے جاکے زود تر

Marfat.com

مطعم بن عدی جو ہوئے انکے ہمخیال　　زمعہ و بختری کو بنایا شریک حال
روز دوم سحر کو وہ پانچوں تکوخصال　　بابِ حرم پہ پہنچے بصد جوش و اشتعال

سکّانِ مکہ سے کیا جاتے ہی یہ خطاب
اے اہلِ مکہ کرتے ہو کیوں ظلم بیحساب

صد حیف عیش سے کرو تم زندگی بسر　　اور ہاشمی حیات گذاریں گرسنہ تر
مبنی یہ عہد نامہ ہے لاریب ظلم پر　　اسطرح سنگدل ہو مناسب نہیں بشر

جب تک نہ چاک ہوگا یہ مکتوبِ پُرستم
خاموش گھر میں رہ نہ سکیں گے کبھی بھی ہم

یہ سنکے بولا انسے ابوجہل بدسگال　　ممکن نہیں یہ امر کسی کی ہے کیا مجال
زمعہ یہ سنکے بولے تو جھوٹا ہے بدخصال　　جب لکھتے تھے اسے ہمیں جب بھی تھا قبول قال

زمعہ تمام کر نہ چکے تھے ابھی یہ بات
مطعم نے چاک کر دیا فوراً بڑھا کے ہات

بعد اسکے مطعم عدی و زمعہ سے دلیر　　ہشام اور زبیر و ابوالبختری سے شیر
سج کر سلاح پہنچے وہاں بیدرنگ و دیر　　اسطرح آئے شعب سے وہ زندگی سی سیر

ایذائے بیشمار سے جب مل گئی نجات
حاسد مل کے رہ گئے حسرت سے اپنے ہات

ابوطالب کی وفات

بیرونِ شعب آئے جو سلطانِ انس و جاں　　کچھ دن بچے رہے ز ستمہائے کافراں
لیکن فلک نہ دیکھ سکا شہ کو شادماں　　سوئے عدم چلے ابوطالب سے مہرباں

دیکھا جو حال نزع ہوا رنج بیشتر
پر مرضی خدا سے تھے مجبور سر بسر

کہنے لگے چچا سے شہنشاہ بحر و بر — اب بھی الوہیت کے مقر ہوں جناب گر
شاہد ہوں اس کا پیش خدائے بزرگتر — لیکن وہاں پہ بیٹھا تھا بوجہل بد سیر

بولا پدر کے دین سے کیا ہوگے مجتنب
کیا چھوڑ دوگے پیروی عبدِ مطلب

ابوطالب کا عدم قبولِ اسلام

بولے پدر کے دیں پہ میں کرتا ہوں انتقال — بعد اسکے بولے آپ سے لے ابنِ خوشخصال
تیرے سخن میں مجھکو نہ تھی جائے قیل و قال — صرف اتنا کر رہا ہوں میں لے جانِ جاں خیال

تبدیل دیں کروں تو ہنسیں گے قریش سب
باہم گر کہیں گے گیا موت سے یہ دب

یہ سنکے بولے آپ سے سلطانِ انس و جاں — میں خیر چاہوں آپکا اے عم مہرباں
مانگونگا میں دعا پئے بخشش بدل بجاں — جب تک مجھے نہ روکے گا خلاق دو جہاں

راوی ہیں یوں بخاری و مسلم نکو سیر
لیکن مخالف اسکے ہیں اسحاق کے پسر

ابوطالب کا قبولِ اسلام

کہتے ہیں اسطرح بنِ اسحاق نکتہ داں — عالم تھا نزع کا ابوطالب پہ جبر ناں
ہلتے تھے لب میانِ دہن چلتی تھی زباں — عباس جو تھے اندنوں برکیش کافراں

فوراً لگا کے کان مخاطب ہوئے جو نہیں
جاری تھا لب پہ کلمۂ طیب بصد یقیں

سنتے ہی بولے آپسے وہ معدلت شعار — پڑھتے ہیں تیرا کلمہ یہ اے ابنِ نامدار
یہ سنکے شاد ہوگئے محبوب کردگار — شاکر ہوئے بدرگہ رب کریم و بار

شہ کی رفاقت اور اعانت کا تھا اثر
حق نے جو مرتے دم کیا ایماں سے بہرہ ور

مصنف کی زبانی

انکے قبولِ دیں میں ہے واقع وہ اختلاف — کچھ امر واقعہ کا نہیں ہوتا انکشاف
پر انکی خدمتوں کا ہر اک کو ہے اعتراف — شاید ہوا ہو کفر سے دل انکا پاک و صاف

ضائع کرے گا کیسے خدا اسکی نیکیاں
تا زیست جو رہا ہو معینِ شہِ جہاں

خدیجہ الکبریٰ کی رحلت

اس غم کے بعد شہ کو ہوا دوسرا یہ غم — راہی ہوئیں خدیجۂ کبریٰ سوئے عدم
مونسِ رہا اب انِ سا نہ مشفق مثال عم — دونوں کے غم سے قلب ہوا خون یک قلم

حق کے سوا رہا نہ کوئی شہ کا غمگسار
پیرو سب اپنی اپنی جگہ پر تھے سوگوار

حضرت کا سفر طائف

دنیا سے جب کیا ابو طالب نے انتقال — ہو کر نڈر ستانے لگے سارے بدخصال
دیکھا جو مکے والوں نکا ممدوح نے یہ حال — تبلیغِ دیں کا یاس سے بدلا معاً خیال

آخر وہاں سے جانب طائف ہوئے رواں
زید ابنِ حارثہ ہوئے ہمراہ و ہمعناں

تبلیغ اسلام

طائف میں تھے بڑے بڑے اربابِ ثروت اثر — آل عمیر انمیں تھی ممتاز و مفتخر
پہنچے وہاں جو حضرتِ سلطانِ بحر و بر — آل عمیر سے ملے جاتے ہی پیشتر

اک نے کہا بنایا تجھے حق نے گر نبی
کعبے کا اسنے چاک کیا پردہ واقعی

بعد اسکے دوسرے نے کیا شہ سے یوں کلام — تو ہی تھا جو خدا کی سفارت کا کرتا کام
بعد اُسکے بولا تیسرا بدبختِ بد قوام — تجھ سے کلام کرنا بہر طور ہے حرام

صادق ہے تو۔ تو میں نہیں کچھ ایسا بے ادب
کاذب ہے تو تو قابلِ گفتار ہی ہے کب

Marfat.com

ان ملحدوں نے کی نہ اسی پر کچھ اکتفا　　طائف کے بد معاشوں کو بلوا کے کہدیا
دیکھو جہاں ستاؤ انھیں مل کے خوب سا　　سنتے ہی اسپہ تل گئے وہ سارے اشقیا

اکدن اُدھر سے گذرے جو محبوبِ کردگار
برسائے سنگ پائے مبارک پہ بے شمار

ذوبت یہ آئی ہو گئے نعلین خوں سے تر　　زخموں سے چور چور ہوئے سید البشر
جب فرطِ خستہ حالی سے بیٹھے زمین پر　　پیچھے پڑے پھر آپ کے اعدائے بدگہر

تنگ آکے جب وہاں سے چلے شاہِ مرسلیں
پتھر لگاتے ساتھ ہوئے سارے ملحدیں

رستے میں دیتے جاتے تھے دشنام بدزباں　　لڑکے جو ساتھ میں تھے بجاتے تھے تالیاں
پہنچے جو اُس مقام پہ سلطانِ انس و جاں　　عُتبہ کا ایک باغ تھا انگور کا جہاں

جاتے ہی ٹیٹو نمیں ہوئے شہ پناہ گیر
مطلب تھا پھر نہ چھیڑے کوئی مردمِ شریر

عتبہ کی جو نہیں خسرِ دیں پر پڑی نظر　　رحم آیا اسکو آپکے حالِ شکستہ پر　　عداسؓ کا
فوراً ہی ایک خوشۂ انگور توڑ کر　　کشتی میں بھیجا ہمرہِ عداس خوش سیر　　قبولِ اسلام

بسم اللہ کرکے کھانے لگے حبیبِ شہ جہاں
عداس بولا کس کا لیا نام اسنے ماں

میں نے یہاں سُنا نہیں اب تک کبھی یہ نام　　یہ سنکے بولے اس سے جنابِ شہِ انام
گھر ہے جہاں تمہارا وہ ہو کونسا مقام　　کی عرض نینوا کا ہے باشندہ یہ غلام

یہ سنکے اس سے بولے شہنشاہ البطحی
رہتے تھے جس مقام پہ یونس مرے اخی

Marfat.com

یہ سنکے بولا آپ سے عدّاس خوش سیر یونس ہیں کیسے بھائی مجھے دیجئے خبر
بولے ہماری طرح تھے وہ بھی پیامبر یہ سنکے پوچھا آپ کا اسم بزرگتر
فرمایا شاہ دیں نے محمدؐ ہے میرا نام
مکہ مری ولادت و بعثت کا ہے مقام

یہ سنکے بولا آپ سے عداس نیکذات دیکھی ہیں میں نے آپکی انجیل میں صفات
مدت سے منتظر تھا میں اے شاہ کائنات یہ کہہ کے بہرہ ور ہوا ایماں سے چھے ہات
ابنِ ربیعہ دیکھ رہا تھا یہ ماجرا
کہنے لگا فریب میں تو ان کے آگیا

وہ بولا یہ نہیں کوئی مکار و جعل ساز پیغمبرِ زمانہ ہیں یہ مردِ پاکباز
بعثت پہ انکی ناز کرے جس قدر حجاز بیجا نہیں بجا ہے سراسر یہ اس کا ناز
قسمت سے میری مل گئے مجھکو یہ خوش سیر
بعثت کی انکی پہلے سے مجھکو نہ تھی خبر

رجب سنہ ۱۰ نبوی — قبولِ اسلام

بعد سکوں وہاں سے چلے جب شہِ انام پہنچے تھے بطنِ نخلہ تک آپہنچا وقت شام
آخر وہیں شہِ دوجہاں نے کیا قیام مکے سے فصل رکھتا ہے اکدن کا وہ مقام
پڑھنے لگے نماز جو سلطانِ بحر و بر
گذرے اُدھر سے چند اجنہ انکو سیر

سنکر کلامِ حضرتِ خلاقِ انس و جاں وہ سب کے سب ٹھہر گئے پہنچے جو نہیں وہاں
فارغ ہوئے نماز سے جب شاہ دوجہاں تبلیغِ دینِ حق لگے کرنے اسی زماں
ایمان لائے آپ پہ پہلے وہ خوش سیر
پھر جاکے قوم کو بھی کیا دیں سے بہرہ ور

Marfat.com

چلکر وہاں سے پہنچے حرا سید انام — بھیجا وہاں سے ابنِ عدی کی طرف پیام
ہوگے مرے معین جو کروں مکے میں قیام — یہ سنکے اپنے بیٹوں سے بولا وہ نیک نام

سج کر سلاح سوئے حرا ہوا بھی رواں
لاؤ محمدِ عربی کو بصد اماں

یہ سنکے پہنچے سوئے حرا اس کے سب پسر — ہمراہ انکے چلدئے سلطانِ بحر و بر
مکے میں پہنچے جونہیں وہ شاہِ نکو سیر — ابنِ عدی بھی ساتھ چلا شہ کے۔ اونٹ پر

حضرت کا طائف سے مکہ آنا

باب حرم پہ پہنچے تو تھے جمع کافراں
بولا ابنِ عدی انھیں دیتا ہو نہیں اماں

اندر حرم کے پہنچے جو شاہِ ہنشہ انام — پڑھکر نماز گھر گئے شب کو کیا قیام
وقت سحر سے پھر چھڑا تبلیغ دیں کا کام — اس مرتبہ تھا پہلے سے بھی بہترین نظام

میلوں میں دنگلوں میں پہنچتے تھے آنجناب
کرتے تھے سعی دیں کی اشاعت میں بیحساب

پر ساتھ ساتھ جاتا تھا مردود بولہب — تقریر آپ کرتے تھے تبلیغ دیں پہ جب
کہتا تھا سنکے شور حمالۃ الحطب — آئے نہ اسکے کہنے میں ہرگز کوئی عرب

مرتد ہوا ہے دینِ اب و جد سے سر بسر
کرتا ہوں میں ہر ایک کو آگاہ و باخبر

اُس سال آیا حج کا جو دور سعید تر — پھر شہ کو متہم لگے کرنے وہ خیرہ سر
مطلب تھا دین حق سے نہ کوئی بہرہ ور — لیکن جو خوش نصیب تھے آپہنچے دوڑ کر

طفیل کا قبول اسلام

آیا چنانچہ یونہیں طفیل بنو اساس
ان ملحدوں کی روک کا کچھ بھی کیا نہ پاس

Marfat.com

اسوقت پڑھ رہے تھے شہِ دیں نماز شام یہ دیکھکر ٹھہر گیا وہ مرد نیک نام
آواز سے پڑھا جو نہیں اللہ کا کلام فرطِ اثر سے ہو گیا سنتے ہی وہ غلام
پڑھ کر نماز جو نہیں چلے جانب مکاں
فوراً عقب میں آپکے وہ بھی ہوا رواں

داخل ہوئے مکانمیں جب شاہ بحر و بر حضرت سے اذن خواہ ہوا وہ نکو سیر
سنکر گذارش اس کی معاً سید البشر لائے مکاں میں بخشی اُسے جائے مفتخر
پھر پوچھا اس سے آئے ہو تم کسلیئے یہاں
یہ سنکے اسنے شہ سے کیا حال سب بیاں

حب اُسنے شہ پہ حال کیا اپنا آشکار بولے یہ اس سے سنکے رسول کرم شعار
ہے از دیادِ کفر سے ان سب کا حال زار تعلیم انکو دیتا ہی رہتا ہوں بار بار
پڑتا نہیں ہے انپہ مگر اس کا کچھ اثر
دل ہے ہر ایک شخص کا آہن سے سخت تر

یہ کہکے اُس سے بولے شہنشاہِ مرسلیں برحق ہے اے طفیل بلاشبہ میرا دیں
توحیدِ حق کا میری نبوت کا کر یقیں زیبا نہیں تجھے کرے تقلید مشرکیں
یہ سنتے ہی معاً کیا اسلام کو قبول
فرمانبرِ رسولؐ ہوا وہ نکو اُصول

خاندان و اکثر اہل قبیلہ طفیل سا قبول اسلام

بعد اسکے جب مدینے میں پہنچا وہ خوش سیر پہلے تو سارے گھر کو کیا دیں سے بہرہ ور
ڈالا پھر اپنے اہل قبیلہ پہ بھی اثر تھوڑے سے لوگ رہ گئے آبا کے دین پر
طیبہ میں بھی اشاعتِ دیں ہو گئی شروع
ہونیلگے وہاں کے بھی افراد اب رجوع

Marfat.com

جس وقت یازدہ سن نبوی ہوا واں — بی عائشہ سے شہ نے کیا عقد اسزماں — ۱۱ سنہ نبوی
بعد اسکے دیں پہ آئیں جو سودہؓ بکوشاں — لائے انھیں بھی عقد میں شاہنشہِ زماں — بی عائشہؓ و سودہؓ

چمکا نصیب عقدِ شہ دیں میں آگئیں
خوش بخت تھیں سعادتِ دارین پاگئیں

آل حنیفہ جبکا یمامہ میں تھا قیام — راہی ہوئے اُدھر شہِ دیں سید انام — آل حنیفہ کی
جاکر سنایا انکو جو اللہ کا کلام — بگڑے زبسکہ سنتے ہی وہ سارے زشت کام — بے التفاتی

یہ دیکھتے ہی آئے پلٹ شاہِ مرسلیں
پہنچے وہاں سے پھر بنی شیبان کے قریں

ہمراہِ آنجناب تھے بوبکرِ نیک نام — پہنچے جونہیں جناب رسولِ فلک مقام — مفروق کا
مفروق سے یہ بولے رفیقِ شہ انام — مشہور جس نبی کی خبر تھی بخاص وعام — معذرانہ جواب

واللہ وہ رسولِ مکرم ہیں آپہی
لازم ہے صدقِ دل سے انھیں مانو تم نبیؐ

یہ سنتے ہی ہوا وہ شہ دیں سے ہمسخن — کن باتوں کو سکھاتے ہیں آپ اے عزیز من
یہ سنکے شاہِ دیں ہوئے یوں اس سے حرفزن — واحد ہے لاشریک ہی وہ رب ذوالمنن

معبود اس کو جانو سمجھ لو مجھے نبی
لُبِّ لُباب ہے مری تعلیم کا یہی

انعام کی کچھ آیتیں پھر آپ نے پڑھیں — جو پُر تھیں سود مند نصائح سے بالیقیں
سنتے ہی بولا وہ پسِ تحسین و آفریں — آبا کا دفعتہً نہیں چھٹ سکتا مجھسے دیں

اسکے علاوہ ہوں تہِ حکم شہِ عجم
کیوں کر میں کرسکوں سرِ تسلیم اپنا خم

Marfat.com

یہ سنکے راستگوئی کی دی شہ نے اسکو داد　　بعد اسکے بولے اس سے شہ دیں بصد وداد
حامی ہے اپنے دین کا خود خالق عباد　　توسیعِ دیں کی مجھ سے اُسے فکر ہے زیاد
یہ کہہ کے پھر ہوئے شہِ دیں اسطرف رواں
رہتا تھا جسطرف بنی عامر کا خاندان

پہنچے وہاں جو جاکے رسولِ کرم شعار　　تبلیغِ دیں پہ کی جو نہیں تقریر زور دار
سنکر کلام حضرتِ محبوبِ کردگار　　بولا فراس انمیں جو تھا مردِ پختہ کار
آئیں یہ اختیار میں میرے اگر کہیں
کردوں تمام عرب کو مسخر میں بالیقیں

پھر بولا اس کا عہد کرو مجھ سے استوار　　بخشے خدا عرب پہ اگر تم کو اقتدار
ہوگا مجھی کو بعد تمھارے ہر اختیار　　بے فائدہ نہ ہوگا تمھارا میں جنبہ دار
یہ سنکے بولے اس سے شہنشاہِ کائنات
میں اس کا عہد کیا کروں جو ہو خدا کے ہات

یہ سنکے بولا شہ سے وہ طماع مال وزر　　پھر کیوں ہر اک عرب کی عداوت لوں اپنے سر
پایا جو اس سے شہ نے جواب ایسا خشک تر　　لوٹ آئے خسرو دو جہاں فوراً اپنے گھر
تبلیغ دیں میں یوں جو ہوئے محو شاہِ دیں
دھو دھو کے ہاتھ پیچھے پڑے سارے ملحدیں

اکدن حرم میں پڑھتے تھے سلطان دیں نماز　　حاضر تھے ملحدوں کے بھی سرمایگان ناز
اتنے میں بول اُٹھا ابوجہل کینہ ساز　　لائے شتر کی اوجھ کوئی ساکنِ حجاز
گردن میں انکی ڈالونگا جب سر جھکائینگے
یہ اپنی حرکتوں سے جبھی باز آئینگے

یہ سنکے اوجھ لایا معاً عقبہ لعیں — اسوقت سر بسجدہ تھے سلطانِ مرسلیں
گردن میں شہ کی ڈالدی فوراً ازراہِ کیں — یہ حال دیکھکر ہوئے خوش لبکہ ملحدیں
پہنچی جو گوش فاطمہ زہرا میں یہ خبر
با وصف کم سنی ہوا غم - آئیں دوڑکر

دیکھا تو سر بسجدہ ہیں محبوب ذوالجلال — اوجھ آپکے گلے میں لعینوں نے دی ہے ڈال
یہ دیکھکر زبس ہوئیں محزون و پُر ملال — فوراً لیا گلوئے پدر سے اُسے نکال
پھر وہ تو کوستی ہوئیں عقبہ کو پہنچیں گھر
پر آنجناب اُف بھی نہ لائے زبان پہ

حد سے ہوئے بروں جو ستمہائے مشرکیں — خباب آئے نزدِ شہنشاہِ مرسلیں — آنحضرت کی
کہنے لگے حضور سے آکر وہ خوش یقیں — بہتر نہیں سکوت اب اے فخرِ عالمیں — پیشینگوئی
بیحد ستا رہے ہیں اب اعدائے روسیاہ
لازم ہے بد دعا سے انھیں کیجئے تباہ

سُنتے ہی سُرخ ہو گیا فوراً رُخ خباب — خباب سے بغصہ کیا آپ نے خطاب
گذرے ہیں تم سے پہلے بہت ایسے شیخ و شاب — آرے چلے ہیں جنپہ پسِ ظلمِ بیحساب
تاہم وہ اپنے فرض سے آرے نہیں ہیں باز
عالِم رہے بحکم خداوندِ بے نیاز

میرا بھی کام پورا ہی کردے گا کردگار — اکدن وہ وقت آئیگا از فضلِ ربِّ بار
ضعاسے گر کرے گا سفر اک شتر سوار — بیخوف جائیگا حضرموت تک وہ یار
اسکو سوا خدا کے کسی کا نہ ہوگا ڈر
تنہا کرے گا طے رہ دور و دراز تر

پیشینگوئی کا صادق آنا

آخر کو پورا ہی ہوا یہ قولِ شاہِ دیں — بے خوف چار سمت لگے پھرنے مسلمیں
خطرہ تھا رہزنوں کا نہ تھا خوفِ مشرکیں — رکھتے تھے صرف خوفِ خداوندِ عالمیں
ہر سمت سکہ بیٹھا تھا نام اللہ کا
بجتا تھا کوس دینِ رسالت پناہ کا

رؤسائے قریش کا مشورہ

ایذائیں دیکے تھک گئے جب بانیانِ شر — تبلیغِ دیں سے باز نہ آئے شہ رسل
تدبیر جب ہوئی نہ کوئی ان کی کارگر — پھر باندھی قتلِ شہ پہ ابوجہل نے کمر

رؤسائے مکہ کا مشورہ

انعام مشتہر کیا پھر بہرِ قتلِ شاہ
آمادہ پر ہوا نہ کوئی خصم روسیاہ

چاہ بدر

دیکھا جو یہ بھی بازی ہوئی جارہی ہے مات — انعام پر بھی قتل کو اٹھتا نہیں ہے ہات
سوچا کہ کیا کروں معاً آئی یہ دلمیں بات — اک چاہ کھودا جائے سرِ رہ جو آئے رات
آتے ہی اس خیال کے ازبس ہوا وہ شاد
گرنے کا اپنے علم نہ رکھتا تھا بدنہاد

آخر بلا کے چاہ کنوں کو بوقتِ شام — حکم اسنے دیدیا بنے جلد ایک چاہ خام
حکم اسکا پاکے کرنے لگے چاہ کن جو کام — گذری تھی نیم شب کہ ہوا کھود کے وہ تمام
طیار کھود کے ہو گیا آخر جو نہیں وہ چاہ
بچھوا کے پتلی لکڑیاں ڈلوادی خاک راہ

پھر چہ سے اتنی دور پہ بٹھلائے کچھ بشر — جسجا سے سن لیں گر نکی آواز سر بسر
بٹھلا کے انکو جمع کرائے معاً حجر — بعد اسکے بولا گر پڑے اس میں کوئی اگر
ان پتھروں سے مل کے کرو اس کو سنگسار
چلانے پر بھی اسکے نہ باز آؤ زینہار

Marfat.com

یہ کہہ کے وہ لعیں تو گیا جانبِ مکاں　　بیدار ہو کے شہ سوئے مسجد ہوئے رواں
واقف نہ تھے کہ چاہ سرِ راہ ہے یہاں　　اک گام آگے بڑھتے ہی گرتے شہِ جہاں
حافظ مگر تھا آپ کا خلاقِ بحر و بر
روح الامیں نے کر دیا فوراً ہی باخبر

جس کے لئے کھدایا تھا اُس بدگہر نے چاہ　　فضل خدا سے بچ گیا وہ شاہ دیں پناہ
اب قدرتِ خدا پہ ذرا ڈالیے نگاہ　　اک رات گھر سے نکلا ابوجہل روسیاہ
آیا نہ اس کو چاہ سرِ راہ کا خیال
جو نہیں قدم بڑھائے گرا خود وہ بدسگال

جو نہیں گرا کنویں میں ابوجہل بدسیر　　جنکو بٹھایا تھا ہوئے واقف وہ سب بشر
فوراً ہی پتھروں سے جو لینے لگے خبر　　چلایا چیخا خوب وہ مردودِ خیر و سر
لیکن کسی بشر نے نہ اس پر کیا کرم
کہتے تھے حکم ہی نہیں۔ باز آئیں گے نہ ہم

پڑتی رہی جو تابسحر پتھروں کی مار　　چوٹ اتنی کھائی ہو گیا بسمل وہ نابکار
جب روشنی ہوئی ہوا ہر اک پہ آشکار　　آقائے نامدار ہی ہوتے تھے سنگسار
فوراً ہی رسّے ڈالے منگا کر میانِ چاہ
لیکن کوئی نہ پہنچا کہ نکلے وہ روسیاہ

آخر نکل سکا نہ جو وہ راس ملحداں　　بولا کہ کوئی لائے محمدؐ کو اسزماں
انکے سوا نہیں کوئی ایسا بشر یہاں　　جو چاہ سے نکالے بچائے ہماری جاں
آخر کو اک بشر گیا سوئے شہِ بشر
فوراً ہی آئے سنتے ہی سلطانِ بحر و بر

آنحضرت کا ابوجہل کے ساتھ برتاؤ

Marfat.com

دیکھا جو شہ کو بولا ہو تم واقعی نبیؐ ایماں میں لایا تم پہ تمہارے خدا یہ بھی
بہر خدا نکالو مجھے چاہ سے ابھی احساں تمہارا مانوں گا میں تا بہ زندگی

اللہ رے رحم۔ آیا نہ ایذاؤں کا خیال
فوراً ہی ہاتھ ڈال کے اسکو لیا نکال

ابوجہل کی رسوائی

آیا برونِ چاہ جو بوجہل بد سیر بولا ہوئے ہو سحر میں مشاق اسقدر
رسا کنویں میں پہنچا نہ مجھ تک کوئی مگر تم نے معاً نکال لیا ہاتھ ڈال کر

کارِ نبیؐ نہیں یہ ہے جادو گروں کا کام
ایسے نبیؐ کو دور سے کرتا ہوں میں سلام

کس درجہ خود غرض تھا ابوجہل زشت کام مطلب نکالکر ہوا اس طرح ہمکلام
اس واقعہ سے آئے تحیر میں خاص و عام بیٹھا دلونپہ نقش وقار شہ انام

ایذا دہی پہ تلتا نہ تھا اب کوئی بھی شقی
اعدا کے دلپہ چھا گئی تھی ہیبت آپ کی

سزا کی آنحضرت سے تمسخر

ایذا دہی کا کرتا نہ تھا اب کوئی خیال لیکن ٹھٹھول کرتے تھے اب بھی وہ بدگمال
اک روز عاص اور ولیدِ زبوں خصال اک بت کو لائے نزدِ رسولِ قمر جمال

بولے ہم آپ صلح کریں آئے بہم
اکسال پوجیں آپ اسے اکسال رب کو ہم

تا رنج پیدا ہو نہ مرے آپکے میاں کہتے ہی تھے جناب سے یہ دونوں ملحداں
اتنے میں آیا حکم خداوندِ دو جہاں ان کافروں سے کہدو جو آئے ہیں اسزماں

تم بت پرست میں ہوں پرستارِ ذوالجلال
کیونکر نبھے گی میرے تمہارے یہ ہے محال

اس سال کامیاب ہوئے پھر وہ خوشخطاب — پھر حج میں چھ بشر ہوئے طیبہ کے بہرہ یاب
گو انکو روکتے رہے کفار بے حساب — لیکن انھوں نے چھوڑا نہ وہ جادۂ صواب

چھ مدینوں کا قبول اسلام

شرمندہ ہو کے چپ ہوئے آخر وہ بدسیر
پر جل گئے ترقی اسلام دیکھکر

آیا جو دوازدہ سنِ نبوی نحسنِ تمام — بست و ششم رجب کا ہوا روز جب تمام
مشتاقِ دیدِ شاہ ہوا رب ذوالکرام — جبریل لائے شب کو براق صبا خرام

۱۲ سنہ نبوی ذکر معراج شریف

تا سدرہ اس پہ پہنچے شہنشاہِ انبیا
پھر لامکاں پہ جانے کو رفرف عطا ہوا

رفرف پہ جو نہیں بیٹھے رسولِ قمر جمال — جا پہنچے لامکاں پہ پئے دید ذوالجلال
حاصل ہوا وہاں پہ جب اللہ کا وصال — صوم و صلوٰۃ فرض ہوئے بعد قیل و قال

خلاقِ دہر کر چکا جب انکشاف راز
نار و جناں کی دید کو پہنچے شہ حجاز

جب کر چکے معائنۂ دوزخ و جناں — سلطانِ مرسلیں پلٹ آئے سوئے مکاں
آئے تو گرم بستر عالی تھا اسزماں — کر آئے تین ساعتوں میں سیر آسماں

تھوڑے سے وقت میں نہیں ممکن تھا یہ سفر
رو کے تھا پر زمانے کو خلاق بحر و بر

وقتِ سحر جو واقعۂ شب کیا بیاں — سنتے ہی خندہ زن ہوا بوجہل بدگماں
فوراً یہ ماجرا کیا بو بکر پہ عیاں — فرمایا راست کہتے ہیں سلطانِ انس و جاں

شہ سے عطا ہوا انہیں صدیق کا خطاب
اور نکتہ چینیوں کو ملا دندان شکن جواب

اِس سال آیا حج کا جو دور سعید تر — ایمان لائے طیبہ کے پھر دوازدہ نفر
جب دینِ حق سے ہو گئے وہ لوگ بہرہ ور — سلطانِ مرسلیں سے کہا اسعد البشر

تعلیم دیں کی ہمکو ضرورت ہے اسزماں
اس کام کیلئے کوئی صاحب چلیں وہاں

پس مصعبؓ عمیر صحابی نامور — جو مسلم قدیم تھے اور دیں سے باخبر
حکمِ رسولِ پاک سے راہی ہوئے اُدھر — پہنچے جو نہیں مدینے میں وہ مرد خوش سیر

اسعد بن زرارہ کے گھر پر کیا قیام
پر جاتے تھے اک ایک مکاں پر وہ نیکنام

تعلیم دینِ حق ہی نہ تھا صرف انکا کام — تبلیغ میں بھی رہتے تھے وہ محو بالدوام
بہر اثر سناتے تھے اللہ کا کلام — پتھر کو موم کرتے تھے یوں وہ بحسنِ تام

ان کوششوں کا ان کی کچھ اتنا ہوا اثر
دو ایک روز ہونے لگے دیں سے بہرہ ور

پھر تو یہ نوبت آگئی از فضلِ کبریا — ہر گھر میں جلوہ گر ہوئی اسلام کی ضیا
سرعت سے یوں جو بڑھنے لگا دینِ مصطفا — جا پہنچا اسکا سلسلہ طیبہ سے تا قبا

بس خطمہ اور وائل و واقف کے چند گھر
باقی رہے ہوئے نہ جو ایماں سے بہرہ ور

سعدِ معاذ جو کہ تھے اک مرد با اثر — اور خاندانِ اوس کے سردارِ مفتخر
جب پہنچے انکے پاس یہ ہادی خوش سیر — پہلے تو دین سے ہوئے نافر وہ سربسر

لیکن انھیں سنایا جو اللہ کا کلام
وہ اور اوسیاں ہوئے سب دیں سے شاد کام

اس سال آیا حج کا جو پھر دورِ خوشگوار — آئے بہتّر آدمی حج کو بفضلِ بار — سنہ ۱۳ نبوی

کچھ لوگ بت پرست تھے انکے سفر کے یار — انسے چھپاکے دیں کو کیا سب نے اختیار — بہتر مدینہ نکا قبول اسلام

بعد اسکے بولے آپ سے چلئے ہمارے گھر — اور انکی استدعا

خدمت کرینگے آپ کی ہلوگ عمر بھر

باوصفِ کفر بول اٹھے عباسِ نیکنام — اہل قبیلہ کرتے ہیں سب انکا احترام — مدینے چلنے کے

سینہ سپر رہے ہیں ہم انکے لئے مدام — دیکھو اگر کریں یہ تمھارے یہاں قیام — مسئلہ پر گفتگو

گر ان کا ساتھ دیسکو تملوگ تاحیات

تو انکا جانا ٹھیک ہے ورنہ ہے لغو بات

یہ سنتے ہی برادر نے شہ سے کیا خطاب — آغوشِ تیغ میں ہیں پلے ہم سب ایجناب

اتنا ہی کہنے پایا تھا وہ جرأت انتساب — بولا ابوالہیثم اشہ دیں کرم مآب

ہم سے یہود سے ہیں پرانے تعلقات

ناممکن انکار ہنا ہے اب اے نکو صفات

پس یہ نہو جو آپکو حاصل ہو اقتدار — واپس وطن کو ہوں مع اصحاب جاں نثار

یہ سنکے بولے سید عالم وفا شعار — تم میرے میں تمھارا جدائی کا کیا ہے کار

لیکن ابھی میں چھوڑ نہیں سکتا ہوں وطن

جب تک کہ حکم دے نہ مجھے رب ذوالمنن

پھر دوازدہ نقیب کئے شہ نے منتخب — جنکو کہ پیش کرتے گئے خود وہ سب کے سب — دوازدہ نقیب کا تقرر

یہ نظم یہ ترقی دینِ شہِ عرب — سنتے ہی جل کے خاک ہوئے سارے بے ادب

لیکن وہ بت پرست جو تھے انکے ہمسفر

بولے گر ایسا ہوتا تو ہم ہوتے باخبر

Marfat.com

کہنے سے انکے بجھ گئی وہ آتش فساد کرتے وگرنہ جنگ یہ کفار بدنہاد
اس واقعے کو سنکے بڑھا تھا بہت عناد حافظ تھا سب کی جانوں کا پر خالق عباد
ہم مذہب اُنکے انکے طرفدار ہو گئے
ہر اک طرح صفائی پہ طیار ہو گئے

حکم ہجرت
لبیک مدینہ

اہل مدینہ جب ہوئے ایماں سے بہرہ ور اور بولے شاہِ دیں سے چلیں آپ میرے گھر
سلطانِ مرسلیں نے خلوص اُنکا دیکھکر فرمایا سب مدینے کی جانب کریں سفر
یہ سنکے جو نہیں کرنے لگے ہجرت اختیار
مانع ہوئے ہر ایک کو کفارِ نابکار

اصحاب کا مدینے جانا

دیکھا جو یہ تو جانے لگے چھپ کے مومنیں کچھ روز میں پہنچ گئے سب صاحبانِ دیں
باقی یہاں نہ رہ گئے بے مایہ مسلمیں یا حضرت علی و ابوبکر خوش یقیں
ٹھہرے تھے جو بپاسِ رسولِ کرم شعار
حکم خدائے پاک کا تھا جن کو انتظار

ہجرت صحابہ
سفر کا تدارک
مشورت سوچنا

آخر صحابہ کر گئے جب اسطرح سفر اہلِ مدینہ بن گئے اِن لوگوں کی سپر
سوچا لعینوں نے یہی حالت رہی اگر حملہ کرینگے ہمپہ یہ اک دن بلا خطر
اِس خوف سے اکٹھا ہوئے سارے روسیاہ
اور سوچنے لگے کریں کیونکر انھیں تباہ

حاضر وہاں تھا آپکا ہر ایک بیخ کن اک شخص نے کہا انھیں دو قید پر محن
تا کوئی شخص ہو نہ سکے انسے ہم سخن شیطاں یہ سنتے ہی ہوا یوں آنسے ہر فرن
دفعِ محمدِ عربی کی نہیں یہ راہ
لڑکر معاً چھڑائے گا ہر ایک خیر خواہ

Marfat.com

بعد اسکے بولا دوسرا مکے سے دو نکال — جب یہ نہونگے دین بھی ہوگا نہ پائمال
شیطان نے کہا یہ ہے بالکل غلط خیال — یہ ہر جگہ بنائیں گے اپنا شبکہ جال

آخر میں تابعیں بھی پہنچ جائینگے وہاں
پھر مل کے تمپہ حملہ کریں گے کسی زماں

ابوجہل اور سورہ ۱

یہ سنتے ہی معًا اٹھا بوجہل بدسگال — بولا اس امر کا نہیں یوں ہوگا انفصال
جب تک کرو نہ قتلِ محمدؐ کا سب خیال — لیکن اک آدمی سے ہو یہ امر ہے محال

قتل آنحضرت

لازم ہے ہر قبیلے سے چن لو اک اک بشر
وہ گھیر لیں مکانِ محمدؐ کا شب کو در

گھر سے نکلتے وقت جو نہیں آئیں باب پر — لازم ہے مل کے قتل کرے انکو ہر بشر
اسطرح ٹکڑے ٹکڑے کرینگے انھیں اگر — دل سے قصاص کا بھی نکل جائیگا خطر

مانا کہ ہاشمی ہیں دلیر اور اہل جوش
مشکل پہ سب سے جنگ ہے ہو جائینگے خموش

قتل انکو کرو آج ہی یہ قصہ ہو تمام — دہشت سے جاں کی لے نہ کوئی پھر خدا کا نام
آباکے دیں پہ آئے ہر اک شخص لاکلام — تبلیغِ دینِ نو کا مٹے سارا انتظام

یہ رائے سنکے خوش ہوئے ازبس وہ بدنہاد
شیطاں نے بھی بنایا دل و جاں سے اسپہ صاد

جبریل کا شورہ کی خبر دینا اور حکم ہجرت لانا

یقین وقت کر چکے جسدم وہ بدگہر — فوراً ہی آئے حضرتِ جبریلِ خوش سیر
آتے ہی پہلے شورۂ اعدا کی دی خبر — پھر یہ لے حکم دیتا ہے خلاق بحر و بر

جس شب کو آکے گھیریں معاند تمھارا باب
لازم سوئے مدینہ اسی شب ہو تم شتاب

Marfat.com

یہ سنکے پہنچے آپ ابوبکر کے وہاں — فرمایا شورہ کرنا ہے کچھ تم سے اسزماں
لیکن ضرورت اسکی ہے اے میرے رازداں — اسوقت شخص غیر سے خالی ہو یہ مکاں

ہجرت

فرمایا عائشہ کے سوا سید زمن
اسوقت کوئی بھی نہیں از جنسِ مرد و زن

یہ سنکے مطمئن جو ہوئے سید البشر — شورے کا کافروں کے کیا ذکر پیشتر
بعد اسکے حکمِ آمدۂ نو کی دی خبر — یہ سنکے پوچھنے لگے صدیق خوش سیر

میں ہونگا ہمرہی کی سعادت سے بہرہ یاب
فرمایا لیچلوں گا تمھیں اپنے ہمرکاب

یہ سنکے بولے حضرتِ صدیق خوشخصال — دو اونٹنیوں کو پالا ہے میں نے بایں خیال
ہجرت کے وقت تا نہ سفر کرنا ہو محال — لے لیں اک آپ انمیں سے از بہرِ ذوالجلال

فرمایا مفت کر نہیں سکتا اسے قبول
تکلیف ایسے وقت میں دینا ہے بے اصول

دیکھا جو مفت لیتے نہیں شاہ ذیوقار — قیمت لی آنجناب سے تھا گرچہ ناگوار
طے ہوگیا یہ امر جو مابین ہر دو یار — آئے مکاں کو اپنے رسولِ کرم شعار

لیکن یہاں کسی پہ نہ کھولا سفر کا راز
ہجرت کے دن علی پہ کیا باب راز باز

سنہ ۱۴ نبوی — بولے علیؑ سے جاتے ہوئے سید البشر — بستر پہ میرے سونا ردا میری اوڑھکر
دے آنا یہ امانتیں واپس دمِ سحر — پہنچا سکیں گے تم کو نہ اعدا کوئی ضرر

ہجرت

یہ کہہ کے پہنچے بابِ مکاں پر جو آنجناب
دیکھا معاندیں سے ہے محصور سارا باب

Marfat.com

لاکھوں بصیروں تک آپنے یٰسین پڑھ کر جو ڈالی خاک اُن اعدا کے فرق پہ
حکمِ خدا سے ہو گیا ہر ایک کو رو کر آئے کسی کو بھی نہ نظر سید البشر

یوں بچ کے گھر سے نکلے جو سلطانِ بیں پناہ
فوراً ہی لی رفیقِ سفر نے مکانکی راہ

آگے بڑھے تو کھبے پہ جا کر پڑی نظر بولے پسِ تحیّر بسیار و بیشتر
مکہ تو کل جہاں سے ہے پیارا مجھے مگر کیونکر رہوں کہ دشمنِ جاں ہیں ترے پسر

ملجاؤں گر انھیں مجھے کر دیں ابھی ہلاک
اک دم کے دم میں قصہ ہی ہو جائے میرا پاک

یہ کہہ کے پہنچے جانب صدیق خوشخطاب وہ منتظر تھے ہو گئے فوراً ہی ہمرکاب
جب پہنچے غارِ ثور پہ دونوں کرم مآب صدیق بولے شہ سے ۔ توقف کریں جناب

کر آؤں جا کے صاف ذرا پیشتر میں غار
پہلے سے جائے نہ ۔ مبادا ہو کوئی مار

یہ کہہ کے پہنچے غار میں صدیق خوش سیر سوراخ سیکڑوں انھیں آئے وہاں نظر
کرنے لگے جو بند انھیں چادر کو پھاڑ کر ہر اک کو بند کر نہ سکے اس طریق پر

سوراخ اک، جو رہ گیا باقی آں کار
ایڑی لگا کے بیٹھ گئے اس پہ یارِ غار

سوراخ بند کر چکے اس طرح جب جناب آواز دی حضور کو آ جائیے شتاب
پہنچے جو غار میں شہِ دیں برکت انتساب زانو پہ سر رکھ کے سر ہوئے فوراً ہی محوِ خواب

سوئے اُدھر جو حضرتِ ابطالِ بحر و بر
پہنچا وہاں اس عرصے میں شیطانِ بد گہر

Marfat.com

پوچھا محاصریں سے ہو کیسے کھڑے یہاں بولے وہ فکرِ قتلِ محمدؐ ہے اس زماں
کہنے لگا یہ سنکے وہ مردودِ دو جہاں وہ تمپہ خاک ڈال کے کب کے ہوئے رواں
لاحق تھی فکرِ قتلِ محمدؐ تمھیں اگر
اسطرح عین وقت پہ ہوتے نہ بے خبر

دیکھا تو فرقِ چشم پہ تھا خاک کا نشاں. یہ دیکھکر یقین تو لائے وہ ملحداں
پر دلمیں کہتے تھے کوئی سویا نہیں یہاں جاتے تو کیوں نہ ہوتی خبر ہمکو اسنساں
کیونکر صحیح مان لیں آخر ہم اس کی بات
کافی کھڑے کھڑے یونہیں ہم نے تمام رات

گو کہہ رہے تھے دل میں یہ اعدائے بدسیر تردید اسکی کرتے تھے ہر طرح سر بسر
لیکن ہر اک کلام میں ہوتا ہے اک اثر کہنے پہ اسکے ورز سے دیکھا جو جھانک کر
شیرِ خدا تھے بسترِ عالی پہ محوِ خواب
سمجھے کہ سو رہے ہیں رسولِ فلک جناب

جونہیں بشوق قتل ہوئے داخلِ مکاں جاگ اُٹھے حضرت اسد اللہ ناگہاں
ڈالی نظر تو تھے نہ وہ سلطانِ انس و جاں شیرِ خدا امیرِ عرب بیٹھے تھے وہاں
ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے بولے وہ بدسیر
تم جس کے جانشیں ہو وہ حضرت گئے کدھر

فرمایا آپنے میں نہ تھا ان کا پاسباں مجھکو خبر نہیں کہ ہیں اسوقت وہ کہاں
یہ سنکے انکو کعبہ میں لائے وہ ملحداں سمجھے تھے دب کے کھو لینگے سر خفی یہاں
پر آپنے دیا جو اسی طرح پھر جواب
مایوس ہو کے چھوڑ دیا آپ کو شتاب

Marfat.com

پھر جستجوئے شہ میں جو نکلے وہ بدشعار　　سوتے تھے غارِ ثور میں آں شاہِ نامدار
زانوئے دوست پر تھا سرِ شاہِ ذیوقار　　حاصل تھا یارِ غار کو جسدم یہ افتخار
مارِ سیاہ نے معاً اس پانوں کو ڈسا
جس سے کئے تھے بند وہ سوراخ غار کا

ڈستے ہی اسکے زہر نے فوراً کیا اثر　　تاثیرِ زہر سے ہوئی تکلیف سخت تر
پر پاسِ شہ سے اُف بھی نہ لائے زبان پر　　کہتے تھے جاگ اٹھیں نہ سلطان بحر و بر
لیکن جو حد سے بڑھ گئی ایذائے آنجناب
قلبِ الیم کر نہ سکا ضبطِ اضطراب

ابرِ مطیر بن گئیں چشمانِ اشکبار　　ٹپکا جو اشک جاگ اُٹھے شاہِ نامدار
دیکھا تو تر ہے اشکوں سے رخسارِ یارِ غار　　پوچھا کہ کیا ہوا جو ہوا اسدرجہ بیقرار
کی عرض مجھکو سانپ نے شاید ڈسا حضور
ایذائے زہر سے ہے دل از بسکہ ناصبور

یہ سنتے ہی ملا دہنِ پاک کا لعاب　　ملتے ہی دفع ہو گیا وہ کرب بے حساب
حاصل ہوا سکون گیا دفعتہً اضطراب　　بیٹھے ہوئے تھے غار میں ہر دو نکو خطاب
اتنے میں پہنچے غار پہ جا کردہ نابکار
صدیقؓ دیکھتے ہی ہوئے ان کو سوگوار

کی عرض خسرو دو جہاں سے شہ امم　　آپہنچے نزد غار کے اعدائے پر ستم
دیکھیں گے یہ لعیں اگر جانبِ قدم　　فوراً ہی دیکھ لینگے کہ بیٹھے کہاں ہیں ہم
فرمایا مت ڈرو اگر آئے وہ بدگمال
ہم دونوں کا رفیق ہے خلاق ذوالجلال

Marfat.com

پہنچے جو بابِ غار پہ اعدائے بدگہر — تھا تارِ عنکبوت تنا اس پہ سر بسر
انڈے کو سیتے آئے کبوتر بھی دو نظر — لوٹے وہ سب لعیں وہاں سے یہ دیکھ کر
حافظ تھا انکی جانوں کا خلاقِ ذوالکرام
حضرت کے جاتے ہی ہوا تھا سب یہ انتظام

سہ روز غار میں رہے وہ دونوں ہمسفر — پی پی کے دودھ کرتے رہے زندگی بسر
بوبکر کا غلام جو تھا بسکہ خوش سیر — شبکو چرا کے بکریاں لیجاتا تھا ادھر
پی لیتے تھے جو دودھ وہ دونوں بخوشاں
ہوتا تھا لیکے بکریاں گھر کی طرف رواں

عبداللہ جو تھے حضرت بوبکر کے پسر — خوش فہم خوش سلیقہ و خوش بخت خوش سیر
لیتے تھے دن میں کافروں کا سر مستتر — ہنگام شب ہر امر کی پہنچاتے تھے خبر
حکم پدر سے رہتے بھی تھے شبکو وہ وہیں
منظور تھی حفاظتِ سلطانِ مرسلیں

جب تین روز غار میں یوں ہو گئے بسر — روز چہارم آتے ہی فوراً دمِ سحر
عبداللہ اور ابن فہیرہ بکو سیر — لے آئے گھر سے اونٹنیاں دونوں پئے سفر
بوبکر و شاہ دیں ہوئے اک اونٹنی پہ سوار
اور دوسری پہ عامر و عبداللہ ذی وقار

جب ہو گئے سوار شہنشاہ انس و جاں — اجرت پہ رہنما لیا اک اپنے ہمعناں
جو رہنمائی کرتا تھا موقع پہ ہر زماں — یوں اک شبانہ روز چلے خسرو جہاں
روز دوم جو چلتے ہوئے گذرے دوپہر
از بسکہ کسلمند ہوئے سید البشر

Marfat.com

یہ حال دیکھتے ہی ابوبکر یار غار — فوراً تلاش کرنے لگے جائے سایہ دار
جب مل گئی زفضلِ خداوند کردگار — چادر معاً بچھادی پیئے شاہ نامدار

لیٹے جب اسپہ حضرت سلطان بحر و بر
فکر طعام میں چلے صدیق خوش سیر

کھانے کی تو امید ہی بیکار تھی وہاں — باوصف جستجو بھی نہ ہاتھ آیا اسمزماں
آخر کو اک شباں سے لئے تھا جو بکریاں — لائے دوہا کے دودھ پیئے شاہ دوجہاں

جب اسکو نوش کر چکے محبوب کردگار
خورشید ڈھل چکا تھا معاً ہو گئے سوار

اعدا کو مل سکے نہ تھے جب شاہ بحر و بر — ملکر کیا تھا سب نے یہ انعام مشتہر
زندہ پکڑ کے لائے محمدؐ کو جو بشر — انعام صد شتر سے معاً ہو وہ بہرہ ور

بوبکر کی گرفت کا بھی ہے یہی بدل
جو منچلے ہوں اٹھیں یہ عہدے کریں وہ حل

یہ اشتہار سن چکے تھے لوگ دور دور — انعام کی ہوس میں تھے از بسکہ ناصبور — سراقہ کا تعاقب کرنا اور اسکا خمیازہ اٹھانا
نکلا اسی خبر پہ سراقہ بصد غرور — تھوڑی ہی دور آیا تھا آئے نظر حضور

چاہا جو تیر کا کرے سلطانِ دیں پہ وار
یہ عزم کرتے ہی گرا گھوڑے سے نابکار

آیا جو پشت زیں سے وہ گر کر سوئے زمیں — ترکش سے تیر فال چلانے لگا وہیں
ہاں کے عوض جواب میں نکلا مسانہیں — منصوبے سے پہ اپنے نہ باز آیا بدیقیں

انعام صد شتر کا نہ تھا اس قدر حقیر
جسکے عوض قبول وہ کرتا کلام تیر

Marfat.com

فوراً ہی اُٹھ کے گھوڑے پہ پھر ہو گیا سوار جونہیں بڑھا بسمتِ شہِ دیں وہ نابکار
نگلا زمیں نے تابہ شکم اُس کا راہوار یہ دیکھکر اُتر پڑا فوراً وہ بدشعار

پھر فال دیکھی تو بھی ملا پھر وہی جواب
تو اُنپہ حملہ کرنے سے ہوگا نہ کامیاب

یہ دیکھکر خجل ہوا ازبس وہ بدگہر آیا معاً بخدمتِ سلطانِ بحر و بر
کی عرض منفعل ہوں میں نادم ہوں سربسر فرمائیں آپ میری خطاؤں سے درگذر

پہنچا سزا کو اپنی میں اے شاہِ نامدار
دیجے دعا کہ زندہ نکل آئے راہوار

کرتا ہوں وعدہ اسکا میں اے شاہِ انس و جاں متعاقبیں کو آنے نہ دونگا کسی زماں
گذرینگے اسطرف سے جو خصمانِ جانستاں واپس کرونگا سبکو میں فوراً سوئے مکاں

کہدونگا آئے ہی نہیں اب تک وہ اسطرف
تم ڈھونڈھو جاکے انکو اُدھر ہوں وہ جسطرف

یہ سنکے شاد ہو گئے سلطانِ انس و جاں فوراً اُٹھایا دست دعا سوئے آسماں
فیضِ دعا سے چھوڑا زمیں نے اسی زماں راہوار اسکا نکلا نئے سر سے پائی جاں

یہ دیکھکر سراقہ کو فوراً ہوا خیال
غالب ضرور ہونگے کبھی یہ بکو خصال

آتے ہی اس خیال کے وہ مرد ہوشیار بولا رسولِ پاک سے اے شاہِ نامدار
اک امن نامہ لکھدیں ز الطاف بے شمار تا مجھ سے معترض نہوں اصحاب باوقار

آخر بحکم حضرت شاہنشہِ اُمم
عامر نے امن نامہ معاً کر دیا رقم

Marfat.com

جب لیکے امن نامہ کو جانے لگا وہ گھر متعاقبین ملتے گئے اس کو جسقدر
کہتا گیا ہر اک سے وہ آئے نہیں ادھر میں دیکھے آرہا ہوں عبث کیوں کرو سفر
واپس کیا یونہیں جو ہر اک روسیاہ کو
کوئی نہ پاسکا شہِ عالم پناہ کو

راہی ہوئے وہاں سے جو سلطانِ بحر و بر جا پہنچے ام معبدِ خوشخو کے خیمہ پر
چیزیں وہانپہ ملتی تھیں اکثر بصرفِ زر ایذا نہیں اٹھاتا تھا کوئی دم سفر
آخر اسی بنا پہ کیا آپ نے طلب
لاؤ ہمارے واسطے تم لحم اور رطب

بولیں نہیں ہے انمیں سے اک چیز بھی یہاں کہنے لگے یہ سنکے شہنشاہِ انس و جاں
بکری بندھی ہے خیمہ کے گوشے میں جو وہاں دو حکم اسکا دودھ ہی دوہلیں ہم اسزماں
بولیں اک عرصہ سے نہیں دیتی ذرا بھی شیر
پیرانہ سالی سے ہے بہت لاغر و حقیر

فرمایا مانتا ہوں کہ وہ ہے ضعیف تر پیری سے دودھ خشک ہوا اسکا سر بسر
پر حکم اسکے دوہنے کا دو اے بنکو سیر شاید کہ دودھ آوردے خلاق بحر و بر
یہ سنکے حکم دوہنے کا شہ کو دیا جو نہیں
بسم اللہ کرکے دوہنے لگے شاہ مرسلیں

دوہنے لگے جو دودھ شہنشاہ بحر و بر برکت سے شہ کی دودھ اتر آیا اسقدر
فوراً ہی دودھ سے گیا ظرف اک بڑا سا بھر جب پی کے دودھ ہو گیا آسودہ ہر بشر
پھر بھر کے ظرف دودھ سے فوراً شہ انام
راہی ہوئے مدینہ ہوئے بسکہ شادکام

Marfat.com

آئے جو لوٹ کر ابو معبد سوے مکاں　　دیکھا تو دودھ سے تھا بھرا ظرف اک وہاں
یہ دیکھتے ہی ہوگئے ازبس وہ شادماں　　پوچھا کہاں سے آگیا دودھ اسقدر یہاں

یہ سنکے انکی بیوی نے فوراً دیا جواب
آئے تھے اک بزرگ یہاں برکتا نتساب

ابو معبد اور اسکے متعلقین کا اسلام

یہ سب انھیں کے دست مبارک کا ہے اثر　　ورنہ کہاں سے دودھ یہاں آتا اسقدر
جب انپہ منکشف ہوا یہ حال سر بسر　　حضرت سے راہ میں ملے جاکر وہ خوش سیر

پھر حکم شہ سے داخلِ دینِ مبیں ہوئے
زوج اور زوجہ دونوں مشرف بدیں ہوئے

راوی معتبر کی روایت سے ہے عیاں　　وہ بکری جسکا دودھ دوہا آپنے وہاں
قائم رہی وہ عہد عمرؓ تک بقید جاں،　　دو وقت دوہتے تھے ابو معبد نکو نشاں

دورانِ قحط میں بھی ہوا کم نہ اسکا شیر
فیض نبی مدام رہا گھر میں جائے گیر

بریدہ کا معہ ہمراہیوں کے اسلام

نزد مدینہ پہنچے جو سلطان بحر و بر　　آئے بریدۂ ابنِ حصیب اسلمی نظر
یہ بھی چلے تھے سنکے وہ انعام مشتہر　　لائی تھی جسکی حرص سراقہ کو پیشتر

ہفتاد تن تھے انکی اعانت میں ہمرکاب
حضرت نے دیکھتے ہی کیا انسے یوں خطاب

کیا تم بتاؤ گے ہمیں کیا ہے تمھارا نام　　بولے بریدہ کہتا ہے ہر ایک خاص و عام
یہ سنکے ساتھیوں سے کیا شہ نے یوں کلام　　فضل خدا سے ہوگیا ٹھنڈا ہمارا کام

بعد اسکے پھر بریدہ سے بولے شہ بشر
اپنے قبیلے سے بھی کرو ہم کو باخبر

Marfat.com

کی عرض ہے قبیلے کا اسلم ہمارے نام — بولے تفاولاً شہ دیں سنکے یہ کلام
سالم رہے ہم از کرم ربِ ذوالکرام — اب راہ میں ملیں گے نہ اعدائے زشت کام

یہ کہہ کے پھر بریدہ سے شہ نے کیا خطاب
کس قوم سے ہو تم ہمیں اسکا بھی دو جواب

بولے بنی سہم کا ہو نمیں اک آدمی — یہ سنکے انسے کہنے لگے شاہ ابطحی
ہوتا ہے حصہ سہم کا مفہوم اے اخی — اسلام سے ملے گا تمھیں حصہ واقعی

ان لفظوں کا بریدہ پہ اتنا پڑا اثر
فوراً ہی سب کے ساتھ ہوئے دیں سے بہرہ ور

قبیلۂ اسلم کا قبول اسلام

پھر شہ کو لیکے سمت قبیلہ ہوئے رواں — پہنچے وہاں جو حضرتِ سلطانِ انس و جاں
اہل قبیلہ لائے سب ایماں اسی زماں — بعد اسکے شوق دل سے بنی شہ کی میزباں

ٹھہرے وہیں پہ تھے شہ دیں سید البشر
آیا اس عرصے میں ابولیلیٰ نکو سیر

حضرت نے دیکھتے ہی کیا اس سے یوں کلام — شخص نو آمدہ! ابولیلیٰ ہے تیرا نام
خط تبع کا جو لایا ہے اے ستودہ کام — حیراں ہوا وہ سنکے کلام شہ انام

بولا کہ تیرے رخ پہ نہیں سحر کا اثر
تو کون ہے جو رکھتا ہے ہر حال کی خبر

فرمایا آپنے میں ہوں پیغمبر زماں — مشہور میرا نام محمدؐ ہے بیگماں
سنتے ہی یہ سخن ہوا وہ بسکہ شادماں — خط دیکے شہ کو سمتِ مدینہ ہوا رواں

جاتے ہی سیکڈ آمد حضرت کی دی خبر
سنتے ہی اس خبر کے ہوا شاد سر بسر

Marfat.com

جب اس قبیلے سے چلے سلطان بحر و بر　　بولے شہ ہدا سے وہ اے سید البشر
جب آپکا مدینۂ عالی میں ہو گذر　　آگے سواری کے ہو نشاں اک بلند تر

یہ کہتے ہی بنایا اُنھوں نے پس اک نشاں
اک چوب میں لپیٹ کے پگڑی اسی زماں

طیار اسطرح پہ ہوا جو نہیں وہ نشاں　　فرمایا شاہ دیں نے تمھیں لیکے ہو رواں
قدرت خدا کی پہنچے تھے کس عزم سے وہاں　　اب لیکے جا رہے ہیں نشانِ شہِ زماں

حافظ ہو جسکی جان کا خلاق ذوالجلال
اسکو کوئی ستا سکے کس کی ہے یہ مجال

سنہ ہجری

جب سے مدینے والوں نے پائی تھی یہ خبر　　آتے ہیں سید دو جہاں شاہ بحر و بر
کہتا تھا فرطِ جوش مسرت سے ہر لبہ　　شاکر ہوں کسطرح ترا رب بزرگ تر

مہماں بنے گا خسروِ ہر دو جہاں مرا
پہنچے گا اب نصیبہ کہاں سے کہاں مرا

وقت سحر ہی چھوڑ کے سب اپنا کاروبار　　کرتے تھے ثنیات پہ حضرت کا انتظار
جب دیکھتے نہ آئینگے اب شاہ نامدار　　سمتِ مکاں پلٹتے تھے سب لوگ سوگوار

اکدن پلٹ کے جا ہی رہے تھے سب اپنے گھر
قلعہ سے اک یہودی کی شہ پہ پڑی نظر

فوراً پکار کر ہوا وہ اُن سے ہمکلام　　آؤ پلٹ مدینے کے اصحاب خاص و عام
رہتے تھے انتظار میں تم جسکے صبح و شام　　آپہنچا وہ بفضل خداوند ذوالکرام

یہ سنکے شاد ہو گئے فوراً وہ سب بشر
تکبیر کی صداؤں سے گونج اُٹھے دشت و در

Marfat.com

حضرت کا قبا میں پہنچنا

سج کر سلاح گھر سے معًا سارے خاص و عام خوش خوش چلے بجانب شاہنشہ انام
جسدم ہوئے زیارت حضرت سے شاد کام اک شور مرحبا کیا برپا بجوشِ تام
اس شان سے جو آگے بڑھے شاہ بحر و بر
پہنچے قبا میں جو تھا وہاں سے قریب تر

انصار کے وہاں پہ کئی اک تھے خاندان ممتاز اُن سبھوں میں تھا عمرو کا دودماں
ابنِ ہدم تھے اسکے رئیس بکو نشاں پہنچے جو اس قبیلے میں شاہنشہ زماں
دل پر ہر اک کے دوڑ گئی اک خوشی کی لہر
تکبیر کی صداؤں سے گونج اُٹھا سارا شہر

آخر پس گذارشِ کلثوم ذی ہمم ٹھہرے انھیں کے گھر پہ رسول بکو شیم
یہ فخر انھیں کے بخت میں لکھا تھا یکقلم مہمان کیونکر اور کے ہوتے شہ امم
ٹھہرے جو انکے گھر پہ رسول کرم شعار
آنے لگے سلام کو انصار جاں نثار

آئے تھے پہلے شہ کے جو اصحاب نیکنام کلثوم ہی کے گھر پہ تھا ہر ایک کا قیام
پہنچے وہاں جو حضرت حیدر ستودہ کام وہ بھی وہیں رُکے بخیال شہ انام
انکے بھی میزباں بنے کلثوم خوش سیر
برکت سے بھر لیا غرض اپنا تمام گھر

پہنچے وہاں جو حضرت سلطانِ انس و جاں مسجد کی شہ نے ڈالی بنا جاتے ہی وہاں
مصروف رہتے کام میں خود بھی بدل بجاں پتھر اُٹھاتے تھے دم حاجت گراں گراں
جب کوئی کہتا تھا نہ کریں کام یہ جناب
کرتے تھے اسکو چھوڑ کے کار و گر شتاب

مسجد قبا کی تعمیر

Marfat.com

اسطرح زور شور سے ہونے لگا جو کام بن کر ہوئی وہ مسجد عالی معاً تمام
جب افتتاح کر چکے اسکا شہ انام کہنے لگے حضور سے طیبہ کے خاص و عام

لازم ہے اب بسمتِ مدینہ چلیں جناب
ہم سب بھی ہوں سعادتِ خدمت سے بہرہ یاب

آخر دو ہفتہ رہ کے شہنشاہ بحر و بر آیا جو روز جمعہ ہوئے عازم سفر
وقتِ نماز جمعہ جو آیا قریب تر ٹھہرے میانِ راہ معاً سید البشر

پڑھلی محلۂ بنی سالم میں جب نماز
راہی ہوئے مدینے کی جانب شہ حجاز

تشریف آوری کی جو پہنچی وہاں خبر دوڑا معاً بجوش مسرت ہر اک بشر
پہلے پہنچتے ہی ہوا رویت سے بہرہ ور بعد اسکے شہ کے ساتھ چلا ہر نکو سیر

صف بستہ تھے دو رویہ شہ دیں کے جاں نثار
مابین انکے ناقۂ محبوب کردگار

حضرت انصار کے جو رستے میں ملتے تھے خاندان کہتے تھے خسرو دو جہاں سے سب اُسزماں
یہ گھر ہے اور یہ مال ہے اور یہ ہے نقد جاں حاضر ہر ایک شے ہے پئے شاہ دو جہاں

خوش ہو کے کہتے جاتے تھے سلطان مرسلیں
اجر جمیل دے تمھیں خلاق عالمیں

جب آئے نزدِ شہر شہنشاہ انس و جاں تکبیر کی صداؤں سے گونج اٹھا آسماں
کوٹھوں پہ جا کے پہنچیں خواتین سب اس زماں کہتی تھیں بعض۔ آئینگے کب شاہ دو جہاں

اب فرطِ اشتیاق سے دل ہے پُر اضطراب
ربِ کریم جلد دکھادے رخِ جناب

Marfat.com

اور بعض فرطِ وجد میں کہتی تھیں اسرماں — نکلا ہے ثنیات سے چاند آج بیگماں
واجب ہے ہمپہ شکر خداوندِ دوجہاں — جب تک دعائیں مانگیں زمانے کے مُرماں

اس کا حبیب آئے ہمارے مکان پہ
نازاں نہ کیوں زمین ہو اب آسمان پہ

پہنچے میانِ شہر جو سلطانِ مرسلیں — آراستہ کئے تھا مکاں اپنا ہر مکیں
ہر اک مصر تھا میرے ہی مہماں ہوں شاہ دیں — پر کب پسند کرتے یہ وہ فخرِ عالمیں

دلجوئی انام تھا کارِ شہِ انام
یہ حال دیکھکر ہوئے آپ اسسے ہمکلام

ناقے کو میرے چھوڑ دو انصار خوش سیر — مامور ہے خدا کی طرف سے یہ سربسر
رُک جائیگا یہ آپ سے جسکے مکان پہ — دارالاقامہ میرا بنے گا اسی کا گھر

یہ حکم سنتے ہی ہوئے سب اسپہ کاربند
ناقے نے گھر کیا ابو ایوب کا پسند

دو منزلوں کا تھا ابو ایوب کا مکاں — کی پیش شاہ منزلِ ثانی اسی زماں
لیکن لیا نہ شاہ نے اسکو بایں گماں — وقت سے آئینگے مری خدمت میں نُر اُراں

اللہ ری کسرِ نفسی سلطانِ مرسلیں
سمجھا مقدم آپ نے آرام زائریں

جب میزباں بنے ابو ایوب نیک نام — دو وقتہ لاتے تھے پئے سلطان وہ طعام
کھا چکتے تھے طعام جو شاہنشہِ انام — پس خوردہ لیکے جاتے تھے گھر باصد احترام

ہوتا جہانپہ آپکی انگشت کا نشاں
انگلی وہیں پہ ڈالتے وہ بیوی وہ میاں

Marfat.com

اِکروز حضرتِ ابو ایوب کے وہاں اِک ظرف آب ٹوٹ گیا گر کے ناگہاں
آیا خیال انکو یہ فوراً اسی زماں ممکن ہے آب جائے بسمتِ شہ جہاں
فوراً اٹھا کے ڈال دیا آب پر لحاف
تکلیف پائیں تاکہ نہ وہ شاہ ذیوقار

مسکن گزیں ہوئے جو وہاں سید انام اب تک ہوا نہ تھا کوئی مسجد کا انتظام
جاتے ہی آنجناب نے چھیڑا معاً یہ کام آخر کو سات ماہ میں مسجد ہوئی تمام
جب اسکے آس پاس کے حجرے بھی بن گئے
اٹھکر وہاں جنابِ رسولِ زمن گئے

ہمسایگانِ شہ میں تھے جو صاحب کرم ان میں سے ایک تھے ابو ایوب محترم
۵ حضرت سعد اور دوسرے جناب عمارہ بنِ حزم ۶ اور تیسرے عبادہ کے فرزند محتشم
یہ لوگ دودھ بھیجتے تھے شاہ دیں کے پاس
قانع اسی پہ رہتے تھے اکثر وہ خوش اساس

اسکے علاوہ ابن عبادہ نکو سیر اہل دول میں جو تھے ہر اک سے بزرگتر
بالمرہ بھیجتے تھے پئے سید البشر گہ دودھ گاہ گھی گہے سالن پیالہ بھر
قانع اسی پہ رہتے تھے وہ شاہ مرسلیں
صابر اسی پہ رہتے تھے وہ فخر عالمیں

حضرت سعد ربیع ام انس نے پیش جو کی اپنی جائداد خواہش تھی انکی صرف کریں خود شہِ عباد
پر نفس کش تھے اتنے رسولِ نکو نہاد دایہ کو اپنی بخشدی سب از رہِ وداد
پروانہ کی کہ کرتے ہیں عسرت سے خود بسر
فرماتے تھے ہے فقر مجھے فخر سر بسر

ہجرت کے وقت آئے تھے تنہا شہ جہاں — مکے ہی میں تھیں آپکی ازواج و دختراں
نقلِ مکاں جو کر چکے سلطانِ انس و جاں — مکے کی سمت زید کو فوراً کیا رواں

حضرت کا اہل بیت کو مدینے بلوانا

راہی ہوئے مدینے سے جب وہ نکو سیر
ہمرہ انھیں کے چل دئے صدیق کے پسر ۵

القصہ سودہ اور بتول نیکو نشاں — ہمراہِ زید خدمتِ شہ میں ہوئیں رواں
بھائی کے ساتھ عائشۂ صادق البیاں — راہی ہوئیں بسمتِ شہنشاہِ دو جہاں

۵ حضرت عبداللہ

جب پہنچیں جا کے عائشہ و سودہ و بتول
بے فکر و شادماں ہوئے اللہ کے رسول

تقرر اذاں

اجماع کا ہوا نہ تھا اب تک کوئی نظام — جس سے نماز پڑھتے جماعت سے خاص و عام
محسوس اسکو کرتے ہی اکدن شہِ انام — کہنے لگے مجبو! کریں کیا وہ انتظام

جس سے کہ پنجگانہ اکٹھا ہو ہر بشر
مل کر کرے نماز ادا اپنی وقت پر

مواخات

دیکھا جو شورہ خواہ ہیں سلطانِ انس و جاں — شورے کئی دئے گئے فوراً اسی زماں
لیکن نہ آیا کوئی پسند شہ جہاں — جب حضرت عمرؓ نے دیا شورۂ اذاں

شورہ ہوا یہ آپ کا مطبوع خاص و عام
شہ نے معاً بلالؓ کو سونپا اذاں کا کام

نکلے تھے گھر سے با سر و ساماں جو مومنیں — مانع ہوئے تھے انکو بصد جور مشرکیں
آخر کو چھوڑ کر وہ زر و مال سب وہیں — بے ماگی سے پہنچے تھے وہ سب فدائے دیں

دنیائے دوں کو کر دیا تھا دین پر نثار
ڈرتے نہیں تھے ہونگے مصائب کے ہم شکار

Marfat.com

گو انکے میزبان تھے انصار خوش سیر پر تا بکے وہ لوگ کیا کرتے یوں بسر
خیرات و نذر پر نہیں راغب تھے سر بسر کرتے تھے محنت اور مشقت سے کسب زر
لیکن یہ ہنر کہ نہیں سکتے تھے کوئی کام
بے خانماں و بے سر و ساماں تھے لاکلام

آخر یہ دیکھکر شہِ دیں نے کیا خطاب گھر میں انس کے جمع ہوں سب مسلمیں شتاب
حکم نبی سے آگئے جب سارے شیخ و شاب اک اک کا کرکے دونوں گروہوں سے انتخاب
آپس میں بھائی چارہ کرایا بایں اصول
راضی خوشی سے ہو گئے اصحاب فہ یعقول

جب بھائی چارہ ہو گیا ان میں بہ مدگر انصار پہنچے بھائی مہاجر کو لیکے گھر
ہر شئے کا جائزہ دیا جاتے ہی پیشتر پھر نصف حصہ دیدیا ہر شے کا بانٹ کر
ابن ربیع جو تھے اک انصار خوشخصال
دو بیویاں تھیں عقد میں انکے قمر جمال

فرمایا ابن عوف سے! آخ تکو نشاں جسکو کہو طلاق دوں فوراً اسی زماں
بولے یہ سنتے ہی وہ غلام شہ جہاں مجھکو بتا دو اتنا کہ بازار ہے کہاں
اسکے سوا نہیں مجھے درکار کوئی چیز
محنت سے کسبِ رزق کروں ہے یہی عزیز

یہ سنکے قینقاع کی ان کو بتا دی راہ گھی اور پنیر لیکے وہ جا پہنچے صبحگاہ
اسطرح کام کرتے رہے جب وہ چند ماہ سرمایہ دار ہو گئے از رحمتِ الٰہ
آتا تھا سات سات سو اونٹوں پہ انکا مال
شادی بھی اپنی کرلی بالطافِ ذوالجلال

Marfat.com

ہر ایک نے غرضکہ تجارت کیا شعار　　بوبکر خوش سیر نے کی بزازی اختیار
عثماں کھجور بیچتے تھے باصد افتخار　　ایران تک عمرؓ کا بھی پھیلا تھا کاروبار

خرد و کلاں تھے جتنے مہاجر نکو سیر
کرنے لگے تھے کار تجارت پہ سب بسر

اسوقت کچھ نہ رکھتے تھے انصار مال و زر　　باغات پر کھجور کے کرتے تھے سب بسر
جب بھائی چارہ ہو گیا۔ وہ سب نکو سیر　　آئے معًا بخدمتِ سلطانِ بحر و بر

کی عرض اندرونِ مکاں تھی جو جائداد
تقسیم اسکی کر چکا میں از رہِ وداد

باغات جو کھجور کے ہیں اے شہِ جہاں　　آپ انکو خود ہی بانٹ دیں از دستِ حق رساں
یہ سنکے آپنے کہا اے خیلِ محسناں　　کب ہیں مہاجرین زراعت کے رازداں

اسمیں بجائے نفع وہ نقصاں اٹھائینگے
جب کام جانتے ہی نہیں کیا کمائینگے

انصار نے یہ سنکے کہا اے شہِ اُمم　　ناآشنائے کار جو وہ ہیں تو کیا ہے غم
انکے بجائے کام جو ہوگا کرینگے ہم　　جو حاصلات ہونگے وہ کرلیں گے منقسم

ایثار ان کا دیکھ کے خوش ہو گئے جناب
باغات سارے بانٹ دئے آپنے شتاب

انصار میں سے کرتا تھا کوئی جو انتقال　　پاتے تھے اسکا ترکہ مہاجر نکو خصال
حکمِ رسولِ پاک کا تھا اسقدر خیال　　سب کو مجاز پر تھا حقیقت کا احتمال

تعلیم مصطفےٰ میں تاثر تھا کس قدر
پیغمبرِ خدا میں تدبر تھا کس قدر

Marfat.com

آخر میں امکنہ کا ہوا پیش جب نظام بعضوں نے دی زمیں فتادہ زفیض عام
بعضوں نے کرسکے نہ زمیں کا جو انتظام آدھا مکان اپنا دیا ہو کے شاد کام
بے خانماں تھے جتنے ہوئے صاحب مکاں
خانہ بدوشی کا بھی گیا غم بیک زماں

ظاہر میں گو تھا اسلیئے یہ نظم بہتریں طیبہ میں اپنے پانوں جمائیں مہاجریں
پر باطناً تھا اس لئے یہ نظم بالیقیں سیکھیں مہاجریں سے انصار علم دیں
فضل خدا سے موزوں تھا اتنا یہ انتخاب
جو جسکا ہم مزاج تھا تھا اس سے فیضیاب

انصار نے بپاس رسول فلک جناب کی تھی مہاجریں پہ عنایت وہ بیحساب
تاریخ جسکا دے نہیں سکتی کبھی جواب مداح جانُ دل سے ہو ہر ایک شیخ و شاب
مہماں نوازیوں ہی کا ان کی تھا یہ اثر
مہماں ہوئے حبیبِ خدا شاہ بحر و بر

ملک بنی نضیر پہ قبضہ ہوا جو نہیں انصاریوں سے بولے شہنشاہ مرسلیں
ناوار ہے زبسکہ گروہ مہاجریں تملوگ گر کہو انھیں دیدوں یہ سب زمیں
قابض ہوں جب سے اسپہ وہ سارے بکو نہاد
واپس لو اپنی اپنی ہر اک اُن سے جائداد

انصار نے یہ سنکے کہا اے شہِ امم حضرت اسے بشوق کریں آپ منقسم
وہ جائداد پہلے جسے دیچکے تھے ہم اسکو بھی اپنے پاس ہی رکھیں وہ محترم
فضل خدا سے ہمکو نہیں ہے کوئی کمی
کرتے ہیں اپنی زیست بسر ہم بخرمی

لیکن جو فتح کر چکے خیبر شہ جہاں اور ہو گئے زمین کے مالک مجاہداں
فوراً مہاجرین نے پس شکر معطیاں واپس کیا عطیۂ باغات اسی زماں
انصار نے جو دیکھا ہوئی دور مفلسی
باغات اپنے لے لئے واپس بصد خوشی

بحرین فتح کر چکے جب وہ کرم مآب انصار کو بلا کے بہ شفقت کیا خطاب
میں چاہتا ہوں تم کو کروں اس سے بہرہ یاب انصار نے یہ سنکے دیا اس طرح جواب
پہلے مہاجرین پہ آپ اتنی ہی زمیں
تقسیم کر دیں تو اسے ہم لینگے بالیقیں

اصحاب صفہ جو کہ تھے بے مایہ سر بسر سمت مدینہ آئے تھے گھر اپنا چھوڑ کر
کرتے تھے عمر اپنی تجرد ہی میں بسر منشا تھا علم دیں سے ہوں آگاہ و باخبر اصحاب صفہ
دن ختم کرتے بارگہ مصطفا میں وہ
صفے میں شب گذارتے یاد خدا میں وہ

کسب معاش کیلئے کرلی تھیں ٹولیاں جاتی تھیں باری باری سے چننے جو لکڑیاں
منشائے دل تھا فاقے کی کچھ کم ہو سختیاں پر جو ہے سر نوشت میں مٹ سکتا ہے کہاں
باوصف اسکے کرتے تھے فاقے وہ چار چار
گر پڑتے تھے نماز میں از فرط اضطرار

صدقے کا کھانا آتا تھا جب شاہ دیں کے پاس دیتے تھے سب انھیں کو وہ شاہ نکو اساس
ہدیے کا کھانا آتا تھا جب نزد خیر ناس کرتے شریک انھیں بھی کچھ اتنا تھا انکا پاس
جیسے کہ خود انھیں کو نہیں پہنچا انھیں طعام
تقسیم کرتے ان کو یا شخاص خاص عام

Marfat.com

کرتے تھے لطف انپہ جو سلطان بحر و بر احسان انپہ کرتا ہی رہتا تھا ہر نفر
سعد عبادہ جو تھے سخی نجو سمیر کھلواتے اپنی اپنی نفر کو طعام تر
سلطانِ مرسلیں کو تھا خود اتنا جب خیال
اصحاب کیوں نہ کرتے پھر اسدرجہ دیکھ بھال

اکروز بی بی فاطمہ زہرا نجو نشاں عاجز تھیں جو کہ آسیہ رانی سی بیگماں
کہنے لگیں حضور سے اے میرے باجاں اک لونڈی ہو کہ پاؤں لپائی سی میں اماں
فرمایا کس طرح تمھیں لونڈی خرید دوں
تمسے بھی اہل صفہ کو تکلیف ہے فزوں

دیکھا جو علم دیں کے یہ شائق ہیں اسقدر حضرت پہ انکے شوق کا جا کر پڑا اثر
قرآن سکھانے پر کیا مامور اک بشر تجوید میں بھی تھا جسے بہرہ تمام تر
تعلیم اسکی آئی کچھ اسدرجہ انکو راس
قاری ہوئے بہت سے بالطاف رب ناس

جاتا تھا اب جو دعوت دیں کیلئے کوئی ہوتا تھا اہل صفہ ہی میں کا وہ آدمی
فیض حضوری شہ دیں تھا یہ واقعی تبلیغ کی جو انمیں صلاحیت آگئی
سمت معونہ پہنچے تھے جتنے مبلغیں
وہ سب اسی گروہ کے تھے چیدہ مسلمیں

اک سائبان صفہ تھا مسجد کے متصل رہتے تھے رات دن وہیں حق کی مشتغل
کرتا تھا عقد جب کوئی انمیں کا نیکدل ہوتا تھا اس گروہ سے از خود وہ منفصل
پہنچا تھا چار سو تک ان اصحاب کا شمار
اس وقت میں سبھی تھے پر اتنے جاں نثار

Marfat.com

یہ سارے کام کر چکے جب شاہ مرسلیں — کسب معاش میں ہوئے سرگرم مسلمیں
چاہا حضور نے کہ یہود اور مومنیں — اک عہد نامہ لکھیں بہم محکم و متیں

معاہدۂ یہود اہل اسلام

واضح ہوں تا ہر اک پہ ہر اک کے تعلقات
بالاتفاق طے ہوں تمامی معاملات

اس عہد نامے میں جو شرائط ہوئیں رقم — انمیں سے ایک یہ تھی کہ ملکر رہیں بہم
اور دوسری یہ شرط تھی بے کاست و کم — جاری رہے گا فدیہ کا دستور مرتسم

اور تیسری یہ تھی کسی اک کا عدو اگر
لڑنے کو اس سے آئے بنے دوسرا سپر

چوتھی یہ تھی جو طے ہوئی تھی انکے درمیاں — اہل قریش کو نہ کبھی دے کوئی اماں
اور پانچویں یہ تھی کہ یہودی بہر زماں — ہر امر مذہبی میں رہیں مطلق العناں

شرط ششم تھی آئیں مدینے پہ گر عدو
ملکر یہ دونوں اس سے کریں جنگ دوبدو

اور ساتویں یہ شرط ہوئی تھی بہم مگر — گر اک فریق عدو سے تلے اپنے صلح پر
لازم ہے دوسرا بھی ہو آمادہ دیکھ کر — پر جنگ مذہبی پہ نہیں اسکا کچھ اثر

جسدم معاہدہ یہ ہوا انکے درمیاں
اعدا سے مطمئن ہوئے کچھ کچھ شہ جہاں

اسعد بن زرارہ و کلثوم ذی ہمم — اس سال اس جہان سے گئے جانب عدم
رحلت سے ان صحابہ کی پہنچا بہت ہی غم — راضی تھے پر مشیت حق پر شہ امم

طعن کفار پر حضرت کا جواب

رحلت پہ انکی جب ہوئے کفار طعنہ زن
بولے جناب میں نہیں مختار ذوالمنن

Marfat.com

طعن کفار کے قدرتی جواب

اس طنز کا جواب بلا حق سے خوب تر — عاصؔ ولید جو تھے رئیسانِ اہل شر
کہتے تھے جن کو اپنا وہ سردار مفتخر — دونوں انھیں دنوں گئے اس دار سے گذر

ان واقعوں سے بند ہوئی اسطرح زباں
گویا لگادی مہر خدا نے سر دہاں

ربنا زینا سے ہجرت و روانگی

سمت مدینہ آئے تھے جب سے مہاجریں — اولادیں انکے گھر میں ابھی تک ہوئی نہ تھیں
کہتے تھے اس بنا پہ بہم سارے مشرکیں — جادو کیا یہودیوں نے انپہ بالیقیں

لیکن ہوا نہ پیر کے گھر میں جو نہیں پسر
دل سے گیا ہر ایک کے وہ وہم سر بسر

ظہر و عشا و عصر کی اب تک ہر اک نماز — دو رکعتی ہی پڑھتے تھے سلطانِ پاکباز
پر اب ہوا یہ حکم خداوند بے نیاز — کیجے چہار رکعتی ان کو شہ حجاز

اسدن سے ان نمازوں کی رکعات کیں دوچند
لیکن رہے سفر میں اُسی طرح کاربند

سنہ ہجری تحویل قبلہ

کعبہ کہ جو خلیل کا قبلہ تھا بالیقیں — لازم تھا ہو تا قبلۂ سلطانِ مرسلیں
اسواسطے کہ آپ انھیں کے تھے جانشیں — پر اسکو اپنا قبلہ بنائے تھے مشرکیں

مکے میں اسلئے رہے جب تک شہ حجاز
پڑھتے رہے مقام براہیم پر نماز

واقع بسمتِ مسجدِ اقصیٰ تھا یہ مقام — حاصل تھا قبلتین کا فخر اس سے لاکلام
پر مکے سے مدینے جب آئے شہِ انام — قبلے کا راز ہو گیا افشا بخاص و عام

شہ نے جو سوئے مسجد اقصےٰ پڑھی نماز
فوراً ہی قبلے کا ہوا اعدا کو امتیاز

Marfat.com

کہتے تھے برملا یہ جہودانِ بدنصیب　　قبلہ تو میرا ہی ہے بدلتے رہیں یہ دیں
یہ سنکے غم رسیدہ ہوئے شاہ مرسلیں　　کی عرض حق تعالےٰ سے اے ربِ عالمیں

دیتے ہیں طعنہ قبلے کا اعدائے نابکار
کہتے کہ مسلمین کا قبلہ تو دے قرار

یہ کہتے ہی دعا ہوئی فوراً یہ مستجاب　　عینِ نمازِ ظہر میں حق سے ہوا خطاب
دیتے ہیں طعنِ قبلہ جو اعدائے بے حجاب　　کعبے کی سمت پھیریے رُخ آپ بھی شتاب

آیا جو نہیں یہ حکم بسمتِ شہِ انام
رُخ کرکے سوئے کعبہ نماز اپنی کی تمام

سلطانِ مرسلیں نے جو قبلہ دیا بدل　　برہم ہوئے بہت ہی جہودانِ پُر دغل
کہتے تھے ضد سے کام لیا ہے دریں محل　　آئے ہمارے دین کی وقعت میں تا خلل

ورنہ نہ تھا یہ قبلہ بدلنے کے واسطے
جو کچھ کیا ہمارے ہی جلنے کے واسطے

یہ سنکے جتنے اضعف الایماں تھے مسلمیں　　کہتے تھے قبلہ کوئی بدلنے کی شے نہیں
برہان بے ثباتی دیں ہے یہ بالیقیں　　ہوتا ہے بس یونہیں متزلزل ہر ایک دیں

لازم نہ تھا بدلتے اسے شاہ بحر و بر
قبلہ تو دیں کا ہے شعار بزرگ تر

کم عقل مسلمیں جو لگے کرنے یوں کلام　　آئی یہ وحی از طرف رب ذوالکرام
تحویلِ قبلہ پر ہیں اگر معترض عوام　　کہدیجے اُنسے آپ یہ اے خسروِ انام

قبلہ کبھی بدلتا نہ خلاق دوجہاں
پر دیکھنے تھے اس کو مطیعان و سرکشاں

Marfat.com

غرب اور شرق سب کا ہے خلاق وہ جلیل رُخ ہو اُدھر تو ملتا نہیں بدلۂ جمیل
مانو اگر خدا کو رسل کو بلا دلیل تسلیم کر لو دل سے انھیں ہادیِ سبیل

ایمان لاؤ ساری کتابوں پہ حشر پر
دولت کو اپنی صرف کرو اہلِ فقر پر

البتہ یہ امور ہیں سب موجبِ ثواب ملتا ہے ان اُمور کا بدلہ بھی بے حساب
لازم ہیں کاربند رہیں اپنے شیخ و شاب انکے سوا ملیں گے نہیں جاہ و صو اب

قبلہ شعارِ دیں کا ہے اک بہر امتیاز
اسکے سوا نہیں ہے کوئی اور اسمیں راز

حکم صوم رجب و شعبان و رمضان

اس سال ہی بحکم خداوند دو جہاں صوم سہ صیام ہوئے فرض بے گماں
حکم جہاد آیا سوئے شاہ انس و جاں فطرے کا اذن بھی ہوا صادر اسی زماں

تا مال اغنیا سے مساکیں ہوں فیضیاب
فاقہ کشی کا اُنپہ سے اُٹھ جائے کچھ عذاب

حکم عیدین و جہاد و سکونت عقد

اس سال ہی بحکم خداوند بے نیاز واجب ہوئی ہر ایک پہ عیدین کی نماز
اس سال ہی بتول سی خاتون پاکباز آئیں بعقد شیر خدا خسرو حجاز

جناب بتول کا عقد

اس سال ہی رقیہ سی دخترِ شہ اُمم
دنیائے دوں سے کر گئیں رحلت سوئے عدم

جناب رقیہ کا رحلت

حضرت کے رعب

جب تک رہے وطن میں شہنشاہِ مرسلیں دُکھ دیتے تھے قریش ہی از راہ بغض و کیں
پہنچے سوئے مدینہ جو با خیل مسلمیں پیدا ہوئے دو اور گروہ مخاصمیں

اول یہود جو علی الاعلان تھے عدو
ثانی منافقیں جو تھے در پردہ کینہ جو

Marfat.com

آرام سے جو ٹھہرے وہاں شاہ بحر و بر — مکے کے مشرکوں کو ہوئی جو نہیں یہ خبر
نارِ حسد سے جل کے ہوئے خاک سر بسر — ابن اُبَیّ کو لکھا اک نامہ زود تر

ابن اُبَیّ کے نام قریش کا خط

انصار میں یہ شخص تھا ذیجاہ نامدار
ہجرت کے قبل سب کا تھا سردار باوقار

لکھا تھا اس کو قتل کرو مصطفیٰ کو تم — یا شہر سے نکال دو شاہ ہدیٰ کو تم
بیٹھے بٹھائے لاؤ گے سر پہ بلا کو تم — پورا نہ کر سکو گے جو اس مدعا کو تم

حملہ کریں گے تم پہ بہ طیارئ کمال
لوٹیں گے گنج مال۔ زنانِ قمر جمال

شہ کو ہوئی قریش کے خط کی جو نہیں خبر — ابنِ اُبَیّ سے کہا اے مرد باثمر
آمادہ اُس گروہ سے ہونا نہ جنگ پر — جسمیں ہے کوئی بھائی ترا اور کوئی پسر

حضرت کا ابن اُبَیّ کو سمجھانا

انصار چونکہ ہو چکے تھے دیں سے بہرہ یاب
سوچا نتیجہ جنگ کا ہے واقعی خراب

یہ سوچ کر سکوت کیا اسنے اختیار — لیکن ہوا جو نامے کا مضمون آشکار
شہ پائی شادماں ہوئے اعدائے بدشعار — آمادہ سرکشی پہ ہوئے سارے نابکار

اعلمائے مدینہ کی دلیری

کہتے تھے اسنے نوبتِ جنگ آگئی اگر
ہونگے قریش میری اعانت پہ سربسر

اکروز کا ہے ذکر جناب شہ جہاں — پہنچے محلۂ بنی خزرج میں ناگہاں
محو کلام تھے بشر اسوقت کچھ وہاں — جنمیں تھے مسلمیں کچھ اور کچھ معاندان

ابن اُبَیّ کا متکبرانہ خطاب اور حضرت کا تحمل

اسوقت تھے سواری پہ شاہنشہ بشر
ٹاپوں سے گرد اُڑی تو روا رخچہ ڈالکر

Marfat.com

ابن اُبَیّ نے کیا سخنوت سے یوں خطاب گر دا سقدر اُڑاؤ نہ رہ اپنی تو شتاب
سنکر کلام اسکا رسولِ فلک جناب پڑھنے لگے کلام خدا برکت انتساب

سنکر کلام حق لگا کہنے وہ بدسیر
مجھکو نہیں پسند ہے ہو راست بھی اگر

تم میرے پاس آکے سناؤ نہ یہ سخن مجھکو نہیں پسند یہ فقرات دلشکن
سننے کو جائیں پاس تمہارے جو مرد و زن انکو سناؤ مجھ سے عبث ہو نہ حرفزن

سنتے ہی یہ سخن بگڑ اٹھے سب اہل دیں
ہو جاتی جنگ ہوتے نہ گر شاہ مرسلیں

سعد معاذ جو کہ تھے سردارِ اوسیاں سکے کو ہم بھی گئے تھے اسی زماں
گھر پر اُمیّہ کے ہوئے تھے جاکے میہماں پہنچے طواف کو جو وہ ہمراہ میزباں

سعد معاذ اور اُمیہ بن خلف کی سرگوشی

آ پہنچا اتفاق سے بوجہل نابکار
پوچھا تمہارے ساتھ ہے یہ کون دونبر

سنکر امیہ نے دیا بوجہل کو جواب سعدِ معاذ ہیں مرے ہمراہ و ہمرکاب
یہ سنکے اس لعیں نے کیا سعد سے خطاب وی تم نے صابیوں کو امان راہ دی شتاب

ہوتے نہ ساتھ امیہ کے اسوقت تم اگر
گھر بچ کے جا نہ سکتے تھے لیجاتی یوں خبر

سعد معاذ نے کیا یہ سنکے یوں کلام روکینگے تم جو داخلۂ مسجد حرام
ہملوگ تم سے لینگے ضرور اس کا انتقام روکینگے قافلے کو تمہارے براہِ شام

ہمسے بگاڑ کرنے کا اچھا نہیں مآل
فاقہ کشی کروگے مقرر رہے خیال

Marfat.com

متولی حرم تھے قریشی بایں سبب — کرتا تھا انکی عزت و وقعت ہر اک عرب
ہوتے تھے گر کسی سے کبھی بھی وہ پُرغضب — تلتے تھے اس سے جنگ و جدل پر یہ سب کے سب

قریش کی عزت کا سبب

جو نہیں شہ رسل کے ہوئے وہ عدوِ جاں
فوراً مویدیں بنے انکے یہ ملحداں

اغوا سے جب قریش کے بگڑے یہ خیرہ سر — باندھی ہر اک نے دشمنیِ شاہ پر کمر
آتے تھے مسلمیں جو حضور شہِ بشر — ہوتے تھے سدِ راہ یہ سب بانیانِ شر

عبد قیس کی معذرت

چھ ہجری میں سفارتِ بحرین آئی جب
کی عرض عبد قیس نے اے سید عرب

ہم آنا چاہتے ہیں جو خدمت میں آپکی — کرتے ہیں روک ٹوک مضر کے سب آدمی
ان روزوں منع ہوتی نہ گر جنگ باہمی — آسکتا تھا نہ خدمت والا میں پھر کوئی

ہم لوگ دورِ حج ہی میں شہ آسکیں گے اب
جائز نہیں سمجھتے ہیں جنگ اندنوں عرب

قریش کی مدینے پر حملے کی تیاری

اتنے ہی پر قریشیوں نے کی نہ اکتفا — ہر شخص انتظام لگا کرنے جنگ کا
حضرت کا قتل سب کا تھا منشاء و مدعا — اسلام کا جہان سے ہوتا کہ خاتما

کہتے تھے وقت اب نہیں غفلت کا دوستو
لازم ہے مل کے حملہ مدینے پہ سب کرو

مدابیر حفاظت

طیاری انکی سنکے شہنشاہِ بحر و بر — کرتے تھے جاگ جاگ کے روزانہ شب بسر
پر کب تک آپ جاگتے اسطرح تا سحر — اکروز تنگ آکے یہ لائے زبان پر

امشب جو پہرہ دیتا کوئی اچھا آدمی
سوجاتا ہو کے مطمئن اللہ کا نبیؐ

Marfat.com

سہ حضرت سعد وقاص کے پسر نے سنا جو نہیں یہ کلام سج کر سلاح دینے لگے پھر شاد کام
مدت کے بعد سوئے تھے اس شب شہ انام گویا کہ نیند ہو گئی تھی آپ پر حرام

یوں کر رہے تھے زیست شہنشاہِ دیں بسر
ہر لحظۂ حیات گذرتا تھا سخت تر

سج کر سلاح سوتے تھے اصحاب تا سحر کفار بدشعار کا خطرہ تھا اس قدر
اس حال پر جو خالق عالم نے کی نظر حکم جہاد بھیجا بسمتِ شہِ بشر

منشائے حکم تھا کہ ستم دیدہ مسلمیں
اب کافروں سے جنگ کریں ہونگا میں معیں

جب اہل دیں ستائے گئے حد سے بیشتر حکم جہاد آیا سوئے سید البشر
منشائے حکم حق سے ہوئے شہ جو باخبر کیں بہر حفظ جاں یہ تدابیر پر اثر

پہلے کیا نواح کے لوگوں سے اتحاد
بعد اسکے راہ شام کا فرمایا انسداد

الحاصل اس بنا پہ پئے انسدادِ راہ مکے کی سمت جانے لگے پیروانِ شاہ
تھا مدعا ملیں اگر اعدائے کینہ خواہ دھمکائیں اچھی طرح۔ کریں خواب انتباہ

تا ڈر کے پھر نہ جائیں تجارت کو سوئے شام
فاقوں سے تنگ آ کے کریں صلح پر کلام

اس اس طرح کی تیں مہمیں ہوئیں رواں رہ میں ملا ہر اک کو گروہ معانداں
نوبت جدال کی مگر آئی نہ درمیاں غایت ہر اک مہم کی تھی خائف ہوں کافراں

ورنہ بچا کے جاں کو نہ جا سکتے تھے لعیں
حمزہ۔ عبیدہ۔ سعد تھے سردارِ مسلمیں

Marfat.com

اس طرح چھیڑ چھاڑ جو ہونے لگی بہم ہشیار خطرے سے ہوئے پہلے شہ امم
چاہا تعلقات کو وسعت دیں اپنے ہم اطراف میں بھی تا نہ عدو کے جمیں قدم

پس کی سوے جُہینہ مہم شہ نے اک رواں
وہ بولے برتونگا میں مساوات ہر زماں

سن ود میں جب مہم سوے ابوا ہوئی رواں یہ اسّی میل پر تھا مدینے سے بیگماں
قائد تھے اس مہم کے شہنشاہ انس و جاں تھے ہمرہی میں ساٹھ مہاجر نکو نشاں

آباد تھے وہاں بنی ضمرہ ہر ایک سُو
ٹھہرے پیئے معاہدہ سلطانِ نیک خو

مخشی جو ضمریوں کا تھا سردار محترم اس سے معاہدہ ہوا ان شرطوں سے بہم
حملہ کریں کبھی پہ گر اعدائے پُرستم تم ہو میرے معین تمھارے معیں ہوں ہم

پر جنگ مذہبی سے ہر اک رکھے احتراز
اس حال میں رہے گا نہ قائم یہ ساز باز

مخشی سے عہد کر چکے جب شاہ بحر و بر اک ماہ بعد کرز جو جابر کا تھا پسر
پہنچا سوے چراگہ طیبہ وہ زود تر چرتے تھے جس جگہ شہ عالم کے جانور

ان سب کو لیکے چل دیا وہ دشمنِ مبیں
دوڑے عقب میں پر نہ لگا ہاتھ وہ لعیں

اس واقعے کے بعد شہنشاہ انسِ جاں دو سو مہاجرین کے ہمراہ دہمناں
فوراً ہی ذوالعشیرہ کی جانب ہوئے رواں نو منزلوں کا فصل جو رکھتا تھا بیگماں

آباد اس جگہ بنی مدلج تھے سربسر
جا کر وہاں مقیم ہوئے شاہ بحر و بر

Marfat.com

تھا انکے ضمریوں کے بہم ربط و اتحاد پس اس بنا پہ انسے ملے حبب شہ عباد
سب نے قبول کیں وہ شرائط پُر از وداد آیندہ جنگ کا ہوا جن سے کہ انسداد

حبب کر چکے معاہدہ ان سے شہ جہاں
فوراً وہاں سے آئے پلٹ جانب مکاں

واپس مکاں کو آئے جو شاہنشہ عرب عبداللہ ابنِ جحش کو فرمایا پھر طلب
آئے حضور شاہ میں حبب وہ بصد ادب ہجرت کا سال دوسرا تھا اور مہِ رجب

خط دیکے ساتھ انکے کئے دوازدہ نفر
فرمایا بطنِ نخلہ کی جانب کرو سفر

خط لیکے حبب وہاں سے ہوئے وہ صبا خرام کہنے لگے یہ اُن سے جناب شہ انام
دو دن کے بعد پڑھنا اسے مرد نیک نام لکھا ہو جو کچھ اسپہ عمل کرنا لاکلام

یہ سنکے رہ نورد ہوئے وہ بکوہ سیر
دو روز بعد کھولا وہ خط بزرگ تر

لکھا تھا بطنِ نخلہ پہنچ کر کرو قیام دیکھو قریشیوں کے ہیں کیا عزم و انتظام
حالت کا انکی تم پہ ہو حبب انکشاف تمام فوراً دو اطلاع کہ بگڑے نہ دیں کا کام

خط پڑھ چکے تھے جونہیں وہ سردار نامور
چند آدمی قریش کے آئے انھیں نظر

یہ لا رہے تھے شام سے سوداگری کا مال بے خوف آتے تھے نہ تھا حملے کا کچھ خیال
دیکھا جو ابنِ جحش نے یوں دل ہوا نہال فوراً ہی حملہ کرکے کیا ان کو پائمال

عمرو سے حضرمی ہوا قتل اور دو اسیر
باقی ہوئے فرار ملا مال زر کثیر

جنگ بدر اور ابن جحش کی مہم حضرمی کا محاورہ

حضرت کا مال غنیمت واپس کرنا

حب آکے ابنِ جحش نے حالت یہ کی بیاں — اور لائے مال لوٹ کا پیشِ شہ جہاں
ناراض ہوکے بولے شہنشاہِ انس وجاں — ان حرکتوں کا تمکو ملا اذن کس زماں

لیجاؤ ہمکو مال غنیمت نہ چاہیئے
خواہاں نہ تھے ہم اسکے یہ دولت نہ چاہیئے

اصحاب کا ابن جحش پر غصہ

اصحاب مصطفےٰ بھی ہوئے سنکے خشمگیں — بولے تمھیں روا تھے یہ افعال بدتریں
کیوں حضرمی کے خون سے کی سرخ وہ زمیں — کیوں لوٹ لائے مال یہ بے حکم شاہِ دیں

ماہِ حرام میں تمھیں لازم نہ تھا قتال
بے حکم شاہ لوٹنا جائز نہ تھا یہ مال

حضرمی کے قتل پر حرب کا بگڑنا

جب حضرمی کے قتل کی پہنچی وہاں خبر — باپ اسکا حرب کا تھا حلیف عزیز تر
یہ حرب تھا عرب کے رؤسا میں مفتخر — بعد عبد مطلب کے تھا حاکم ہر ایک پر

اس کے حلیف کا جو بہاتا کوئی لہو
کیونکر نہ آتا غیظ میں یہ مردِ تند خو

نوفل وعثمان کی اسیری پر مغیرہ کا بگڑنا

آئے تھے ہوکے نوفل وعثمان جو اسیر — پوتے یہ تھے مغیرہ کے جو تھا بڑا شریر
اور بعد حرب دوسرے درجے کا تھا امیر — کرتے تھے اس کا پاس صغیر اور سب کبیر

پوتوں کے قید ہونے پہ کب آتا اسکو چین
تھے اسکے نورعین کے یہ دونوں نورعین

سبب غزوۂ بدر

پہنچی قریش والوں میں جسوقت یہ خبر — کینہ ہر ایک شخص کا پہنچا کمال پر
ہر اک نے انتقام پہ باندھی معاً کمر — آمادہ جنگ پر ہوئے باجان ومال وزر

اس واقعے سے کھیل گئے جان پر قریش
باعث یہی تھا بدر کا غزوہ جو آیا پیش

Marfat.com

قریش کی تیاری

آئے تھے جب سے مکے سے شاہنشہِ انام — رہتے تھے سب قریش اسی غم میں صبح و شام
کس طرح قصۂ شہ عالم کریں تمام — اسلام کا جہاں سے کیونکر مٹائیں نام

پہلے بنِ اُبَیّ کو اک خط کیا رواں
جس میں ہر ایک پہلو سے دیں اسکو دھمکیاں

ان دھمکیوں پہ بھی نہ کیا اسنے جب خیال — غارتگری پہ تل گئے آخر وہ بد مآل
جب ایسی حرکتوں سے بھی بنیکا ہوا نہ بال — نارِ غضب کا دل میں ہوا سب کے اشتعال

چاہا کہ جنگ فیصلہ کن مسلمیں سے ہو
معدوم تا گروہ یہ روئے زمیں سے ہو

تیاریِ قریش

چاہا یہ سوچ کر ہو لڑائی کا انتظام — پر مال کے بغیر نہیں چلتا کوئی کام
محسوس کرکے اس کو زن و مرد خاص و عام — سرمایہ سارا لائے گھروں سے بجوشِ تام

پھر اس سے سب تجارتی ساماں خرید کر
مکے سے شام کو چلا، اعدائے بدگہر

مطلب تھا جتنا نفع میں حاصل ہو مال و زر — سامانِ جنگ اس سے خریدے ہر اک بشر
اس سال اس ارادے پہ مبنی تھا یہ سفر — پہلے سے بھی زیادہ تھی کوشش بایں نظر

اب تک میانِ شام ہی تھا سارا کاروان
نخلہ میں حضرمی کا ہوا قتل ناگہاں

قتلِ حضرمی سے جنگ کا آغاز

مکے میں اسکے قتل کی پھیلی جو نہیں خبر — سنتے ہی مشتعل ہوئے اعدائے خیرہ سر
آمادہ پہلے ہی سے تھے وہ لوگ جنگ پر — اتنے میں یہ خبر بھی ہوئی سب میں مشتہر

آتے ہیں فکرِ مالِ غنیمت میں مسلمیں
لوٹیں گے رہ میں قافلے والوں کو بالیقیں

Marfat.com

کھایا قریشیوں نے یہ سنتے ہی پیچ تاب — طیار ہو کے شام کی جانب چلے شتاب
واقف ہوئے اس عزم سے جب شاہ خوشخطاب — صادر کیا یہ حکم کہ حاضر ہوں شیخ و شاب

قافلہ لوٹ جانے کی خبر پر قریش کا شام کیطرف جانا

حکم حضور سنکے جو نہیں آئے مومنیں
شہ نے معاً بیان کیا عزم ملحدیں

حضرت کا انصار پر ارادۂ قریش ظاہر کرنا

جب دشمنوں کا عزم کیا سب پہ آشکار — بولے مہاجرین جو تھے بسکہ جاں نثار
دل میں ہمارے ڈر نہیں اعدا کا زینہار — لڑتے رہینگے جسم میں جبتک ہے جان زار

لیکن رخ سخن نہ تھا سوئے مہاجریں
انصار تھے مخاطب سلطانِ مرسلیں

دست بزرگ شہ پہ یہ بیعت ہوئے تھے جب — سب نے کہا تھا آپسے اے سید عرب
جسدم مدینے آئینگے اعدائے بے ادب — ہونگے مقابل انکے ہم انصار سب کے سب

اس موقع کے علاوہ مگر اے شہ امم
انکا مقابلہ نہ کریں گے کبھی بھی ہم

سعد عبادہ انصاری کا جواب

اسوجہ سے رسولِ خدا سید انام — نگراں تھے سمتِ اہلِ مدینہ دم کلام
اس نکتے کو سمجھ گئے انصارِ نیک نام — سعد عبادہ بولے! رسولِ فلک مقام
ہم کو دجائیں بحر میں فرمائیں آپ اگر
ہم وہ نہیں جو کثرتِ اعدا سے جائیں ڈر

مقداد کی حضرت سے گفتگو

بعد ان کے بولے حضرت مقداد ذی ہمم — ہم موسوی نہیں جو یہ کہدیں! شہ امم
تم جاؤ جنگ کے لئے یارب ذوالکرم — فاضل ہماری جاں نہیں جاتے نہیں ہیں ہم
پیدل ہمارے جنگ کریں گے سوار سے
نکلیں گے تیغ لیکے یمین و یسار سے

Marfat.com

پیشِ جناب آئے پیئے قتل گر عدو — تیغ اپنی اس لعین کا پی جائیگی لہو
حملہ کرے گا پشت پہ گر کوئی فتنہ خو — بچ کر نہ جا سکے گا کہیں وہ سیاہ رو

ہم سب ہنر بہ پیشۂ دینِ الٰہ ہیں
اعدا کے سر اُڑانے میں ذی دستگاہ ہیں

عسکر کی تیاری — یہ سنکے باغ باغ ہوئے شاہ خوشخطاب — فرطِ سرور سے چمک اٹھا رخ جناب
فرمایا بہرِ جنگ ہوں طیار شیخ و شاب — سنتے ہی حکم آپکا آ پہنچے سب شتاب

پھر کیا تھا لیکے سب کو معاً سیدِ انام
بارہ صیام کو ہوئے راہی بسمتِ شام

غزوۂ ابواء — جسدم چلے مدینے سے سلطانِ نامدار — زائد تھے تین سو سے کچھ اصحاب جاں نثار
اک میل چل کے بولے رسولِ کرم شعار — ٹھہرو کہ لے لوں جائزۂ فوج ایک بار

غزوۂ ابواء — یہ سنکے رُک گئے معاً اصحاب آنجناب
کم عمروں کا حضور نے فرمایا انتخاب

زاں بعد اُن سے بولے یہ شاہنشہ انام — میدانِ جنگ میں نہیں تم کمسنوں کا کام
گھر جاؤ رزمگاہ ہے خطرات کا مقام — اب تا بلوغ جنگ کا لینا کبھی نہ نام

یہ سنکے رو دئے جو عمیر نکو نشاں
فرمایا رو رہے ہو تو خیر آؤ ہمعناں

سعد انکے بھائی خسرو دیں کے تھے ہمرکاب — خنجر گلے سے ان کے حمائل کیا شتاب
اس طرح آخرش ہوئے وہ ہمرہِ جناب — راہی ہوئے وہاں سے جو اب شاہ خوشخطاب

سوچا دغا کریں جو یہود و منافقین
بچوں کے عورتوں کے لہو سے ہو تر زمیں

Marfat.com

آیا جو یہ خیال تو فوراً اسی زماں شہ نے کیا مدینہ ابوالبابہ کو رواں
جب چلدئے اُدھر وہ رئیس نکو نشاں بولے تمھیں مدینے پہ کرتا ہوں حکمراں
جب تک نہ آؤں میں کرو سب کی محافظت
اعدا نہ کرنے پائیں ذرا بھی مداخلت

متعین انکو کرچکے جب سید انام عاصم بنِ عدی سے کہا! مرد نیکنام
جا عالیہ کو تو بھی ترا بھی یہی ہے کام جب تک نہ آؤں رہنا بصد حسنِ انتظام
ہر دو جگہ کا کرچکے جب نظم شاہ دیں
لی راہِ بدر آتے تھے جس رہ سے ملحدیں

قبل اسکے شہ نے بھیجدئے تھے دو مخبراں جو ہو چکے تھے قافلے کو پہلے ہی رواں
مطلب تھا بڑھ کے دیں خبر نقل دشمناں وادی پہ پہنچے دوسری جانب وہ جسزماں
فوراً خبر رسانوں نے آکر یہ دی خبر
وادی کی سمت ثانی پہ ہے انکا مستقر

پہنچے تھے نزد بدر کے جب شاہ انس و جاں حاضر ہوئے تھے خدمت عالی میں مخبراں
اسوقت سترہ رمضاں کی تھی بیگماں اعدا کو سنکے ٹھہرے وہیں سید زماں
پیغمبر خدا نے جو اُس جا کیا قیام
ٹھہرے مجاہدیں بھی وہیں با سرورِ تام.

ہمراہِ آنجناب تھے جتنے مجاہدیں پیدل تھے ان میں دو کے سوا سارے مومنیں
سامانِ حربِ ضرب بھی تھا پاس کمتریں عسرت سے کر رہے تھے بسر اکثر اہل دیں
لیکن بایں ہمہ بھی تھے ازبسکہ بے خطر
رکھتے تھے فضل حضرتِ خلاق پہ نظر

برعکس انکے نکلے تھے جب گھر سے کافراں جمعیت اک ہزار تھی ان سبکی بے گماں
جنمیں سے سو سوار تھے باصد شکوہ و شاں پیدل تھے باقی۔ پہ مسلح تھے سب جواں

سامانِ حرب و ضرب بھی کافی تھا سب کے پاس
ہمراہی میں رسد بھی تھی بیحد و بقیاس

جو جو قریش کے تھے رئیسانِ با اثر جز بولہب سب آئے تھے گھر بار چھوڑ کر
دولت سے مالا مال تھے وہ لوگ اسقدر لشکر کی میزبانی پہ باندھے تھے سب کمر

عتبہ بنِ ربیعہ جو تھا مرد ذی شکوہ
اسوقت ان سبھونکا تھا سردار و سرگروہ

پہنچے تھے نزدِ بدر جو اعدائے خیرہ سر مسموع ہو چکی تھی اسیوقت یہ خبر
اب کاروان کو کچھ بھی نہیں خوف اور خطر اعدا کی زد سے بچ کے وہ جا پہنچا دور تر

یہ سنکے زہرہ اور عدی کے جو تھے امیر
کہنے لگے کہ اب نہیں جنگ ان سے ناگزیر

بوجہل بدسیر نے سنا جو نہیں یہ کلام بولا سکوت ہے بڑی نامردمی کا کام
جو شیر دل ہیں چاہیئے سمجھیں اسے حرام مرجائینگے مگر نہ ہٹائیں گے پیچھے گام

یہ سنکے وہ قبیلے تو گھر کو ہوئے رواں
اور ما بقی چلے طرفِ بدر اسی زماں

پہنچے تھے چونکہ بدر میں پہلے ہی مشرکیں پس اُس پہ جم گئے جو موقع کی تھی زمیں
پہنچے جو بعد اُنکے وہاں صاحبانِ دیں بہرِ قیام پائی جگہ بسکہ بدتریں

پانی کا جس مقام پہ نام و نشاں نہ تھا
بالو ہی بالو تھی کوئی چشمہ کنواں نہ تھا

Marfat.com

ٹھہرے وہاں جو خسرو دیں شاہ خوشخطاب کہنے لگے حضور سے باصد ادب جناب
کیا وحی حق سے اسکو کیا شہ نے انتخاب بولے یہ اُنسے سنکے رسول فلک جناب
اسکے لئے ہوا نہیں کچھ وحی کا نزول
یونہیں ٹھہر گیا یہاں اللہ کا رسُول

یہ سنکے بولے شہ سے حُباب نکو سیر ٹھہرایا اپنی رائے سے گر اس کو مستقر
فوراً ہی اسکو چھوڑئے اے سید البشر چشمے پہ قبضہ کیجئے لِلّٰہ جلد تر
بہتر ہے اسکو مانیئے اے شاہ مرسلیں
راحت نصیب ہوں گے بایں نور مسلمیں

شورہ ہوا حُباب کا مطبوع خاص و عام چشمے پہ جاکے ٹھہرے معاً سید انام
جونہیں کیا حضور نے جاکر وہاں قیام بارش بھی ہو گئی بعنایات ذوالکرام
جس سے کہ گرد دب گئی اس رزمگاہ کی
تائید تھی یہ قادرِ ذی عز و جاہ کی

بارش لگی جو ہونے باطاف ایزدی کہنے لگے صحابہ سے اللہ کے نبیؐ
روکو یہ آبِ حوض بنا کر ابھی ابھی تا آگے چل کے پیش نہ آئے کوئی کمی
یہ سنکے سب نے حکم کی تعمیل کی شتاب
فوراً ہی چند حوض کی صورت میں روکا آب

اس طرح آب پر ہوئے قابض جو شاہ دیں لازم تھا آب پاتے نہ یکقطرہ مشرکیں
رحمت تھے پر حضور مرے بہر عالمیں محروم آب رہتے تو کیونکر معاندیں
اس موقع پر بھی جاری رہا شہ کا فیض عام
تخصیصِ مسلمیں تھی نہ اعدا کی روک تھام

Marfat.com

ہنگام شب تھا کر چکے جب انتظام آب　　خستہ سفر سے تھے بہت اصحاب آنجناب
کھولی کمر ہر اک نے بالآخر برائے خواب　　بستر پہ پہنچے ہی تھے کہ نیند آگئی شتاب

لیکن شہِ ہدا رہے بیدار ساری رات
اعدا کا خوف تھا رہے ہشیار ساری رات

گذری دعائے فتح میں شہ کی وہ ساری رات　　ہوتے ہی صبح سب کو جگایا پئے صلوٰت
فارغ ہوئے نماز سے جب وہ نکو صفات　　تقریر کی جہاد پہ پُر مغز و پُر نکات

تا باخبر ہوں مرضی رب العباد سے
لیں کام وقت جنگ اُصولِ جہاد سے

گو بہرِ جنگ سارے قریشی تھے بیقرار　　پر ایسے بھی تھے کچھ جنھیں تھا اس سے ننگ و عار
منجملہ ان کے اک تھا حکیم نکو شعار　　جو جا کے بولا عتبہ سے اے مروذیِ وقار

میداں جو آج گرم نہ ہو کارزار کا
روز آج کا ہو روز تری یادگار کا

عتبہ نے پوچھا پاؤ نمیں کیونکر یہ افتخار　　بولا یہ سنکے اس سے حکیم ستودہ کار
ہے حضرمی کا خون فقط وجہِ کارزار　　وہ آپ کا حلیف تھا آپ اسکے دوستدار

گر اس کا خوں بہا انھیں دیدیں ابھی جناب
لیں راہ اپنے اپنے گھروں کی یہ سب شتاب

مثل اور کافروں کے نہیں تھا وہ بدنہاد　　کہنے لگا کہ اچھا ہی رک جائے گر فساد
لیکن بغیر شورہ بوجہل پُر عناد　　ممکن نہیں تھا کرتا اکیلے وہ انسداد

یہ سوچکر حکیم سے بولا وہ صلح جو
جا کر اس امر میں تو ہی کر اس سے گفتگو

Marfat.com

پہنچا جو اس کے پاس سنتے ہی وہ جواں پھیلا رہا تھا تیروں کو اپنے وہ بدگماں
جونہیں پیام عتبہ کا اس سے کیا بیاں بولا بگڑ کے اس سے وہ سردار مشرکاں

عتبہ کو جرأتوں نے دیا اسکی کیا جواب
بھیجا جو میرے پاس یہ پیغام ناصواب

اسکا پسر نہوتا محمدؐ کے ساتھ اگر آمادہ خامشی پہ نہوتا وہ بھول کر
اب جبکہ اسکو بیٹے کی جانب سے ہے خطر ساعی اس امر میں ہے کہ سب لوٹ جائیں گھر

ہم ایسے صفدروں سے تو ممکن نہیں یہ بات
ایسا وہی کریگا جو ہو اسکا ہم صفات

یہ کہہ کے حضرمی کے اخی کو کیا طلب آیا جو وہ تو کہنے لگا - ہو گیا غضب
تیرا شکار دام سے جاتا ہے دیکھ اب اعدا کے رعب و داب سے عتبہ گیا ہے دب

ڈرتا ہے صدمہ پہنچے نہ بیٹے کی جان کو
کہتا ہے مجھ سے لوٹ چلو اب مکان کو

طالب ہیں حضرمی کی دیت کے قریش گر اعدا کے بدلے دونگا میں مانگیں گے جتنا زر
یہ سنکے آیا طیش میں وہ حد سے بیشتر کر ڈالا پارہ پارہ لباس اپنا سربسر

یہ دیکھکر قریش میں پیدا ہوا وہ جوش
ہر ایک رزمگاہ میں پہنچا بصد خروش

عتبہ نے سنکے طعنۂ بوجہل بدسیر بولا بگڑ کے - ہے وہ زمانہ قریب تر
دیکھے گی خلق کون ہے نامرد سربسر ہوتا ہے کون خوف سے جو ئندۂ مفر

یہ کہکے مانگا مغفر سنگی اسی زماں
پر کوئی ٹھیک اترا نہ سر اتنا تھا کلاں

Marfat.com

مغفر نہ ٹھیک اترا جو عتبہ کے فرق پر　　کپڑا لپیٹا سر سے کہ پہنچے نہ کچھ ضرر
ڈوبا سلاح جنگ میں جب وہ تمامتر　　ہر اک بشر سے پہلے کسی جنگ پر کمر
دیکھا جو اس کو جنگ پہ طیار ہو گیا
ہر اک سپاہی پیرو سردار ہو گیا

رحمت تھے چونکہ بہر جہاں شاہ مرسلیں　　پس دشمنو نپہ بھی نہیں ہوتے تھے خشمگیں
اس وقت جب تھے تشنۂ خوں سارے ملحدیں　　تو بھی ترا نہ خوں سے نہ فرمائی تیغ کیں
اک خس کے سائبان میں ٹھہرے شہ بشر
جو رزمگہ کے گوشے پہ واقع تھا سربسر

ہنگام صبح آیا تو شہ نے اسی زماں　　تقسیم تین حصوں میں کی فوج غازیاں
مصعب مہاجروں کے بنے صاحب نشاں　　سعد و حباب اوس و خزرج پہ حکمراں
تقسیم فوج کر چکے جب شاہ ذی وقار
پھر کی درست اشارۂ ناوک سے ہر قطار

صف بندیاں جو کر چکے شاہنشہ امم　　فرمایا صف کے آگے نہ پیچھے ہو اب قدم
شور و شغب کا نام نہ لے کوئی یک قلم　　خامش رہے ہر ایک کوئی بڑھ نہ مارے دم
وقت مقابلہ لڑے بڑھ بڑھ کے ہر جواں
اعدا پہ رعب ہو دو جہاں دے گا برتری

اس موقع پر کہ فوج مقابل تھی بیشتر　　خوش ہوتے بڑھتا شاہ کیہاں جو آن بیٹھ کر
ایفائے عہد کا تھا مگر پاس اس قدر　　امر خلاف ہو نہیں سکتا تھا عمر بھر
تھا اعتماد نصرت رب جلیل پر
جاتی نہ تھی نگاہ کثیر و قلیل پر

Marfat.com

مکے سے آرہے تھے حذیفہ بن الیماں ہمرہ ابوحسیل بھی تھے اُنکے اُسزماں
رستے میں انکو دیکھ کے بولے یہ مشرکاں کیا دونوں جاتے ہو پئے امدادِ دوستاں

جانے نہ پاؤگے ہبل و لات کی قسم
جب تک کرو نہ عہد نہونگے معین ہم

دیکھا جو جانے دیتے نہیں ہمکو مشرکیں مجبور عہد پہ ہوئے وہ دونوں مسلمیں
جب عہد کرکے آئے سوئے شاہ مرسلیں روداد عہد عرض کی با چشم آبگیں

سُن کر یہ حال بولے رسولِ فلک جناب
بدعہدیوں سے ہوتے نہیں لوگ کامیاب

اللہ رے پاس عہدِ شہنشاہِ بحر و بر امر خلاف وعدہ سے نفرت تھی کس قدر
لازم ہے ہمکو ڈالیں گریباں میں اپنا سر دیکھیں ہیں کتنے متبعِ سید البشر

وعدہ خلافیوں سے ہے کتنا ہمیں گریز
لازم ہے اپنے حال پہ ہم خود ہوں اشک ریز

اب وقت آیا تھا ہوں نبرد آزما ضرور اسلام۔کفر باطل و حق۔ظلمت اور نور
منظر پہ پیش چشم تھا سجدے میں تھے حضور لب پر دعائے فتح تھی دل لبکہ ناصبور

کہتے تھے اے خدا اگر اسلام مٹ گیا
تو جان لے کہ جہاں سے ترا نام مٹ گیا

آئے جو بیقرار نظر شاہِ مرسلیں بُوبکر رو کے کہنے لگے افخر عالمیں
وعدہ وفا کریگا خدا اپنا بالیقیں رنجیدہ اس قدر ہیں عبث آفتابِ دیں

یہ کہہ رہے تھے آگیا وقتِ سعید فتح
وحیِ الٰہ بن گئی پیغام عید فتح

اب پاس بالکل آگئے اعدائے خیرہ سر بولے یہ انکو دیکھ کے سلطان بحر و بر
تم لوگ پیش قدمیاں کرنا نہ بھول کر رب کریم دیگا یقیناً تمھیں ظفر

البتہ یہ خیال رہے اے مجاہدیں
تیروں سے رو کو آئیں سر و نیزہ جو ملحدیں

اسوقت رزمگہ کا تھا عالم عجیب تر بُو بکرؓ اِدھر تھے ناز کا پالا پڑا اُدھر
عُتبہ اُدھر حریف اِدھر پارۂ جگر ماموں کے خوں کا تشنہ لب خنجر عمرؓ

گویا کہ امتحانگہ ایماں تھی رزمگاہ
جس میں بدل شریک تھے سب پیرانِ شاہ

صف بستہ رہنیں ہو گئے جب ہر دو لشکراں عامر معاً ہی لیکے چلا خنجر و سناں
بھائی تھا حضرمی کا یہ سردار مفسداں کی تھی اسی نے جامہ دری صورت کتاں

مجمع نے اُسکے خون سے کی سُرخ اپنی تیغ
آتے ہی اس لعیں کو کیا قتل بے دریغ

پہنچا جو قتل ہو کے جہنم کو وہ لعیں بہرِ جدال عُتبہ بڑھا سوئے مسلمیں
تلتا نہ جنگ پر کبھی وہ مردِ دوربیں کرتا نہ طعن سے جو ابوجہل خشمگیں

آیا نکل کے فوج سے جسوقت وہ جواں
نکلے ولید و شیبہ بھی فوراً اسی زماں

آتے ہی کی جو مدِ مقابل کی جستجو پہنچے معاذ و عوف و عبداللہ روبرو
پوچھا ہر اک سے نام و نسب کر کے گفتگو بعد اسکے بولا شاہِ رسل سے بصد غلو

ہم لوگ انسے کر نہیں سکتے کبھی بھی جنگ
انسے لڑائی کرنا ہمارے لئے ہے ننگ

واپس جو آئے حکم نبی سے وہ سب جواں پہنچے عبیدہ - حمزہ - علی بکوشاں
رخپر نقاب ڈالے تھے یہ لوگ اسزماں پوچھا جو عتبہ نے نسب و نام غازیاں
فوراً ہی دیکے کافی وشافی اسے جواب
بہر مقابلہ بڑھے ہر سہ بکو خطاب

جسوقت عتبہ نے کیا حمزہ پہ بڑھکے وار اک ضرب تیغ میں لیا حمزہ نے اسکو مار عتبہ سردار فوج و ولید و شیبہ کا قتل
سمت علی بڑھا جو ولید ستم شعار مقتول ہوکے پہنچا وہ ملعون بھی سوئے نار
شیبہ ہوا عبیدہ کی جانب جو تیغ زن
کمبخت نے جناب کا زخمی کیا بدن

یہ دیکھتے ہی پہنچے جناب ابو ترابؓ اک ضرب میں لعین کو بھیجا پئے عذاب
جب قتل اسکو کرچکے وہ فخر شیخ وشاب لائے عبیدہ کو بھی اٹھا دوش پر شتاب
یوں دم کے دم میں پہنچے وہ تینوں سوئے جہیم
حمزہؓ نے اک کو دو کو علیؑ نے کیا دو نیم

بعد انکے صف سے نکلا عبیدہ بن سعید ڈوبا ہوا تھا سر بسر آہن میں یہ پلید
آنکھیں کھلی ہوئی تھیں فقط اسکی بہر دید باقی تمام عضو پہ تھی پوشش حدید
آیا تو اس طرح ہوا آتے ہی ہمکلام
اے دشمنو! سنو ہے ابو کرش میرا نام

یہ سنکے نکلے صف سے زبیر نکو سیر برچھی لعین کی آنکھ میں ماری وہ تاک کر
آ پہنچا پشت زیں سے وہ فوراً زمین پر گرتے ہی تن سے جان حزیں نے کیا سفر
ناری تھا سوئے نار گیا ایک آن میں
ارمان فتح لیکے دل بے قرار میں

Marfat.com

لڑ لڑ کے قتل ہونے لگے یوں جو وہ لعیں　　سوچا شکست دینگے بایں طور مسلمیں
اب ان سے بچکے جا نہ سکے گا کوئی کہیں　　پس جنگ با اصول کا موقع رہا نہیں

آخر یہ دل میں سوچ کے اعدائے بدسیر
چار و نطرف سے ٹوٹ پڑے مسلمین پر

اسدم تھے سر بسجدہ شہنشاہ مرسلیں　　دست دعا اٹھا جو سوئے رب عالمیں
غیبی سپاہ چرخ سے آکر ہوئی معیں　　مقتول چار سمت لگے ہونے ملحدیں

جو سر ابھی تھا دوش پہ آیا زمین پر
گویا قضا کی تیغ چلی مشرکین پر

رجب کے قتل

بوجہل جو تھا دشمنِ شاہنشہِ بشر　　ایذا دہی پہ باندھے ہی رہتا تھا جو کمر
عتبہ کے بعد سب کا تھا سردار مفتخر　　فرماں پذیر جسکے تھے دل سے سب اہل شر

اس فانی اقتدار پہ تھا بسکہ اسکو ناز
اپنے کو جانتا تھا وہ تاج سر حجاز

یہ دیکھکر معوذ و معاذِ نکو نشاں　　انصار کے جو دونوں تھے جانباز نوجواں
کہنے لگے بہم۔ اسے مارو ملے جہاں　　پروا نہیں اس امر میں جائے ہماری جاں

اب زندہ رہنے دینگے نہ ہم اس لعین کو
ناپاک کر رہا ہے سراسر زمین کو

یہ عزم کر کے نکلے وہاں سے وہ نوجواں　　جا پہنچے اس جگہ پہ بنِ عوف تھے جہاں
جاتے ہی پوچھا کان میں بوجہل ہے کہاں　　وہ بولے اس سے کام ہے کیا تم کو اسنمار،

فرمایا بہر قتل ہوئی اس کی جستجو
یہ تیغ آج چاٹے گی اس شوم کا لہو

Marfat.com

یہ سُن کے انسے بولے بنِ عوف ذی وداد　　کیا سامنے کھڑا ہے وہ بدبخت نامراد
پایا نشان جو اسکا بڑھے دونوں خوش نہاد　　پہنچے جو نہیں زمیں پہ تھا وہ بانیِ فساد
دیکھا جو عکرمہ نے پدر کا یہ حال زار
پیچھے سے تیغ کا کیا قاتل پہ ایک وار

کھایا جو نہیں معاذ نے شانے پہ ایک وار　　کٹ کر لگا لٹکنے زمیں پر یدِ یسار
تکلیف گرچہ اسکی تھی ازبسکہ ناگوار　　تو بھی کیا تعاقبِ خصمِ وغا شعار
لیکن قضا نہ آئی تھی بچ کر نکل گیا
آتے ہی زیرِ دام شکار اجل گیا

زد سے جو انکی بچ کے گیا عکرمہ نکل　　کرتے رہے معاذؓ اسی طور پر جدل
دیکھا جو یہ کہ دست بریدہ ہے پُر خلل　　فوراً دبایا پانوں سے تسمہ گیا نکل
اب کیا تھا قید دست سے آزاد تھے معاذ
اور کافروں کیواسطے جلاّد تھے معاذ

بوجہل بدسگاں کو چھوڑ آئے تھے اُدھر　　غلطاں تھا فرشِ خاک پہ وہ شوم فتنہ گر
بیٹے کو اپنی جان کا پیدا ہوا جو ڈر　　اسنے بھی اپنے باپ کی جا کر نہ لی خبر
اتنے میں بولے حضرتِ سلطانِ مرسلیں
کس حال میں ہے دیکھو تو ابوجہل بدیقیں

یہ حکم سنتے ہی بنِ مسعود نیک نام　　نکلے کہ دیکھیں حالتِ بوجہلِ زشت کام
دیکھا تو مرتا تھا وہ عدوئے شہ انام　　پوچھا تجھی کو کہتے ہیں بوجہل خاص و عام
بولا بصد غرور وہ ملعون بد صفات
قوم اک کو قتل کردے نہیں فخر کی یہ بات

بوجہل نے رخِ بن مسعود پر کبھی — مارا تھا اک طمانچہ بصد نخوت و منی
اسوقت اس لعین کی دیکھی جو بے بسی — فوراً ہی انتقام کی خواہش انھیں ہوئی

گردن پہ اسکی پانو جو رکھا بصد سرور
بولا بگڑ کے آپ سے وہ پیکرِ غرور

بکری چرانے والے کہاں رکھتا ہے قدم — گردن یہ اُسکی ہی جو ہے ہر اک سے محترم
یہ سنکے اس لعیں کا معاً سر کیا قلم — بعد اسکے فوراً آئے حضور شہِ امم

ڈالا سر اس کا زیرِ قدوم شہ جہاں
یونہیں ذلیل ہوتے ہیں آخر میں سرکشاں

کچھ لوگ جبراً آئے تھے ہمراہِ اہلِ شر — واقف تھے انکے حال سے سلطانِ بحر و بر
پس کہدیا تھا سب سے لڑائی سے پیشتر — انمیں سے سامنے اگر آئے کوئی بشر

لازم ہے سبکو قتل سے اس کے کریں دریغ
برسائیں تیر و تیغ کا ہرگز نہ اسپہ میغ

بوالبختری بھی تھا انھیں اشخاص میں شمار — مجذر کی جب نگاہ پڑی اسپہ ایک بار
کہنے لگے ہے حکم رسول کرم شعار — جبراً جو آئے ہیں وہ نہوں قتل زینہار

ان رحم کردہ لوگوں میں تو بھی ہے اے جواں
ورنہ نہ چھوڑتا میں تجھے زندہ اس زماں

بوالبختری کے ساتھ تھا اک اسکا جاں نثار — بولا امان اسکو بھی ہے اے نکو شعار
کہنے لگے وہ مجھکو نہیں اسکا اختیار — مستثنا یہ نہیں کہ کروں قتل سے میں عار

سنتے ہی یہ کلام دیا اسنے یہ جواب
ہرگز نہیں یہ مرگوارا مجھے جناب

Marfat.com

زوف ایسی زندگی پہ بچالوں میں اپنی جاں　　اور دوست میرا قتل ہو از دستِ دشمناں
بے شرم اتنا میں بنوں ممکن ہی یہ کہاں　　سنتے ہی طعنہ دینگی مجھے قوم کی زناں
یہ کہہ کے بعد حملہ ہوا قتل وہ لعیں
"ابنِ شریف دوست کو ہی چھوڑتا کہیں"

اس جنگ میں حضور کا خصم شدید تر　　ملعون امیہ بھی تھا خلف کا جو تھا پسر
اس سے کبھی جناب بنِ عوف خوش سیر　　یہ کہہ چکے تھے آیا مدینے میں تو اگر امیہ کا قتل
پہنچا سکیں گے تجھکو نہ اعدا ترے زیاں
میں تیری جان و مال کا ہونگا نگاہباں

اب جبکہ لڑنے آیا تھا وہ دشمنِ مبیں　　لازم تھا قتل کرتے وہ ملتا جہاں کہیں
لیکن لحاظ رکھتے ہیں وعدے کا مومنیں　　چاہا نہ اس بنا پہ کہ ہو قتل وہ لعیں
جا پہنچے اس کو لیکے وہ بالائے کوہسار
بچ جائے تاکہ قتل سے وہ شوم بدشعار

لیکن گیا جو کوہ کی جانب وہ بدسیر　　پڑ ہی گئی بلالؓ کی کمبخت پر نظر
انصار کو انھوں نے معاً بڑھ کے دی خبر　　سنتے ہی جا کے ٹوٹ پڑے سب لعین پر
دیکھا جو ابنِ عوف نے انصار کا ہجوم
بیٹے کو آگے کر دیا بچ جائے تا وہ شوم

آیا جو زد پہ وہ تو تھی ممکن کہاں مفر　　پہنچا پدر سے پہلے ہی وہ جانب سقر
قتل اسکو کر چکے جو نہیں انصار خوش سیر　　دوڑے کہ اس لعیں کی بھی فوراً ہی لیں خبر
یہ دیکھتے ہی بولے بن عوف نیک نام
تو لیٹ جا زمیں پہ نہو کام تا تمام

Marfat.com

یہ سنتے ہی زمین پہ لیٹا جو وہ لعیں فوراً ہی اسپہ چھا گئے وہ صاحبِ یقیں
تا قتل کر سکیں نہ اُسے صاحبانِ دیں تشنہ تھے اسکے خون کے مگر سارے مومنیں
ہاتھوں کو ابن عوف کی ٹانگوں کے درمیاں
ڈالا جو اک نے دو تھا وہ مردودِ دو جہاں

کشتہ ہوئے جو عتبہ و بوجہلِ بدگہر اعدا نے فرطِ رعب سے ڈالی معاً سپر
اب کیا تھا قید ہونے لگے حامیانِ شر عباس۔ عقیل۔ اسود و نوفل سے نامور
جتنے معزز یں تھے ہوئے سب کے سب اسیر
لات و ہبل ہوئے نہ کسی کے بھی دستگیر

عتبہ و شیبہ و ابوجہلِ کمینہ خو بوالبختری و زمعہ و منبہ سے کینہ جو
عاص و اُمیّہ اور ولیدِ سیاہ رُو تاجِ سرِ قریش تھے یہ سب کے سب عدو
تائید حق سے ہو گئے سب نذرِ تیغِ تیز
باقی رہا نہ ان میں سے کوئی پئے ستیز

یوں لکھ رہا ہے صاحب تاریخ معتبر کام آئے اس لڑائی میں کفار بیشتر
چن چن کے مارے لوگوں نے سردارِ خاصکر وقتِ گرفت بھی تھا یہی مطمحِ نظر
ستر کو قتل کر دیا ستر ہوئے اسیر
یہ سب قریش ہی کے تھے سرلشکر و امیر

قادر نے زعم سب کے دلوں سے دیا نکال سرکش تھے جسقدر ہوئے اتنے ہی پائمال
جو قید تھے وہ تھے الم قتل سے نڈھال بھاگے جو۔ وہ تھے رنج ہزیمت سے خستہ حال
ماری گئی تھے جو وہ تھے درماندۂ عذاب
باقی رہے تھے جو وہ تھے غیرت سے آب آب

Marfat.com

فضل خدائے پاک رہا مسلمین پہ　　غالب ہر اک طرح رہے ہر اک لعین پہ
تا ختم جنگ لڑتے رہے اپنے دین پہ　　کمتر تھے جنکا خون بہا تھا زمین پہ

شرکائے جنگ میں سے ہوئے چودہ ہی شہید
چھ تھے مہاجر آٹھ تھے انصار کے سعید

گو تھا لڑائیوں میں یہ معمول آنجناب　　دیتے تھے حکم لاش کی تدفین کا شتاب
پر اس لڑائی میں کہ تھے مقتول بیحساب　　تدفین الگ الگ تھی ہر اک کی خود اک عذاب

پس اک وسیع چاہ میں واقع تھا جو وہاں
فرمانِ شہ سے ڈالے گئے سارے کشتگاں

لاش امیہ پھولی تھی جو حد سے بیشتر　　مدفوں ہوئی وہیں وہ بحکم شہ بشر
واپس پھر آئے آپ مکاں کو بصد ظفر　　آتے ہی قیدیوں پہ کی الطاف کی نظر

اک ایک کی صحابہ پہ تقسیم شہ نے کی
آرام دیں سبھوں کو یہ تفہیم شہ نے کی

اصحاب جو تھے پیرو حکم شہ جہاں　　کرتے رہے اسارئ پہ الطافِ بیکراں
کھاتے تھے خود کھجور انھیں دیتے تھے گرم ناں　　شرمندہ ان سلوکوں سے ہوتے تھے وہ ہر آں

برکت تھی سب یہ صاحبِ خلقِ عظیم کی
جو چارہ جوئی کرتے تھے قلب دو نیم کی

کپڑے نہ تھے پہننے کو ان قیدیوں کے پاس　　یہ دیکھتے ہی بولے رسولِ کرم اساس
تم لوگوں میں سے جو ہو رضا جوئے رب ناس　　ممکن ہو تو وہ دے ابھی لاکر انھیں لباس

سنتے ہی حکم حضرت سلطان بحر و بر
لے آئے کپڑے گھر سے سب اصحاب زود تر

Marfat.com

حاضر کیا ہر اک نے جو ملبوس اسزماں آیا درست جسم پہ ہر اک کے بیگماں
عباس پر تھی قدمیں ہر اک شخص سے کلاں اترا نہ ٹھیک اُنپہ کوئی پیرہن اُس آں

آخر بن اُبَیّ نے جو قدمیں تھا جواب
منگوا کے گھر سے پیرہن اپنا دیا شتاب

بدلے میں تھا اسی کے جو بخشا پئے کفن حضرت نے اسکے مرنے پہ اک اپنا پیرہن
احساں کسی کا رکھتے نہ تھے سید زمن جز ذات پاک حضرت خلاق ذوالمنن

ممنون تھے تو لطفِ خدائے کریم کے
مرہون تھے تو رحمتِ ربِّ رحیم کے

آیا تھا قید ہو کے سہیل عمرو کا پسر بولے یہ اسکو دیکھ کے فاروق نامور
یہ رَوِ دیں میں کرتا تھا تقریر بیشتر دو نچلے دانت اسکے توڑا دیں شہِ بشر

فرمایا ایسا فعل کروں گا جو میں کبھی
کیا اسکا بدلہ لے گا نہ وہ قادرِ قوی

بعد اسکے شورہ خواہ ہوئے شاہ مرسلیں بارے میں ہر اسارٰی کے کیا رائے مومنیں
بولے یہ سنکے حضرتِ صدیقِ خوش یقیں سب اپنے ہی عزیز اقارب ہیں شاہ دیں

لے لے کے فدیہ چھوڑیے ان کو شہ انام
اسکے سوا ندے گا کوئی شورہ یہ غلام

بعد انکے بولے حضرت فاروق خوش سیر جو جسکا ہو عزیز قریب اے شہِ بشر
وہ اسکو اپنے ہاتھ سے بھیجے سوئے سقر اسکے سوا نہیں ہے کوئی شورۂ دگر

لیکن نہ آئی آپ کو یہ رائے کچھ پسند
تجویز اولیں پہ ہوئے آپ کاربند

Marfat.com

لے لیکے فدیہ چھوڑ چکے جب انھیں جناب فوراً ہی اُتری آپ پہ یہ آیۂ عتاب
حکم نوشتہ میرا نہ کرتا جو سدِّ باب جو کچھ لیا تھا اسپہ اترتا بہت عذاب

یہ حکم سنکے روئے بہت سیدِ اُمم
اور یار غارِ شہ بھی ہوئے بسکہ پُرالم

اتری رسُول پاک پہ کیوں آیۂ عتاب کیوں دی خدائے پاک نے دھمکی پئے عذاب
مسلم و ترمذی سے محدث نکو خطاب دیتے ہیں اسکا اپنی کتابونمیں یوں جواب

فدیہ لیا حضور نے بے حکم ربِّ بار
غارتگری صحابہ نے فرمائی اختیار

پر اتنائی حکم نہ آیا تھا پیشتر اسوجہ سے خدا نے بھی کی عفو کی نظر
آخر میں آیا حکم خداوند جسد بر لوٹا جو تمنے کھاؤ وہ طیّب ہے سر بسر

یہ سنکے مطمئن ہوئے شاہنشہِ جہاں
اصحاب کا بھی دور ہوا رنج جانستاں

لی تھی ہر اک اسیر سے فدیہ میں جو رقم فی کس تھی بالعموم وہ چالیس سو درم
لیکن جو تھے اساریٰ میں مرداں ذیحشم انسے زیادہ لی تھی کہ ہو جائے زور کم

ناداری سے جو دے نہیں سکتے تھے اتنا مال
فرمایا انکو عفو گئے گھر وہ شاد حال

عباسؓ جو تھے آپ کے عم بزرگوار بولے غریبی سے ہے مرا حال بسکہ زار
فدیہ کہاں سے دوں تمھیں اے ابنِ نامدار شرم آتی ہے تمھارا چچا ہو کے لُوں اُدھار

فرمایا شہ نے کیا ہوا فرمائے وہ زر
رکھا تھا جس کو پاس چچی کے دم سفر

حضرت عباس کا قبول اسلام

Marfat.com

بولے یہ سنتے ہی۔ ہو تم اللہ کے نبیؐ اس سرِ مخفی سے نہ تھا باخبر کوئی
دی ہے اُسی نے تمکو مری جان آگہی ایماں نہ لائے تم پہ جواب بھی تو ہے شقی

یہ کہہ کے صدقِ دل سے مسلماں ہوئے معاً
تھے حق پسند صاحبِ ایماں ہوئے معاً

نادار جو تھے فن کتابت سے بہرہ ور انکو ہوا یہ حکم شہنشاہِ بحر و بر
دس بچوں کو سکھا دو کتابت کا گر ہنر آزاد ہو کے تم بھی چلے جاؤ اپنے گھر

یہ سنتے ہی ہر ایک نے کی ابتدائے کار
کچھ لڑکے زید سا ں ہوئے لکھنے میں ہوشیار

بوالعاص جو تھے شوہرِ بنتِ شہِ جہاں آئے تھے وہ بھی قید میں ہمراہِ قیدیاں
فدیہ کے انسے بھی ہوئے طالب شہِ زماں لیکن وہ مال رکھتے نہ تھے پاس کچھ وہاں

ہو جاتے جسکو دیکے وہ آزاد قید سے
گھر کرتے جاکے اپنا وہ آباد قید سے

دی آخرش یہ زینبِ ناشاد کو خبر بھیجو بقدرِ فدیہ کہ آجاؤں چھوٹ کر گھر
بیوی نے جب سُنا ہوئیں رنجیدہ بیشتر اک ہار بھیجا اپنے گلے سے اُتار کر

یہ ہار تھا خدیجۂ کبریٰ کی یادگار
پہچانتے تھے اس کو شہنشاہ نامدار

اس ہار پر حضور کی جو نہیں پڑی نظر بے اختیار رو دئے آپ اسکو دیکھکر
یاد خدیجہ ہو گئی فوراً ہی تازہ تر کہنے لگے صحابہ سے دل اپنا تھام کر

مرضی ہو تم سبھونکی تو فدیہ نہ انسے لوں
مادر کی یادگار کو واپس ابھی کروں

Marfat.com

یہ سنتے ہی ہوئے سر تسلیم سبکے خم مرضی ہر اک کی پا کے ہوئے خوش شہ امم
داماد سے کہا نہ ہو محزون و پُر الم تجکو معاف کرتے ہیں فدیہ کے سب درم

پہنا دو جا کے زینب دلگیر کو یہ ہار
کہدو پدر نے لی نہیں مادر کی یادگار

ابوالعاص کا قبول اسلام

آئے مدینے سے جو ابو العاص چھوٹکر الطاف مصطفائی نے دل پر کیا اثر
زینب کو گھر پہ آتے ہی بھیجا پدر کے گھر بیٹی کو دیکھکر ہوئے خوش شاہ بحر و بر

بو العاص تاجروں میں تھے مکے کے نامدار
کچھ روز بعد شام گئے بہر کاروبار

اسدفعہ وہ گئے جو تجارت کو سوئے شام نفعِ کثیر پایا ز الطاف ذی الکرام
خوش خوش مکاں کو آرہے تھے با صد احتشام آپہنچا ایک دستۂ فوجِ شہِ انام

اسنے پہنچتے ہی کیا پہلے انھیں اسیر
بعد اس کے منقسم کیا مال و زر خطیر

یہ چھپکے آئے بیوی کے پاس آکے لی پناہ واقف ہوئے اس امر سے محبوبِ جہاں شاہ
اصحاب سے کہا تمھیں بخشے گا اور اللہ بو العاص کا جو مال لیا ہے میانِ راہ

سمجھو مناسب اسکو تو واپس کرو ابھی
دیتا ہے تمکو شورہ یہ اللہ کا نبی

یہ سنتے ہی کیا سر تسلیم سب نے خم واپس ہر اک نے کردی اک اک شے اک اک درم
مال اپنا پا گئے جو وہ مردِ نجو شیم واپس گئے مکان کو با فرحتِ اتم

شرکائے کاروبار نے پہلے کیا حساب
بعد اس کے دینِ حق سے ہوئے خود بھی بہرہ یاب

Marfat.com

ایماں قبول کرکے جو ہجرت کی اختیار شرکاؤں سے یہ بولے نہ آتا میں زینہار
پر ہے معاملے کی صفائی مرا شعار آیا ہوں اسلیئے ادھر اے شاملانِ کار
تا یہ کہو نہ خاسہ ایماں وہ ہوگیا
متقاضیوں کے ڈر سے مسلماں وہ ہوگیا

پہنچی شکستِ فاش کی اعدا کو جب خبر ماتمکدہ بنا معاً انکا ہر ایک گھر
لیکن بوجہ شرم تھی یہ قید سخت تر آہ و بکا نہ کرسکے کھل کر کوئی بشر
گھٹ گھٹ کے جان دیتے تھے مردود شرم سے
رہتی تھی آہ سینے میں مسدود شرم سے

اسود تھا مکے والوں میں اک مرد با اثر اس معرکے میں آئے تھے کام اسکے دو پسر
پر شرم قوم سے نہیں کی چشم اسنے تر دل اُسکا اُمڈا آتا تھا اس غم سے سر بسر
اک روز آئی کان میں رونے کی کچھ صدا
سمجھا کہ اذن رونے کا شاید کہ ہوگیا

نوکر سے بولا سنتے ہی وہ مرد بے خبر روتا ہے کون - دیکھ تو آ پھوٹ پھوٹ کر
جاکر جو اسنے دیکھا اک عورت ہے کھولے سر کھویا تھا اونٹ روتی تھی اس غم میں سر بسر
مالک سے یہ وقوعہ جو اسنے کیا بیاں
بے اختیار بولا یہ سنکر وہ غم کناں

گم شدگیِ شتر پہ تو رونا ہے اک ستم لازم تھا کرتی واقعۂ بدر پُر الم
حارث عقیل ایسے دلیروں کا کرتی غم جنکا وجود دہر میں تھا بسکہ مغتنم
بچتے تھے جنکی زد سے دلیرانِ صف شکن
جنکے رجز سے ہوتا تھا لرزاں تمام رن

Marfat.com

عمیر کا قبول اسلام

اکدن عمیر ابنِ امیہ سے بدشیم کرتے تھے اہل بدر کا ماتم بکرب و غم
فارغ ہوئے جو اس سے وہ اعدائے پر ستم بولا ابن امیہ میں ہوں گرچہ ذی حشم
لیکن ذرا بھی لطف نہیں اب حیات کا
غم جانستاں ہے اخ و پدر کی ممات کا

بولا عمیر ہوتا نہ گر میں عیالدار اور قرض کا نہ ہوتا مرے سر پہ کوئی بار
زندہ نہ چھوڑتا میں محمدؐ کو زینہار جاتا مدینے ہو کے ابھی اسپ پر سوار
جاتے ہی سر اڑاتا معاً ان کا بیگماں
خنجر سے میرے ملتی نہ ہرگز انھیں اماں

صفوان جو امیہ سے دشمن کا تھا پسر بولا وہ تم سدھارو یہ سب بار میرے سر
یہ سنتے ہی عمیر گیا فوراً اپنے گھر خنجر بجھایا زہر میں اور باندھ لی کمر
پہنچا جو نہیں مدینے میں وہ پیکر عناد
بھانپا معاً عمرؓ نے ہے آمادۂ فساد

نیت سے اسکی ہو گئے واقف جو یوں عمر غصے سے سرخ ہو گئے رخسار سر بسر
لائے گلا دبا کے معاً بابِ شاہ پر آیا جو یوں عمیر حضور شہ بشر
فرمایا چھوڑ دو اسے آنے دو میرے پاس
یہ سنکے دستکش ہوئے فاروق خوش اساس

آیا جو وہ قریب شہنشاہ بحر و بر فرمایا کس ارادے سے آیا بیان کر
کی عرض قید میں ہے ہمارا ابھی اک پسر اسکو چھڑانے آیا ہوں طے کر کے یہ سفر
فرمایا پھر لئے ہے تو کیوں تیغ آبدار
بولا کہ اسنے بدر میں کیا کیا کئے ہیں کار

Marfat.com

یہ سنکے اُس سے بولے شہنشاہ انبیا　　تُو نے حجر میں بیٹھ کے شورہ کیا ہے کیا
سچ کہدو کیا نہیں مرا قتل اسکا مدعا　　سنتے ہی یہ کلام وہ حیرت میں آگیا

بولا ہیں آپ واقعی اللہ کے نبیؐ
کھولا اُسی نے آپ پہ یہ سرِ مختفی

ورنہ کبھی کو شورے کی اصلا نہیں خبر　　صفوان کے سوا نہیں آگہ کوئی بشر
وہ اسکو لائے گا نہ کبھی بھی زبان پہ　　شاہا اسی کا بھیجا ہوا ہوں میں بدگہر

یہ کہہ کے پھر تو دل سے مسلماں وہ ہو گیا
کافر تھا دم میں صاحبِ ایماں وہ ہو گیا

مکے کے مشرکین کو تھا اب اسکا انتظار　　آتے ہی مژدہ قتل کا دے گا وہ پختہ کار
لیکن پلٹ کے آیا جو وہ شخص ہوشیار　　کافر نہیں تھا بلکہ تھا اک مردِ دیندار

دیکھا جو اسکو ہو گئے حیرت زدہ لعیں
قدموں کے نیچے سے گئی گویا نکل زمیں

استدم تھا سارا مکے کا مکہ عدوئے دیں　　زندہ وہاں سے جا نہیں سکتے تھے مسلمیں
لیکن ہو جسپہ رحمتِ خلاقِ عالمیں　　بال اسکا بیکا کر نہیں سکتا کوئی لعیں

آیا تو کی اشاعتِ دینِ خدائے پاک
انوار دیں سے ہو گیا اک مجمع تابناک

فاتح ہوئے جو بدر میں سلطانِ مرسلیں　　حیراں ہیں اس سے غرب کے سارے مورخیں
تائید ایزدی کے تو قائل ہی وہ نہیں　　کہتے ہیں اک خیال ہے ناقابلِ یقیں

اسباب ظاہری ہی پہ کرتے ہیں وہ نظر
انکے خیال میں ہیں یہی باعثِ ظفر

Marfat.com

اچھا یہی سہی کریں اسباب پر نظر گر فتح کو انھیں پہ سمجھتے ہیں منحصر
دیکھیں تو میں ہی نہ تھا انہیں بہمد گر سردارِ فوج خود ہی نہ راضی تھا جنگ پہ

زہرہ۔ مدتی کے لوگ تھے بیزار جنگ سے
لوٹ آئے تھے مکان۔ تھا انھیں عار جنگ سے

بارش سے اُسجگہ۔ تھا جہاں انکا مستقر کیچڑ کہیں ہوئی کہیں دلدل پہ از خطر
جس سے کہ چلنا پھرنا ہوا امرِ سخت تر عاجز تھا گویا زیست سے اپنی ہر اک بشر

بے قاعدہ تھے جمع وہ سب رزمگاہ میں
ترتیب تھی نہ بندشِ صف تھی سپاہ میں

اسباب ایسے ہوں تو ہوں کیا خاک فتحیاب فتح و ظفر کا یوں نہیں کھلتا کبھی بھی باب
فوج و رسد۔ سلاح ہر اک شے ہو جب یاب تو بھی حصول فتح ہے امر خیال و خواب

جب تک نہ سب ہوں متحد و متفق بجوش
جبتک نہ سب ہوں جنگ کے خواہاں صمیم و خروش

فاتح ہوئے جو فخر رسل سید امم روئے زمیں پہ جم گئے اسلام کے قدم
اب اہل مکہ کا ہوا از بسکہ زور کم اہل مدینہ بھی لگے کرنے سر انہیں خم

ابنِ اُبَیّ جو تھا وہاں مرد ذی اثر
ظاہر میں ڈر کے وہ بھی ہوا دیں سے بہرہ ور

قرب و جوار کے جو قبائل تھے انپہ بھی فضل خدا سے بیٹھ گئی سطوتِ نبی
اب سرکشی کا عزم بھی کرتا نہ تھا کوئی فتنے کی آگ گویا بھڑک کر کے دب گئی

اب مسلمیں کو نہ رہا مشرکیں کا ڈر
تائید حق سے پہنچا نصیب انکا اوج پر

Marfat.com

غزوۂ بنی قینقاع

اسطرح بدر میں ہوئے اعدا جو پائمال کہنے لگے یہود جو تھے قینقاع کے آل
ہم شیروں سے جو آتی نہیں نوبت جدال غزوہ دوں سے انکے معاً دیتے ہم نکال

ان وحشیوں سے لڑکے ہوئے کامیاب گر
ہمگوگ اس ظفر کو سمجھتے نہیں ظفر

نخوت سے اس طرح لگے کہنے جو وہ لعیں فوراً ہی آیا حکم خداوند عالمیں
کہدیجے ان یہود سے اے شاہ مرسلیں آتا ہی وقت ہاروگے تم سب بھی بالیقیں

روز قیام جاؤگے دوزخ میں سب کے سب
جو ہی مقام عذاب کا ازبسکہ پُر تعب

کیا بدر سے نہیں ہوئی عبرت تمھیں حصول اپنے سے دوگنا دیکھتے تھے لشکر رسول
آجاؤ حق پہ دعوت ایماں کرو قبول بہتر نہیں قضیۂ جنگ وجدل کا طول

یہ سنکے آئے طیش میں وہ سارے بدگمال
چاہا دلوں سے کینۂ دیرینہ لیں نکال

آمادہ چھیڑ پہ ہوئے آخر یہود یاں عصمت دری کی اک زن مسلم کی ناگہاں
لازم تھا اس سے جنگ پہ تل جاتے مومناں لیکن وہ ضبط وصبر کے خوگر تھے بیگماں

سردار سے جو انکے کہا بہر انسداد
بجتا ہوا چلا گیا سنکر وہ بدنہاد

یہ دیکھکر بحکم خدا شاہ بحر وبر خود لیکے فوج راہی ہوئے سوئے اہل شر
جاکر کیا حصار اُن اعدا کا پیشتر دیں کی طرف بلانے لگے پھر شہ بشر

دو ہفتہ تک رہے وہاں اللہ کے رسولؐ
پر جنگ کو وہ نکلے نہ ایماں کیا قبول

تنگ آکے مانگنے لگے آخر کو وہ اماں　　اور لائے جزیہ سوے شہنشاہ دو جہاں
اک عہدنامہ بھی دیا ترتیب اسی زماں　　فضل خدا سے دب گئے جب یوں وہ سرکشاں

فتح وظفر کے ساتھ پلٹ آئے شاہ دیں
کھاکر شکست ہو گئے مرعوب ملحدیں

غزوۂ سویق

پہلے تو حضرمی ہی کو روتے تھے اہل شر　　پیش آیا اب جو بدر کا غزوہ شدید تر
ماتمکدہ تھا فرط الم سے ہر اک کا گھر　　خواہاں انتقام تھا مکے کا ہر بشر

پیش آیا بعد بدر کے جو غزوۂ سویق
باعث یہی تھا ورنہ نہ لڑتا کوئی فریق

کشتہ ہوئے جو عتبہ و بوجہل بدسیر　　اب مشرکیں کا تھا ابوسفیان تاج سر
اس افتخار سے ہوا جو نہیں وہ مفتخر　　چاہا عوض لوں بدر کے کشتوں کا جلد تر

سوگند اسنے کھائی نہ لوں جب تک انتقام
ہے مجھ پہ زینت اور طہارت ہر اک حرام

یہ عزم کر چکا جو وہ مردود بدقمار　　لیکر چلا مدینے کو دو سو شتر سوار
پہنچا جو پاس حیّ کے وہ مرد بدشعار　　امید رکھتا تھا مرا ہوگا معین کار

پر اسنے منھ چھپایا نہ کھولا مکاں کا باب
آگے بڑھا یہ دیکھ ابوسفیانِ بے حجاب

پہنچا بنی نضیر کے سردار کے قریں　　جسکو سلام کہتے تھے سب لوگ بالیقیں
سوداگری خزانہ تھا جس کے تہِ نگیں　　آمد کی اس لعین کی پائی خبر جو نہیں

فوراً ہی پیشوائی کو نکلا مکان سے
گھر لاکے میہمان کیا عزوشان سے

پھر راز سب مدینے کے اسپر کئے عیاں واقف ہوا جو اُنسے وہ سردار ملحداں
حملہ کیا عریض پہ ملعوں نے ناگہاں جو تین میل پر تھا مدینے سے بیگماں
حملے سے اسکے سعد جو عمرو کے تھے پسر
راہ خدائے پاک میں جاں سے گئے گذر

قتل انکو کر چکا جو وہ مردودِ خیرہ سر پھنکوائے چند گھاس کے انبار چند گھر
ان واقعات کی ہوئی شہ کو جو نہیں خبر نکلے پیئے تعاقبِ خصم زبوں سیر
جب یہ خبر سنی کہ شہنشاہ انس و جاں
آتے ہیں مجھ سے لڑنے کو با فوجِ غازیاں

گھبرا گیا یہ سنکے وہ مردود نابکار سوچا قسم اُتر گئی - بہتر ہے اب فرار
یہ عزم کرتے ہی رہ مکہ کی اختیار رستے میں بورے ستو کے پھینکے کہ کم ہو بار
سامان میں رسد کے تھا ستو ہی اسکے پاس
جسکو کہ پھینکتا گیا - تھا اتنا بدحواس

نکلے مدینے سے جو تعاقب میں شاہ دیں آیا گرفت میں نہ گروہ مخالفیں
بورے وہ ستو کے نظر آئے کہیں کہیں ہمراہ ان کو لائے اٹھا کر مجاہدیں
ستو ہی کو سویق کہا کرتے ہیں عرب
پس غزوۂ سویق لگے کہنے اسکو سب

سنہ ۳ ہجری اس سال آئیں حفصہؓ بعقدِ شہ جہاں زینبؓ سے بھی نکاح ہوا شہ کا بعد ازاں
کلثومؓ کا غنیؓ سے ہوا عقد اسی زماں پیدا ہوئے جناب حسنؓ شاہِ انس و جاں
اس سال ہی بحکم خداوند بحر و بر
قائم ہوئی زکوٰۃ ہر اک ذی نصاب پر

حفصہؓ و زینبؓ و ام کلثومؓ حسنؓ

حب سے شکست بدر میں کھا آئے تھے قریش — مسکن گزیں قلب تھا غم جاے فرح و عیش
آمادۂ جدال تھے از بس بغیظ و طیش — ساعی بہر طرح تھے کہ افزوں ہو میز احیش

حب کر چکے بجد اتم سارا انتظام
چاہا مدینے جا کے لوں حضرت سے انتقام

عم رسول حضرت عباس نامدار — مکے میں تھے حب عزم ہوا ان کا آشکار
اک خط رواں کیا سوئے محبوب کردگار — تا عزم دشمناں سے ہوں آگاہ و ہوشیار

خط سے ہوا جو علم کہ کفار بدسیر
باسہ ہزار فوج ہیں آتے مدینہ پر

پڑھکر نماز جمعہ رسول فلک مقام — بولے مجاہدین سے! اصحاب خاص و عام
سوئے مدینہ آتے ہیں اعدائے بد قوام — تالیں شکست بدر کا ہم سب سے انتقام

لازم ہے سنتے ہی کرد طیاری جہاد
تا ہوں ذلیل و خوار وہ سب بانیٔ فساد

سنتے ہی حکم حضرت سلطان مرسلیں — آمادۂ جہاد ہوئے سارے مسلمیں
شوال کی جو آگئی تاریخ ہفتمیں — طیار ہو کے آئے گھروں سے سب اہل دیں

بہر جہاد جمع ہوئے حب مجاہداں
نکلے سلاح جنگ پہنکر شہ زماں

راہی ہوئے جو سوئے احد شاہ خوش خطاب — نو ہو پچاس شخص مجاہد تھے ہمرکاب
کچھ وہ جو قطع کر چکے وہ نصرت انتساب — ملحد کر بن ابی نے رہ گھر کی لی شتاب

دیکھا جو اسکو جاتے ہوئے جانب مکاں
کچھ خزرجی ہوئے متزلزل کچھ اوسیاں

Marfat.com

لیکن سنبھل گئے وہ بتوفیق ایزدی دلِ ان سبھوں کے کردئے اللہ نے قوی
پہنچا اُحد کے پاس جونہیں عسکرِ نبی ٹھہرا وہیں بحکم شہنشاہِ ابطحی
پر جسجگہ تھا آپ کے لشکر کا مستقر
واقع تھا ایک درّہ وہاں اُسکی پشت پر

یہ دیکھکر رسول خدا فخرِ شیخ و شاب بولے بنِ جبیر سے اے جرأت انتساب
نادگ فگن پچاس ابھی کرکے انتخاب فوراً ہی باب درّہ پہ ہوجاؤ مستطاب
ہملوگ فتحیاب ہوں یا آنکہ منہزم
ہٹنا نہ باب درّہ سے تم لوگ یک قدم

ورنہ کرینگے پشت سے حملہ معاندیں دھوکے میں مارے جائینگے اکثر مجاہدیں
یہ سنکے بابِ درّہ پہ آئے وہ خوش یقیں محفوظ ہوگیا بہر اندازہ جو نہیں
صف بستہ رہنمیں لشکرِ اسلام ہوگیا
ہر اک دلیر غیرت بہرام ہوگیا

تھا سامنے ہی لشکرِ اعدا کا بھی مقام نکلا برائے جنگ ابو عامر بداختتام
تھے ہمرہی میں اُسکی کئی اور زشت کام میدانمیں چاہتے ہی تھے آکر جمائیں گام
پر انپہ ہر طرف سے جو برسا سحابِ تیر
ملتی نہ تھی مفر نہ تھا بنتا جوابِ تیر

طلحہ نے انکو دیکھا جو اسطرح منہزم بہر مقابلہ بڑھا وہ عازمِ عدم
پہنچے ادھر سے لیکے علیؓ خنجر دودم اک ضرب میں لعین کا فرمایا سر قلم
اک اک اسی طرح جو ہوا راہیِ جحیم
گھبرائے دیکھتے ہی یہ روداد وہ لئیم

Marfat.com

ملکر ہراک نے حملہ کیا آخرش شتاب پر یوں بھی ہو سکے نہ وہ ملعون فتح یاب
فوراً ہی اہل دیر نے ادھر سے دیا جواب تکبیر کہہ کے ٹوٹ پڑے جملہ شیخ و شاب

میدانِ کارزار بنا دم میں لالہ زار
بھاگے بچا کے جان بالآخر سب اہل نار

دیکھا جب اہل دیر نے معاند کا انہزام دوڑے پئے تعاقبِ اعدائے زشت کام
متعینانِ درّہ نے دیکھی جو فتح تام فوراً پئے تعاقب اعدا اٹھائے گام

فرمان مصطفائی کا آیا نہ کچھ خیال
اُس کان سے سنا دیا اس کان سے نکال

ابن جبیر نے انھیں روکا بہت مگر اک آدمی پہ بھی نہ پڑا کہنے کا اثر
ابن ولید نے جو نہیں دیکھا تھی ہے در حملہ کیا بجوش اتم مسلمین پر

یہ دیکھتے ہی بھاگ رہے تھے جو ملحدیں
وہ بھی بنِ ولید کے آکر ہوئے معین

حملہ یہ دفعتہً جو ہوا مسلمین پر اک تازیانہ تھا جو لگا غائبین پر
کرتے عمل جو گفتہ صادق امین پر جائے مفر تلاش نہ کرتے زمین پر

سردار کے جو حکم کا کرتے نہیں خیال
ہوتے ہیں آخرش وہ اسی طرح خستہ حال

شیطان نے جو دیکھا ہے ہنگامہ اک بپا شکلِ بنِ سراقہ میں چلّا کے یوں کہا
خوش ہو قریشیو کہ ہوئے قتل مصطفا یہ سنکے مسلمیں ہوئے اکثر گریز پا

کہتے تھے کیا کریں سبھی ارباب باخبر
ہوش و حواس ہو گئے تھے سلب سر بسر

Marfat.com

سہ جناب سعدؓ بوبکرؓ۔ عمرؓ۔ علیؓ و زبیرؓ بن العوام وقاص کے پسرؓ و بنِ عوفؓ نیک نام
طلحہؓ ابو عبیدہؓ و خبابؓ خوش نظام عاصمؓ۔ ابو دجانہ و حارثؓ ستودہ کام
اسیدؓ سعیدؓ اور سہیلؓ نکو نشاں
یہ چند لوگ تھے جو تھے نزد شہ جہاں

دیکھا جو مشرکین نے سلطانِ مرسلین بیٹھے ہیں رزمگاہ میں با چند مسلمیں
چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے لیکے تیغ کیں پر حافظ جناب تھا خلاق عالمیں
اصحاب نے سنبھال لی شمشیر آبدار
صدہا گئے عدم کو ہزاروں ہوئے فرار

شمشیر زن جو آئے تھے بھاگے وہ مثلِ زن کوئی ٹھہر سکا نہ قریب شہ زمن
پر دو لعینوں نے کہ جو تھے بسکہ پر فتن دو سنگ مارے بر رخِ محبوب ذوالمنن
جن سے حضور کا ہوا دندان اک شہید
اور زخم آیا ناصیہ و لب میں بھی شدید

مجروح ضرب سنگ سے جسدم ہوئے حضور اک غار میں پہنچ کے کیا خون رخ سے دور
پھر درگہ الٰہ میں کی عرض اے غفور آنکھیں تو انکو دے نہو آئندہ تا قصور
اللہ رے رحم حضرتِ سلطانِ مرسلیں
ایذائیں پا کے بھی نہوئے آپ خشمگیں

وہ دونوں بد نہاد جو تھے بسکہ بدسیر تیغ ابو دجانہ سے پہنچے سوئے سقر
دم بھر بھی رہنے پائے نہ زندہ زمین پر پائے معاً ہی فعل زبوں کے زبوں ثمر
اک ابن قمیہ تھا بد افعال بد مآل
اور دوسرا تھا عتبۂ وقاص بدسگال

Marfat.com

بھاگے تھے سنکے رحلت حضرت کی جو خبر ان لوگوں میں سے کعب کی شہ پر پڑی نظر
آئے تھے اتفاق سے وہ بابِ درّہ پر حضرت کو زندہ دیکھ کے بولے وہ چیخ کر

فضل خدا سے زندہ ہیں سلطان مرسلیں
پروانو آؤ جمع ہو سب گردِ شمعِ دیں

جونہیں خبر یہ پائی کہ زندہ ہیں مصطفا فوراً ہی جمع ہو گئے اصحاب با صفا
یکجا ہوئے جونہیں وہ سب از فضل کبریا پہنچے احد پہ ہمرہِ سلطانِ انبیا

دیکھا جو ملحدوں نے اُحد پہ ہیں شاہ دیں
چاہا جو چڑھنا چڑھ نہ سکے رہ گئے وہیں

بولا یہ دیکھکر ابوسفیانِ بدگہر فوج قریش کا جو تھا سردار مفتخر
اے قائمان کوہ محمد کی دوخبر زندہ ہیں یا کہ دار فنا سے کیا سفر

دنیا ہی چاہتے تھے صحابہ معاً جواب
پر حکم شاہ دیں سے نہ کچھ کر سکے خطاب

پایا نہ اُس لعیں نے جو کچھ پاسخ سخن بار دوم ہوا وہ پھر اسطرح حرفزن
بولے کہ ہیں کہ انکا بھی مقتل بنا یہ رن بگڑے صحابہ سنتے ہی یہ قول دلشکن

چاہا جواب دیں پہ رکھا شاہِ دیں نے باز
خامش ہوا نہ پھر بھی وہ متکبر حجاز

بار سوم یہ بولا وہ مردود بدکیش تم میں عمر ہیں یا گئے وہ بھی سوئے عدم
یہ سنکے بولے خسروِ دیں سید اُمم اب بھی نہ بولو چپ رہو سب لوگ یکقلم

اس بار بھی جو چپ رہے اصحاب دیوداد
چلّا کے بولا زور سے وہ باغیِ فساد

Marfat.com

شاید یہ تینوں مر گئے اس وار سے سفر گر زندہ ہوتے بولتے بے خوف بے خطر
یہ سنکے تاب لا نہ سکے حضرت عمر فرمایا سب ہیں زندہ نہ تو خوش ہو اسقدر
ڈھائینگے تجھپہ قہر و بلا ہم سب اکیدن
لائینگے تیرے سر پہ قضا ہم سب اکیدن

بولا یہ سنتے ہی ابوسفیانِ بے حجاب آئندہ ہوگی بدر میں پھر جنگ اک شتاب
فرمایا شاہ دیں نے یہ سنتے ہی دو جواب حاضر ہیں بہر جنگ یہاں سارے شیخ و شاب
فضل خدائے پاک ہے ہر دم معین حال
بھاگو گے پھر مقابلے سے با صد انفعال

یہ سنکے پھر ہبل سے کہا اسنے ہو اعل فرمایا شہ نے کہدو کہ اے مردِ پُر دغل
جز ذات حق نہیں ہے کوئی اعلیٰ و اجل ہیں پارہ ہائے سنگ یہ سب لات اور ہبل
ملتے ہی اس جواب کے بولا وہ بد اساس
عزیٰ نہیں ہے مثل ہمارے تمھارے پاس

یہ سنتے ہی صحابہ سے بول اُٹھے شاہ دیں کہدو لعیں سے عزیٰ کی حاجت ہمیں نہیں
بولا ہے ہم سبھونکا وہ خلاق عالمیں مولا ترا بھی ایسا ہے کوئی بتا کہیں
پایا جو اس لعیں نے صحابہ سے یہ جواب
نخوت کے ساتھ کرنے لگا اسطرح خطاب

مقتول آئیں گے تمھیں مثلہ کئی نظر الزام اسکا دینا نہ تم لوگ میرے سر
حکم اسکے واسطے نہ تھا میرا کوئی۔ مگر ناراض بھی ہوا نہیں اصلا اس امر پہ
اس گفتگو کے بعد وہ سردار ملحداں
مکے کی سمت چلدیا با فوج کافراں

Marfat.com

ذکر شہادت جناب حضرت حمزہ

ہیں متفق اس امر میں سارے مورخیں — اس غزوہ میں شہید ہوئے ستراہل دیں
شامل تھے انمیں حمزہ بھی راس المجاہدیں — رکھتے تھے جو خطاب یداللہ بالیقیں

غزوات میں دکھاتے تھے جو اپنی صفدری
اعداکے دل پہ نقش تھی جن کی بہادری

کشتہ ہوئے جو بدر میں کفارِ بدشیم — انمیں سے اکثر آپکے ہاتھوں گئے عدم
عتبہ کا آپ ہی نے تھا فرمایا سر قلم — کی تھی جناب ہی نے طعیمہ پہ تیغ علم

عتبہ تھا زوجۂ ابوسفیان کا پدر
اور تھا طعیمہ عدی بھی مرد با اثر

وحشی تھا اُسکے بھائی کے بیٹے کا اک غلام — حربہ زنی کے فن میں تھا مشہور اسکا نام
آقا نے اُسکے جو کہ تھا ازبسکہ بدنظام — جسکو جبیر کہتے تھے مکے کے خاص و عام

ہنگام جنگ اس سے کہا اے نکوشیم
حمزہ کو قتل کرکے جو کر راہی عدم

اسکا عوض یہ ہے نہ رہے گا تو پھر غلام — آزادی دونگا تجھکو میں فوراً ہی لاکلام
حاضر تھی ہندہ بھی جو تھی اُم امیر شام — وحشی سے بولی کردے جو کام انکا تو تمام

بدلے میں اسکے میں بھی دوں انعام اسقدر
تو مالدار ہوکے کرے زندگی بسر

وعدوں کو انکے سنتے ہی فوراً وہ بدگہر — نکلا بہ فکر قتل یداللہ خوش سیر
دیکھا کہ لڑ رہے ہیں وہ ہمشکل شیر نر — اور اسکی سمت آتے ہیں بے خوف بے خطر

کترا کے زیر سنگ وہ فوراً ہوا نہاں
لیکن اسے نہ دیکھ سکے حمزہ اسزماں

Marfat.com

آئے برابر اسکے جو نہیں وہ ہنر بدیں اصلا خبر نہ تھی کہ ہے وحشی تہ کمیں
حربے کا وار اسنے کیا پھینک کر جو نہیں ضرب آئی زیر ناف اجل آگئی وہیں

جھپٹے جو اسکی سمت اٹھا کر وہ چند گام
گر کر زمیں پہ آئے ہوئی زندگی تمام

قتل جناب کی ہوئی ہندہ کو جب خبر آئی قریب لاش کے فوراً وہ بدگہر
مثلہ کیا جناب کو آتے ہی پیشتر پھر پیٹ چاک کرکے چبایا معاً جگر

اس سانحے سے خسرو دیں کو ہوا وہ غم
تشریح جسکی کر نہیں سکتا مرا قلم

غالب ہوئے تھے فوج عدو پر جو غازیاں کرتے تھے سب تعاقب خصمان جانستاں
حملے کا فتحیابی کے باعث نہ تھا گماں پر آگئے عقب سے جو کفار ناگہاں

ہر اک نے تیغ علم کی بڑھا جوش انتقام
جاتی رہی ہر ایک سے تمیز خاص و عام

تھے حضرت یمان حذیفہ کے جو پدر کشتہ یونہیں ہوئے وہ صحابی خوش سیر
چلائے چیخے گرچہ حذیفہ بہت - مگر تھا جوش انتقام سے خود رفتہ ہر بشر

کہنے پہ ایک نے بھی نہ انکے کیا خیال
حتےٰ کہ ان غریب نے فرمایا انتقال

زینب خلف کے قتل

ابن خلف جو سید عالم کا تھا عدو رہتا تھا فکر قتل میں ہر دم وہ کینہ جو
پالا تھا اس لعین نے اک اسپ تند خو ہجرت سے قبل کہتا تھا شہ سے وہ زشت رو

پالا ہے تیرے قتل کی خاطر یہ راہوار
ہنگام قتل ہونگا اسی اسپ پر سوار

اس جنگ میں جو پایا کچھ اپنے کو کامیاب نکلا بعزم قتل شہِ دیں وہ بدخطاب
چاہا مجاہدیں نے جو روکیں اسے شتاب فرمایا آپ نے نہو تملوگ سے باب

حافظ ہماری جاں کا سپہ وہ خلق آفریں
ان مشرکین کا ہمیں اصلا خطر نہیں

اتنا ہی کہنے پائے تھے محبوب کردگار گھوڑا کودا تا آگیا سر پر وہ نابکار
فوراً اک آدمی سے جو تھا شہ کا جاں نثار لی برچھی اور گلے پہ کیا اس لعیں کے وار

زخم خفیف تھا پہ تڑپ اٹھا وہ لعیں
بھاگا مقابلے سے سوئے فوجِ مشرکیں

پہنچا وہاں تو بولے یہ کفار دیکھ کر زخم خفیف پر تو ہے چلّاتا اس قدر
کہنے لگا ہے دست محمدؐ کا یہ اثر مرجاتا میں وہ تھوک بھی دیتے کہیں اگر

تکلیف بڑھتے بڑھتے بالآخر ہوا یہ حال
ملعوں نے وقت کوچ کیا رہ میں انتقال

کے کوچ کر گئی جب فوجِ کافراں حضرت بھی چل دئے پس تدفینِ کشتگاں
نزدِ مدینہ پہنچے جو نہیں شاہ انس وجاں سب طالبانِ دیدِ شہ دیں ہوئے رواں

جب سے خبر گئی تھی وہاں ارتحال کی
باقی نہیں تھی حد کوئی رنج و ملال کی

اک بی بی نیکبخت کہ کبشہ تھا جن کا نام تھیں جو محبّۂ شہ دیں سید انام
انکا پسر بھی آیا تھا راہِ خدا میں کام کہتے تھے جسکو عمرو مدینے کے خاص و عام

وہ سنکے یہ خبر کہ ہیں آتے مجاہدیں
آئیں بشوقِ دیدِ شہنشاہ مرسلیں

جو نہیں جمالِ پاکِ نبی پہ پڑی نظر بولیں بجوشِ الفت صادق وہ خوش سیر
روئے جناب دیکھ کے اے شاہ بحر و بر مشکل نہیں کوئی جو نہو مجھ پہ سہل تر
یہ سنکے بولے خسرو دیں شاہ انس و جاں
مژدہ تجھے کہ عمر و ہوا راہی جناں

پھر اسکے ساتھ ہی ہوئے یوں انسے حرفزن جو جو ہوئے قتیلِ رہِ ربِّ ذوالمنن
راحت کناں ہیں خلد میں باعیش جان و تن گھر والے اُنکے ہوں نہ الیم اور پُرمحن
یہ سنکے بولیں شاہ رسل سے وہ خوشخصال
فرمائے دعا نہ رہیں تا وہ پُر ملال

کہنے پہ انکے سید عالم شہ امم خالق سے ملتجی ہوئے اے رب ذوالکرم
دل میں ہے مسلمین کے جو اقربا کا غم قدرت سے اپنی کردے اسے محو یک قلم
جو جو مصیبتیں ہیں پڑیں انپہ اے جلیل
انکے عوض میں بخشش انھیں بدلہ جمیل

جو خوش نصیب آئے ہیں راہِ خدا میں کام جان انکی طیر سبز کے قالب میں بالمدام
کرتی ہے دن کو سیر جناں باسرور تام کھاتی ہے میوہ جات بالطاف ذوالکرام
کرتی ہے شب کو عرش کی قندیل میں بسر
پاتی ہے یہ تقرب خلاق بحر و بر

عبداللہ جو تھے والد جابر نکو سیر وہ بھی ہوئے تھے فیض شہادت سے بہرہ ور
روح انکی پہنچی بعد شہادت جو عرش پر بولا یہ بالمشافہہ خلاق بحر و بر
خواہش کسی طرح کی تجھے ہو تو کر بیاں
ایذا کسی طرح کی اُٹھانا نہ تو یہاں

Marfat.com

یہ سنکے بولی روح نکو اختر سعید نعمت ہر ایک خلد میں ہے وافر و مزید
خواہش مجھے جو ہے تو یہی اے مرے مجید دنیا میں جا کے پھر ہوں تری راہ میں شہید

فرمایا حق تعالےٰ نے اے روح نازنیں
پھر جا کے تو شہید ہو ممکن یہ اب نہیں

بولی یہ سنکے روح پھر اے رب دو جہاں کر خویش۔ اقربا پہ مرا حال ہی عیاں
تا ہوں نہ میرے قتل کے صدمے سے غم کناں دیں جان میری طرح پئے عیش جاوداں

خواہش پہ انکی حق نے کچھ آیات پُر نکات
بھیجی ہیں جن کا ترجمہ ہے مظہر صفات

جو مسلمین جنگ احد میں ہوئے شہید کہتا ہے انکے بارے میں یہ قادرِ مجید
مُردہ انھیں نہ سمجھو ہیں زندہ یہ سب سعید پاتے ہیں مجھ سے رزق بھی سب افزوں مزید

شاداں خوش ہیں بسکہ مری نعمتوں سے وہ
مستغنی ہر طرح ہیں مری رحمتوں سے وہ

اس غزوے میں فرار ہوئے تھے جو مسلمیں انکا قصور عفو کیا حق نے بعد ازیں
گر ہو گئی خطا تھے بشر وہ بھی بالیقیں کیونکر نہ عفو کرتا وہ غفار مذنبیں

وہ لوگ جاں نثار حبیب الٰہ تھے
وہ لوگ یار غار شہِ دیں پناہ تھے

مکے کو جب اُحد سے چلی فوج اہل نار کہتا تھا راہ میں ابو سفیانِ بدشعار
کب میری فتح فتح میں ہو سکتی ہے شمار جب زندہ گھر کو جائیں محمد بصد وقار

بیکار یک ہزار جوانوں کا خوں ہوا
مارا گیا عدو نہ عدو سرنگوں ہوا

Marfat.com

گھر کو پہنچ چکے تھے شہنشاہِ دیں مگر　　پہنچی جو گوشِ سیدِ عالم میں یہ خبر
بولے شریکِ غزوۂ ہذا تھے جو لشکر　　باندھیں معاً تعاقبِ اعدا پہ سب کمر
یہ حکم سنتے ہی ہوئے طیارِ مسلمیں
قائد بنے سبھوں کے شہنشاہِ مرسلیں

جسدم سنا کہ آتے ہیں سلطانِ دوجہاں　　خائف ہوا بہت ابوسفیانِ بدزباں
شورہ جو ساتھیوں سے کیا بولے مشرکاں　　مشہور فتح ہو گئی ہے اپنی اسزماں
ممکن ہے اب پلٹنے سے بگڑے ہمارا کام
اعدا کو فتحیابی ہو ہم سب کو انہزام

یہ سنکے وہ پلٹ نہ سکا سوئے مسلمیں　　چھائی لعیں پہ ہیبتِ سلطانِ مرسلیں
بڑھتے تھے جتنا اسکے تعاقب میں اہلِ دیں　　اُتنا ہی تیز مکے کو جاتا تھا وہ لعیں
یوں قطع کرکے چند منازل ستمِ اُمم
حمرا سے واپس آئے بصد شوکت و حشم

چلکر اُحد سے مکے کو پہنچے جو مشرکیں　　سفیان ابنِ خالدِ ہذلی تھا اک لعیں
لے ساتھ عضل و قارہ کے وہ چند ملحدیں　　پہنچا برائے تہنیت اعدا کے حبِ قریں
جاکر سُنا سلافہ کا انعامِ مشتہر
سو بہتریں شتر لے جو عاصم کا لائے سر

یہ اشتہار سنتے ہی گھر آیا وہ لعیں　　عضل اور قارہ کے چنے سات اسنے ملحدیں
بعد اسکے ان کو بھیجا سوئے شاہِ مرسلیں　　پہنچے حضورِ شاہ جو نہیں وہ معاندیں
لائے منافقانہ وہ ایمان بیشتر
پھر بولے سیدِ دوجہاں سے وہ بدسیر

Marfat.com

اصحاب سے کچھ آدمی ذیعلم ذی شعور ہمراہ ہم سبھوں کے روانہ کریں حضور
ہم خادمان کو بھی ہو قرآں پہ تا عبور خدمت میں انکی ہوگا نہ ہرگز کوئی قصور

جن لوگوں کو روانہ کریں شاہ البطحی
عاصم کا انکے ساتھ میں ہونا ہے لازمی

پھر ٹھہرے خانۂ ابوالعاصم پہ وہ لعیں عاصم کو آئے انکی محبت کا تا یقیں
عاصم سے کہتے تھے کہ شہنشاہ مرسلیں تم کو ہمارے ساتھ اگر بھیجتے کہیں

ہو جاتا علم دیں سے ہر اک شخص بہرہ ور
شفقت سے تم بتاتے ہر اک سر مستتر

جب پایا شوق علم ان اعدا نے بیشتر چیدہ دس آدمی کئے ان سب کے ہمسفر
جانے لگے جو نہیں سوئے مکہ وہ خوش سیر عاصم کو شاہ دیں نے کیا انکا تاج سر

عسفان اور مکہ کے مابین پہنچے جب
سفیاں کو اک نے جاکے خبر دی بصد طرب

آج آرہا ہے دام میں پھنسکر ترا شکار نو آدمی ہیں ساتھ میں اسکے سفر کے یار
لازم ہے راستے ہی میں تو آج اسکو مار موقع یہ بہتریں ہے سن اے مرد ہوشیار

یہ سنکے اُٹھ کھڑا ہوا فوراً ہی وہ لعیں
ہمراہ اُس سور کے چلے دو سو مشرکیں

دیکھا جناب حضرت عاصم نے جب یہ حال آتے ہیں میری سمت معاند با اشتعال
فدفد پہ چڑھ گئے اسی دم وہ نکو مال پہنچے جونہیں قریب وہ اعدائے بدسگال

ہمراہیوں سے بولے یہ عاصم نکو سیر
اعدا سے جنگ کرکے کٹا دو سب اپنا سر

Marfat.com

یہ سنکے بولے حضرت عاصم سے وہ لعیں تم ہمپہ فتحیاب ہو ممکن ہی یہ نہیں
بولے یہ بات سنکے وہ راس المبلغیں رکھتے نہیں ہیں مرگ کا ڈر صاجان دیں

راہ خدا میں دیتے ہیں سر با صد افتخار
دب جانا مشرکین سے ہے انکو ننگ و عار

یہ سنکے آنجناب سے بولے وہ ملحداں تم لڑکے ہمسے خطرے میں ڈالو نہ اپنی جاں
ہم بعد جنگ دے نہیں سکتے تمھیں اماں پس خامشی سے ساتھ ہمارے ہو تم رواں

یہ سنکے بولے حضرت عاصم نکو سیم
مشرک امان دیں ہمیں کب چاہتے ہیں ہم

بعد اسکے بولے حضرت عاصم نکو سیر مخفی نہیں سلافہ کی سوگند مشتہر
آئے ہو میری فکر میں سنکر مری خبر دوگے مجھے امان کہ کاٹوگے میرا سر

تم سے معاندیں سے امید وفا کروں
میں کیوں نہ اپنا رخ طرف کبریا کروں

یہ کہکے بارگاہِ خدا میں کی التماس حضرت کو کر خبر مری حالت کی رب ناس
اعدا تلے ہیں ظلم پہ بیحد و بے قیاس پیمان و عہد کا انھیں اصلا نہیں ہے پاس

جاں تیری نذر ہوگی اب اے رب ذوالمنن
لیکن دعا ہے تجھ سے معاند نہ پائیں تن

ورنہ وہ کشتہ ہوتے ہی سر کاٹینگے شتاب جسمیں سلافہ بھر کے پیئے گی معاشراب
اے رب دو جہاں تو دعا کر یہ مستجاب سر پا سکیں نہ میرا یہ بد عہد بے حجاب

یہ التماس کرکے وہ راس المبلغیں
لڑنے لگا براہِ خداوند عالمیں

Marfat.com

پہلے چلائے تیر جو ترکش ہوا تہی نیزہ اُٹھا کے کرنے لگا جنگ وہ جری
ہنگام جنگ ٹوٹ گئی اُسکی جب اَنی خنجر زنی پہ تُل گیا میدانکا وہ وہنی
خنجر بھی لڑتے لڑتے جو بیکار ہوگیا
وہ جاں نثار احمدؐ مختار سو گیا

جب وہ ہنربر دین الٰہی ہوا شہید پہنچا پئے بریدنِ سر پاس ہر لپید
لیکن محافظ تن اقدس تھا وہ مجید پہنچا مگس کا دم میں معاً لشکر مزید
جس نے جسد کا کر لیا ہر سمت سے حصار
دہشت سے اُسکی آ نہ سکے پھر وہ اہل نار

ہنگام شب جو آیا معاً آئی سیل آب عاصم کا جسم پاک بہا لیگئی شتاب
سفیان قطعِ سر میں ہوا جب نہ کامیاب واپس گیا مکان کو اپنے بصد حجاب
پہنچا جو گھر تو بھیجی سلافہ کو یہ خبر
انعام بھیج کشتن عاصم کا زود تر

بولی سلافہ سنتے ہی سفیان کا پیام کھدو نکالے دل سے معاً یہ خیال خام
انعام کا نہیں کوئی اسنے کیا ہے کام عاصم کے قتل پر نہ لے انعام کا وہ نام
زندہ ہی لاتا یا کہ سر اُسکا وہ کاٹ کر
انعام صد شتر اُسے دیتی میں زود تر

پایا جو یہ جواب ہوا بسکہ شرمگیں محروم یونہیں ہوتے ہیں آخر میں ظالمیں
جب لڑکے یوں شہید ہوا وہ ہنربر دیں چھ ساتھیوں کی اُسکے شہادت ہوئی یونہیں
باقی جو تین رہ گئے عاصم کے ہمسفر
ان سب پہ کارگر ہوئی تعذیم اہل شر

Marfat.com

آئے جو انکے کید میں وہ شہ کے جاں نثار بدعہدی راہ میں کی لعینوں نے اختیار
چلّے سے کس کے ہاتھ جو باندھے مآل کار عبداللہ ذی ہم جو تھے طارق کی یادگار

ہاتھ اپنا کھول کر ہوئے اعدا سے ہم نبرد
حملے سے اپنے کر دیا دم بھر میں سب کو سرد

دیکھا جو ملحدیں نے بہادر ہے وہ دلیر کرتا ہے ہمپہ حملہ دلیری سے مثل شیر
کہنے لگے بہم کہ یہ ہے زندگی سے سیر کرتے رہو گے قتل میں اسکے یونہیں جو دیر

کر دیگا سب کو دم میں تہِ تیغ بیدریغ
لازم ہے مل کے سنگ کا برساؤ اسپہ میغ

یہ عزم کر چکے جو نہیں اعدائے بدسیر بارانِ سنگ کرنے لگے آنجناب پر
مجروح جسم ہو گیا جب حد سے بیشتر راہِ خدا میں آپ گئے جان سے گذر

کام آپکا جو کر چکے اعدائے دیں تمام
لیکر خبیب و زید کو گھر پہنچے بدنظام

جب حضرت خبیب کے رُخ پر پڑی نگاہ حارث کے بیٹے بولے معاً بھر کے سرد آہ
یارو ہمارے گھر کو انھیں نے کیا تباہ قاتل یہی پدر کے ہیں بے شک و اشتباہ

سو اونٹ کے عوض ہمیں مل جائیں یہ اگر
لیں ان کو قتل کر کے ابھی بدلۂ پدر

صفوان بدسیر جو امیہ کا تھا پسر بولا جناب زید کو فوراً ہی دیکھ کر
یارو انھیں کا مارا ہوا ہے مرا پدر پاؤں پچاس اونٹ کے بدلے میں لونگا گر

فوراً خرید کر کے میں لوں ان سے انتقام
مدت کے بعد آج یہ آئے ہیں زیر دام

Marfat.com

سفیان نے سنا جونہیں دونوں کا یہ کلام　　بیچا معًا اسیروں کو بس ہو کے شاد کام
لیکر گھر و نپہ انکو گئے جب وہ بدقوام　　ان روزوں کشت و خون تھا اعراب میں حرام

پس اپنی اپنی جا پہ وہ دونوں نکو سیر
تا اَشہرِ حرام رہے قید سر بسر

دور اَشہرِ حرام کا پورا ہوا جونہیں　　باہر حرم کے سولی کو لائے انھیں لعیں
دیکھا جو قتل پر ہیں تلے دشمنانِ دیں　　بولے خبیب اتنی تو مہلت دو اہل کیں

وقتِ قضا نماز دوگانہ ادا کروں
ہنگام رحلت آیا ہے یادِ خدا کروں

یہ سنکے مشرکین نے موقع دیا جونہیں　　یادِ خدا میں محو ہوا وہ ہزبر دیں
جب کر چکا وہ یادِ خداوند عالمیں　　لٹکاتے وقت سولی پہ بولے معاندیں

مذہب کو اپنے چھوڑ دو تم اے خبیب گر
سولی سے ہو نصیب اسی دم تمھیں مفر

اعدا نے اسطرح جو لیا انکا امتحاں　　بولے معًا یہ سنکے خبیب نکو نشاں
تم لوگ بخشد و عوضِ دیں جو کل جہاں　　تو بھی میں منحرف نہوں اس سے کسی زماں

اک جان کیا ہے دین پہ سو جاں کروں نثار
میں ہوں غلام حضرت محبوب کردگار

یہ سنکے بولے پھر وہ لعینانِ پُر ستم　　سولی عوض تمھارے محمدؐ کو دیں جو ہم
اسبات سے بتاؤ ہو تم خوش کہ پُر الم　　بول اُٹھے سنتے ہی یہ خبیب نکو شیم

میں یہ بھی چاہتا نہیں اے بد نہاد
اک خار بھی چبھے بکفِ سید عباد

یہ سنکے پاس آیا معًا ایک بدگہر قبلے سے پھیرا روئے خبیب نکو سیر
بولے یہ دیکھکر وہ غلام سیہ بشر میں رُخ کروں جدھر متوجہ ہو رب اُدھر
قبلے سے منہ پھرایا تو کچھ اسکا غم نہیں
یہ فعل ناروا مرا اہل ستم نہیں

اس گفتگو کے بعد پھر اعدائے بدنظام لے لیکے نیزے ٹوٹ پڑے بہر انتقام
جب ضرب نیزہ کھانے لگے وہ خوش اختتام منھ انکا ہو گیا طرف مسجد حرام
یہ دیکھتے ہی پہلے کیا شکر حق ادا
پھر بولے کوئی دوست نہیں جز ترے خدا

پہنچائے کون دوست کو تیرے مرا سلام پہنچا تو ہی اُسے بحضور سیہ انام
اس جملے کو کیا جو نہیں مظلوم نے تمام نیزے لگے کچھ اتنے ہوئی زندگی حرام
پہنچے شہید ہو کے وہ اللہ کے قریب
پھر زید کو ہوا یہ نہیں قرب خدا نصیب

جب ہو گئے شہید خبیب نکو شیم لائے سلام آخری جبریل محترم
پہنچا سلام انکا جو سوئے سیہ اُمم اس سانحے سے آپکو پہنچا بہت ہی غم
کہنے لگے صحابہ سے سلطان مرسلیں
کشتہ ہوئے خبیب ز دست معاندیں

ہے کوئی لائے لاش خبیب نکو سیر مقداد اور زبیر اُٹھے حکم شاہ پر
دن کو قیام کرتے تھے ہنگام شب سفر ڈر تھا کہ باخبر نہوں اعدائے بدگہر
طے کر کے راہ پہنچے جو اس طرح نزد لاش
دیکھا محافظ اسکے ہیں چالیس بد قماش

Marfat.com

ہنگامِ شب تھا سوتے تھے سارے محافظیں پس موقع کو سمجھ کے غنیمت وہ اہلِ دیں
آہستگی سے پہنچے معاً لاش کے قریں سولی سے لیکے گھوڑے پہ رکھا اسے جنہیں

فوراً رہِ مدینۂ عالی کی اختیار
اندیشہ تھا نہ جاگ پڑیں وہ جفا شعار

جسدم ہوئی سحر ہوئے آگہ وہ بدسیر نکلے مکاں سے بہرِ تعاقب کچھ اہلِ شر
بیٹھے تھے جس شتر پہ وہ تھا بسکہ تیز تر پہنچے تھے کچھ ہی دور کہ آئے یہ سب نظر

دیکھا جو نہیں صحابہ نے آپہنچے وہ لعیں
لاشِ حبیب رکھدی معاً بر سرِ زمیں

رکھی گئی وہ لاش جونہیں برسرِ زمیں نکلا معاً میں نے کہ پائیں نہ تالعیں
لاشہ سے مطمئن ہوئے حبیبِ نوں مسلمیں بولے زبیر کافروں سے سن لو ملحدیں

ہم ہیں زبیر باپ ہمارا عوام ہے
نانا ہمارا جدِّ رسولِ انام ہے

ہمراہ ہیں ہمارے یہ مقداد ذی ہمم ملکر بھی سب لڑو تو نہیں دب سکینگے ہم
شمشیر تیر نیزہ کسی میں نہیں ہیں کم جسطرح چاہو ہم سے لڑو رکھتے ہو جو دم

گر تم میں تاب جنگ نہیں جاؤ اپنے گھر
ہم مسلمین کرتے نہیں جنگ چھیڑ کر

یہ سنکے چلدئے سوئے مکہ وہ روسیاہ پہنچے حضور شاہ پہ دونوں غلام شاہ
جاتے ہی عرض کی جو نہیں سب گذشت راہ جبریل آئے پیش شہنشاہ دیں پناہ

کی التماس پیکرِ جرأت ہیں یہ جواں
مداح آج انکے فلک پر ہیں قدسیاں

عاصم کا اور رفیقوں کا انکے سنا جو حال از بسکہ غمزدہ ہوئے محبوب ذوالجلال
عبداللہ سے کہا کہ سن اے مرے خوشخصال جا اور کاٹ لا سرِ سفیانِ بدمآل

یہ حکم سنکے بولے وہ فرمانبرِ حضور
پہچانتا نہیں اُسے یہ عبد پُر قصور

حلیہ سے اس لعیں کے گر آگہ کریں جناب پھر بچ کے جا سکے گا نہ وہ موردِ عذاب
یہ سنکے شہ نے حلیہ سے واقف کیا شتاب اور اس کے ساتھ ہی کہا! اے جرأت انتساب

صورت کو اسکی دیکھ کے ڈر جائے تو اگر
تو جاننا کہ ہے یہ وہی شوم بدگہر

حلیہ سے اس لعیں کے ہوئے جو نہیں باخبر حضرت سے عرض کی! شہِ دیں سید البشر
میں آپکے خلاف کہوں اس کو دیکھ کر اذن اسکا مرحمت ہو مجھے شاہ بحر و بر

جب پا گئے یہ اذن وہ خوش بخت خوش نہاد
پہنچے وہاں جہاں تھا وہ بدبخت نامراد

حلیہ سے اسکے سمجھے مقرر ہے یہ وہی جس کے لئے ہے حکم شہنشاہ ابطحی
پاس اسکے پہنچے جب یہ فرستادہ نبی بولا وہ کون ہے تو۔ مجھے بخش آگہی

فرمایا میں ہوں قوم خزاعہ کا اک بشر
رہتا ہوں فکرِ قتلِ محمدؐ میں سربسر

میں نے سنا ہے آپ بھی ہیں میرے ہمخیال تجمیع فوج کر رہے ہیں خاطر جدال
پس میرا بھی جناب کریں اسمیں اشتمال تا میں بھی موقع پاؤں کہ لوں ولولہ نکال

سفیاں یہ سنتے ہی ہوا از بسکہ شادماں
خیمے میں لے گیا انھیں وہ ملجءِ زماں

Marfat.com

خیمے میں اسکے ٹھہرے جو جا کردہ خوش سیر پاتے ہی موقع رات کو سر اسکا کاٹ کر
راہی ہوئے بسمتِ شہنشاہ بحر و بر ہنگام صبح قوم نے پائی جونہیں خبر
نکلی پئے تعاقبِ ممدوح نیک ذات
لیکن نہ ہاتھ آئے وہ خوش بخت خوش صفات

دن ہوتے ہی ملا تھا سرِ رہ جو ایک غار اسمیں معاً ہی چھپ گئے تھے وہ نکو شعار
مکڑی بھی جالا پور گئی تھی بحکم بار پہنچے جو باب غار پہ وہ مستحق نار
کہنے لگے بہم کہ یہاں ہوگا بیگماں
لیکن نظر جو ڈالی تھا جالا سر دہاں

جب تارِ عنکبوت نظر آیا باب پر گھسنا فضول سمجھے وہ اعدائے بدسیر
پیدا ہوا خیال وہ جا پہنچا دور تر اب اسکا پیچھا کرنا ہے بیکار سر بسر
یہ فیصلہ جو کر چکے باہم وہ کافراں
عُزّہ کی راہ لی کہ تھا واقع جہاں مکاں

عبداللہ نے جو دیکھا وہ اعدائے رُسیاہ مایوس ہو گئے لی ہر اک نے مکا نکی راہ
فوراً ہی نکلے غار سے وہ بندۂ الٰہ پہنچے معاً بخدمتِ سلطانِ دیں پناہ
پھر ڈال کر سر اسکا تہِ پائے شاہ دیں
کی عرض حکم شاہ بجا لایا کمتریں

سر اسکا دیکھکر ہوئے خوش آپ اسقدر بخشا عصا اک انکو کہ خوش ہوں وہ خوش سیر
بولے پس عطائے عصا سید البشر رکھنا اسے بہشت میں بھی جبکہ ہو گذر
خوش ہو گئے یہ سنکے وہ مژدہ نکو سرشت
گویا انھیں سنا دیا یوں مژدۂ بہشت

Marfat.com

جب تک رہے حیات وہ مردِ خوش اختتام رکھتے تھے ہاتھ میں وہ عصائے شہِ انام
جانے لگے جو دارِ فنا سے وہ نیک نام رکھوالیا کفن میں عصائے پُر احترام

اللہ رے پاسِ حکمِ شہنشاہِ بحر و بر
تعمیلِ حکم پہ رہی اسوقت بھی نظر

آیا جو چارمی سنِ ہجریِ شاہِ دیں ایفائے عہد کرنا تھا فرض معاندیں
پر چھائی اتنی ہیبتِ سلطانِ مرسلیں آیا نہ بدر تک ابوسفیانِ بدبقیں

نقشہ غزوہ بدر

لیکن عدم رسی پہ خجالت کا تھا گماں
پس چاہا یہ بھی جائیں نہ میری طرح وہاں

یہ سوچتے ہی بھیجا مدینے کو اک جواں تا جا کے وہ صحابہ کو خائف کرے وہاں
پہنچا میانِ شہر جو وہ کاذب البیاں اصحاب سے کہا۔ ابوسفیان اسزماں

مکے میں جمع کر چکا ہے فوج بے شمار
آتا ہی ہوگا بدر کو وہ مردِ پختہ کار

بولے یہ سنکے سید عالم کے جاں نثار پروا نہیں جو جمع ہوئی فوج بے شمار
کافی ہے ہم سیحوں کی مدد کو وہ کردگار فتح و ظفر پہ جسکو ہے ہر وقت اختیار

دھمکی ہمیں تو دیتا ہے فوج کثیر کی
نصرت ہمارے ساتھ ہے رب قدیر کی

واقف ہوئے اس امر سے جب شاہِ انس و جاں نکلے معاً مدینے سے با فوجِ غازیاں
تھے پندرہ سو آدمی حضرت کے ہمعناں جسوقت پہنچے بدر پہ کوئی نہ تھا وہاں

پس اسلیئے کہ شاید اب آئیں وہ ملحدیں
چندے وہاں مقیم رہے شاہِ مرسلیں

Marfat.com

چھیڑا مجاہدیں نے تجارت کا کاروبار نفع کثیر پایا بالطافِ رب بار
فرماتے تھے یہ حضرتِ عثمان باوقار دینار پاتے تھے سر دینار وقت کار

جب حد انتظار معاند ہوئی تمام
خوش خوش مدینے آئے پلٹ باصد احتشام

اس سال ام سلمہ نکو بخت خوش لقیا آئیں بعقد حضرت سلطان مرسلیں
حکم تیمم آیا سوئے بادشاہِ دیں ایذا نصیب تا نہوں معذور مسلمیں

اس سال ہی پڑھی گئی ہے خوف کی نماز
ذات الرقاع میں گئے تھے جب شہِ حجاز

اس سال ہی شراب کو حق نے کیا حرام آئے جہانمیں حضرت شبیر نیک نام
اس سال ہی مکرمہ زینب خوش اختتام گذریں جہاں سے دار بقا میں کیا قیام
اس سال ہی جہاں سے گئیں جانب عدم
بنتِ اسد علی کی جو تھیں ام محترم

ذات الرقاع سے جو حضور آئے اپنے گھر عامر ابو براء جو مالک کا تھا پسر
پہنچا مدینے نجد کا طے کرکے وہ سفر حاضر ہوا بخدمت شاہنشہِ بشر
دیکھا جو اسکو پہلے معاً سید عباد
اسلام کو قبول کر اے مرد خوش نہاد

حکم حضور سنتے ہی بولا وہ خوش لقیں اسلام کو سمجھتا ہوں میں دین بہترین
کرتا قبول اس کو ابھی شاہِ مرسلیں پر ڈر ہے اہل قوم مخالف نہوں کہیں

اسواسطے کچھ آپ مبلغ کریں واں
رائج کریں جو قوم میں اسلام کو وہاں

سنہ ہجری
ام سلمہ کا نکاح
تیمم کا آنا نماز خوف
کا پڑھا جانا

شراب کی حرمت
حضرت حسین کی ولادت
حضرت زینب و بنت اسد
کی رحلت

سریہ بیر معونہ

ہو جائیگی جو قوم مری دیں سے بہرہ ور اسلام میں بھی لاؤنگا اے سید البشر
یہ بات سنکے شاہ دو عالم نے زود تر ہفتاد اہل صفہ کئے انکے ہمسفر
تبلیغ کے تھے اہل جو مردان خوش آل
تجوید میں ملا تھا جنھیں بہرۂ کمال

جانے لگے جو نجد کو اصحاب مصطفا منذر کو دیکے خط لگے کہنے شہ ہدا
ان سب کے تم امیر ہو اے صاحب صفا جسدم پہنچنا دینا رئیسوں کو خط مرا
یہ حکم سنکے چل دئے منذر بکو سیر
جسوقت پہنچے جاکے وہ بیر معونہ پر

دیکر حرام کو خط سلطانِ مرسلیں ہمراہ انکے کردئے دو اور مسلمیں
راہی بسمتِ نجد ہوئے حبّہ اہل دیں کچھ دور چل کے پہنچے جونہیں شہر کی قریں
ہمراہیوں سے بولے حرام بکو نشاں
اسوقت آنا تم مجھے ملجائے جب اماں

ٹھہرا کے ساتھیوں کو حرام بکو سیر جا پہنچے تھا جہاں بنی عامر کا مستقر
خط دیکے بولے انسے اماں دو مجھے اگر تبلیغ دیں کروں میں بحکم شہِ بشر
یہ سنکے پشت پر تھا کھڑا اک دغا شعار
نیزہ وہ مارا اسنے ہوا صدر کے جو پار

جونہیں وہ نیزہ کھاکے گرے برسر زمیں فرمایا کامیاب ہوا عبد کمتریں
اس طرح حبب شہید ہوا وہ ہنر بریں ابن طفیل بولا جو تھا خصم مسلمیں
تنہا نہیں مدینے سے آیا ہے یہ جواں
بیر معونہ پر ہیں مقیم اس کے ہمرہاں

Marfat.com

اے اہل قوم چاہیئے ان سب کی لو خبر تا پھر نہ آئے انکا مبلغ کوئی ادھر
بولے یہ سنکے قوم کے مردانِ خوش سیر عامر اماں دہندہ ہے ان کا بایں نظر
لازم نہیں ہے ہمکو کسی طرح انسے جنگ
خونریزی انکی کرنا ہمارے لئے ہے ننگ

جب قوم کی طرف سے ہوا اس لعیں کو یاس فوراً ملا عُصیّہ۔ رَعَل سے وہ بداساس
جب ان قبیلوں سے ہوئی اسکو مدد کی آس ذکوان۔ سلیم سے ملا وہ بدترینِ ناس
جب یہ قبیلے بھی ہوئے اس شوم کے معین
ہمراہ لیکے بیر پہ جا پہنچا وہ لعیں

پہنچا وہاں پہ جو نہیں وہ مردود روسیاہ محصور کر لیا اسیدم اس لعیں نے چاہ
چار و نطرف سے گھر گئے جب پیروان شاہ اعدائے روسیاہ سے کی جنگ بے پناہ
وقت اخیر تک رہے لڑتے وہ سب سعید
حتیٰ کہ دین حضرتِ حق پر ہوئے شہید

جب مسلمین لڑتے تھے بیر معونہ پر عمرو بن امیہ و حارث نکو سیر
ہمراہیوں کے اونٹ چراتے تھے دور تر واپس ہوئے چرا کے جو نہیں سوئے مستقر
دیکھا کہ مستقر پہ مرے اڑتا ہے غبار
پراں ہیں کچھ طیور اور استادہ ہیں سوار

حارث سے بولے حضرت عمرو یہ دیکھکر اس حال کی رسول خدا کو کریں خبر
کہنے لگے یہ سنکے وہ مرد نکو سیر ہم لوگ بھی ہوں کیوں نہ شہادت سے بہرہ ور
یہ عزم کرکے ٹوٹ پڑے دونوں جانثار
حارث نے قتل کر دئے اعدا کے دو سوار

Marfat.com

دیکھا جو ملحدیں نے دلاور ہیں یہ جواں ملکر کیا سبھوں نے انھیں قید آسیب ماں
بعد اسکے انسے بولے وہ اعدائے جانستاں لڑنا نہ حفظ جاں کیلئے دی تمھیں اماں

لیکن نہ باز آئے لڑائی سے وہ دلیر
قتل اور دو کو کر ہی دیا بیدرنگ و دیر

جب دو کو قتل کر چکے حارث نکو سیر خود بھی ہوئے شہید رہِ رب بحر و بر
عمرو جو تھے مقید اعدائے بدگہر چھوڑا بن طفیل نے ان کو بایں نظر

مادر کو اسکی کرنا تھا آزاد اک غلام
ورنہ نہ چھوڑتا انھیں تھا بسکہ زشت کام

آزاد کرنے پر ہوا عمرو سے ہمکلام ان کشتوں کے بتائیگا تو نام اور مقام
یہ سنتے ہی بتایا ہر اک کا مقام و نام آگہ ہوا جو حال سے سبکے وہ بد قوام

پھر پوچھا کوئی ایسا بھی ہے تیرا ہمسفر
میت کو جسکی ڈھونڈھ رہی ہو تری نظر

بولے یہ سنکے حضرت عمرو سن آجواں ہمراہیو نمیں پاتا ہوں ہر اک کو میں یہاں
البتہ لاشِ ابن فہیرہ نکو نشاں آتی نہیں نظر مجھے مابین کشتگاں

یہ سنکے بولا آپ سے وہ شوم بدگہر
ابن فہیرہ کون تھے دے انکی کچھ خبر

یہ سنکے بولے حضرت عمرو نکو نشاں اصحاب سابقیں سے تھے وہ شخص آجواں
ہجرت میں بھی تھے ہمرہِ سلطان انس و جاں اوصاف انکے تجھ سے کہانتک کروں بیاں

بولا یہ بات سنکے وہ بدبخت بد قمار
لاش انکی سونپے پوچھ گئی ہو بصد وقار

Marfat.com

عابر کشندہ اُنکا جو سلمی کا ہے پسر کہتا ہے جو نہیں مارا انھیں نیزہ تاک کر
نیزے کے پار ہوتے ہی آئے زمین پر فرمایا پالیا قسم رب نجدیہ

یہ جملہ جو نہیں ختم ہوا تھا اسی زماں
لاش انکی لوگ لے گئے بالائے آسماں

یہ حال دیکھ کر میں تحیر میں آگیا مفہوم اس سخن کا نہ کچھ بھی سمجھ سکا
ضحاک سے بیاں کیا جاکر یہ ماجرا اور پوچھا انسے مدعا پھر اس کلام کا

ضحاک نے کہا انھیں جنت ہوئی نصیب
وہ خوش نصیب تھے گئے اللہ کے قریب

میں نے کیا یہ سنتے ہی ضحاک سے خطاب اسلام کی معاً کریں تلقیں مجھے جناب
دیکھا مجھے جو دیں کی طرف سے پُر اضطراب تلقینِ دینِ حق کی اُنھوں نے مجھے شتاب

برکت انھیں کی تھی جو مسلماں میں ہوگیا
کافر سے دم میں صاحب ایماں میں ہوگیا

عامر کہ جو گئے تھے حضور شہ بشر آئے تھے جنکے ساتھ یہ اصحاب خوش سیر
اس واقعے سے ان کو ہوا رنج اسقدر بیچارے چند دن میں گئے جان سے گذر

ابنِ طفیل جو تھا عدوئے مبلغیں
باعث ہوا تھا موت کا انکی وہی لعیں

بیٹے نے انکے چاہا کہ لوں اس سے انتقام پر مر سکا نہ نیزے سے اسکے وہ زشت کام
لیکن بحکم حضرت خلاق ذوالکرام کام اسکا جلد ہی کیا طاعون نے تمام

ہوتا ہے ظالموں کا بالآخر یہی مآل
کرتا ہے ظلم خرمنِ ہستی کو پائمال

Marfat.com

زندہ تھا جب جہانمیں یہ بدبخت بدسیر بھیجا تھا خط اک اُسنے سوئے شاہ بحر و بر
لکھا تھا فتح تمکو ممالک پہ ہو اگر وہیہ اور دشت تم لو میں حاکم ہوں شہر پر
یا ہوں تمھارے بعد خلافت سے بہرہ یاب
منظور ہو جو بات خبر اسکی دو شتاب

انمیں سے کوئی شرط نہ مانی تو رکھو یاد فوج عظیم لاؤنگا ہوگا بپا فساد
یہ سنکے ملتجی ہوئے شاہ نکو نہاد کام اسکا کر تمام تو اے حافظ عباد
طاعون اس کو آپ کے فرماتے ہی ہوا
لشکر کشی بھی کرنے نہ پایا معاً ہوا

عمرو بنِ امیۂ ضمری نکو سیر قیدِ عدو سے چھوٹ کے آئینگے جو گھر
آئے میانِ راہ دو مشرک انھیں نظر فوراً ہی تیغ تیز سے انکے اڑائے سر
دلمیں کیا خیال ہے یہ بھی اک انتقام
قوم معاندیں سے ہیں یہ دونوں بد قوام

وہ دونوں شخص تھے بامانِ شہ جہاں آئے مدینے کو تو ہوا حال یہ عیاں
لاعلمی سے ہوئے تھے یہ خون اُنسے ناگہاں پس چاہا طے دیت پہ یہ جھگڑا ہوا سزاں
یہ عزم کرکے شاہ بسمت بنی نضیر
شورے کیواسطے ہوئے فوراً ہی راہ گیر

یہ سب ہم عہد تھے بنی عامر کے اسزاں اسواسطے گئے تھے اُدھر شاہ دوجہاں
تاانکے مشورے سے ہو جو بات طے وہاں انمیں مخالفت نہ کریں انکے وارثاں
پر اس وقوعہ سے تھے وہ سب برسرِ فساد
پُر اشتعال ہو رہی تھی آتشِ عناد

Marfat.com

بولے سب اتفاق سے آج آئی ہیں جناب دعوت کرینگے آپ کی ہم سارے شیخ و شاب
بعد اسکے ہوگا آپکی جانب سے جو خطاب سنتے ہی ساری قوم بجا لائے گی شتاب
فرمائیں آپ سایۂ دیوار میں قیام
ہملوگ کرنے جاتے ہیں کھانے کا انتظام

یہ کہتے ہی کھسک گئے اسجا سے وہ لعیں جاکر کیا یہ شورہ پئے قتل شاہ دیں
دیوار پر سے سنگ گراں بر سر زمیں لڑھکا دو ختم ہونگے کچل کر یہ بالیقیں
شورہ یہ کر چکے جو نہیں اعدائے بدسیر
روح الامیں نے آکے کیا شہ کو باخبر

سنتے ہی یہ خبر معاً اٹھے شہ بشر آگاہ ہو سکا نہ کوئی جاتے ہیں کدھر
اصحاب جو تھے آپکے ہمراہ و ہمسفر سمجھے ہے حاجتِ بشری غالب آپ پر
حاجت کو رفع کرتے ہی آجائینگے حضور
ہملوگ انتظار کریں کیوں ہوں ناصبور

لیکن نہ واپس آئے جو تا دیر آنجناب اصحاب ہمسفر کو ہوا بسکہ اضطراب
اٹھکر وہاں سے سمتِ مدینہ چلے شتاب آخر ہوئے حضوری حضرت سے بہرہ یاب
پہنچے وہاں تو کیدِ لعینانِ کینہ جو
ظاہر ہوا بیانِ شہِ دیں سے مو بمو

واقف ہوئے جو کید سے اعدا کے مسلمیں پہنچا معاندیں کو یہ فرمانِ شاہ دیں
تم سب تھے اس سے قبل ہم عہد اور مرے معیں پر اب خیال عہد کا تم میں رہا نہیں
تم کل ہی قتل کر چکے ہوتے مجھے مگر
حافظ تھا میری جان کا خلاق بحر و بر

۱۹۳

Marfat.com

بدعہدی کی ہے اسلئے پہنچے جونہیں خبر دس دنمیں خالی کردو معًا اپنا اپنا گھر
بعد اسکے آئیگا جو مکانمیں کوئی نظر فورًا اُڑایا جائیگا خنجر سے اسکا سر
پہنچا جونہیں یہ حکم شہنشاہ مرسلیں
آمادۂ جدال ہوئے سارے ملحدیں

پس جونہیں باخبر ہوئے محبوب ذوالجلال سارے بنی نضیر ہیں آمادۂ جدال
خود لیکے فوج پہنچے بجمعیت کمال گھیرا معًا ہی قلعۂ اعدائے بدسگال
محصور ہوگئے جو بایں طور ملحدیں
تنگ عرصۂ حیات ہوا انپہ بالیقیں

جب آگئے حصار میں اعدائے بدگہر بولے مجاہدین سے سلطانِ بحر و بر
واقع ہیں اس مقام پہ خرمے کے جو شجر لازم ہی کاٹ دو انھیں سب ملکے زود تر
تا پہنچیں انکی روح کو صدمات بیحساب
سوزالم سے بھُن کے ہوں قلب و جگر کباب

آیا ہی یوں صحیح بخاری کے درمیاں یہ بھی کہا تھا شہ نے صحابہ سے ناگہاں
گر کاٹنے میں تمکو طوالت کا ہو گماں پھونکو درختوں کو جلیں تا اور ملحداں
جونہیں ہوا یہ حکمِ شہنشاہِ مرسلیں
محو ادائے حکم ہوئے جملہ مسلمیں

کاٹے کسی نے بہتریں اشجار کے ثمر تا ہو معاندین کو رنج اس سے بیشتر
کاٹے کسی نے خرمے کی وہ نخل خاص کر جسمیں کہ پیدا ہوتے تھے بدذائقہ ثمر
تھا مدعا بچیں گے جو اشجار بہتریں
قبضہ کرینگے انپہ پس فتح مسلمیں

۱۹۴

Marfat.com

بعضوں نے سوخت بھی کئی خرمے کے کچھ شجر جن کے شرار دیکھ کے جلتے تھے اہل شر
دم بھرتے تھے مدد کا سبھی پیشتر مگر آیا نہ خزرجی کوئی بھی کام وقت پر

ابن اُبَیّ جس کی مدد پہ تھا ان کو ناز
بابِ مدد کو کر سکا وہ بھی نہ انپہ باز

تنگ آگئے حصار سے جب وہ معاندیں درخواست کی بدرگہ سلطانِ مرسلیں
اب چھوڑ دو ہمیں کہ نکل جائیں ہم کہیں اس قید سے ہی تخلیۂ خانہ بہتریں

یہ سنکے بولے سید عالم شہ بشر
جا سکتے ہو یہاں سے اب اس شرط خاص پر

رکھو نہ اسلحہ سے سروکار ذرہ بھر داخل کرو ہمارے یہاں لاکے پیشتر
بعد اسکے دیکھو کونسی اشیا دم سفر ایسی ہیں بار ہو سکیں جو چار پایہ پر

پس لیکے ان کو جانے پہ راضی اگر ہو سب
فوراً ہی جاؤ منھ نہ دکھاؤ کسی کو اب

یہ سنکے حسب حکم شہنشاہ مرسلیں سامانِ خانگی کو کیا بار اولیں
بعد اسکے عملہ میں سے بھی جو شئے تھی بہتریں گھر توڑ کر نکالا بامداد مسلمیں

اخراج میں لعینوں کے عجلت کا تھا خیال
دیندار اسلئے ہوئے انکے معین حال

سامان بار کرکے بالآخر وہ بدنظام خیبر کی سمت کچھ گئے اور کچھ بسمت شام
بعضوں نے منتخب کئے انکے سوا مقام چھوڑے غرضکہ سب نے مکان با صد انہزام

جب ہو گئے جلاوطن اعدائے بدگہر
سلطانِ دوجہاں پلٹ آئے بصد ظفر

Marfat.com

شہ ہجری — اخطب کا بیٹا حیّ جو تھا لسکہ بدشعار — خیبر میں جا کے اُسنے سکونت کی اختیار
غزوۂ احزاب — تھے ہمرہی میں اسکی کچھ اور اسکے جاں نثار — ان اشقیا کا بیس سے زائد نہ تھا شمار
غزوۂ خندق

پھر بھی رسول پاک سے تھی فکر انتقام
غلطاں اسی خیال میں رہتے تھے وہ مدام

لیکن بذات خود نہ تھی تاب انمیں اسقدر — ہوتے جو شاہ دیں کے مقابل وہ بدسیر
پائی جو یہ کمی سوئے مکہ کیا سفر — تا کر سکیں قریش کو آمادہ جنگ پر

آخر وہاں پہنچ کے کی اسطرح گفتگو
آمادہ جنگ پر ہوئے فوراً وہ کینہ جو

چالیس سو لعین تلے بہر کارزار — سردار سب کا تھا ابو سفیانِ بدشعار
جب فوج اتنی کر چکا یکجا وہ نابکار — ہمراہ سب کے راہِ مدینہ کی اختیار

یہودی وغیرہ تھے جو ہمسفر
وہ سب گئے قبیلۂ غطفان تھا جدھر

ابن حصین فرازی جو تھا ان کا تاجدار — اس سے کہا لڑینگے محمدؐ سے آپ اگر
خیبر کی حاصلات رطب ہوگی جس قدر — اس سے کرینگے آپ کو ہمدم بہرہ ور

یہ سنتے ہی وہ چند قبائل اسی زماں
ہمراہ لیکے چل دیا سمت شہ جہاں

جسدم ملا ابو سفیاں سے وہ نابکار — اعدا کی فوج ہوگئی سب مل کے دس ہزار
شہ نے سنا جو حملہ کرینگے وہ بدشعار — اصحاب سے کہا کہ دو شورہ مفید کار

بولے یہ سنکے حضرت سلمان فارسی
خندق کھدا کے جنگ کریں شاہ ابطحی

Marfat.com

فارس میں میں نے دیکھا ہے ای شاہ بحر و بر — جب چڑھتا ہے غنیم زبردست شہر پر
خندق کھداتے ہیں بہر اک سمت پیشتر — پھر اسکے بعد باندھتے ہیں جنگ پر کمر

شورہ ہوا یہ اُن کا پسندیدۂ حضور
فرمایا سمت سلع کھدے خندق اک ضرور

آخر کو سمتِ سلع بحکم شہ انام — فوراً شروع ہو گیا خندق کنی کا کام
ہر ایک بہرہ ور ہوا اس سے بجوشِ تام — آقا علیحدہ تھا نہ مستثنیٰ تھا غلام

مصروف کار دل سے تھے خود سید حجاز
محمود الگ تھے اور نہ الگ اس سے تھا ایاز

پر اس قدر گرسنہ تھے اسدم شہ بشر — پتھر بندھا تھا بھوک کی شدت سے پیٹ پر
جابر کی ناگہاں جو پڑی سنگ پر نظر — سمجھے رسول پاک ہیں اسدم گرسنہ تر

حضرت جابر کا دعوت کرنا

بیوی سے بولے جاکے ہو طیار ابھی طعام
بھوکے بہت ہیں آج رسول فلک مقام

شوہر کا حکم سنکے وہ بی بی خوش سیر — یک صاع آرد جو میں لے آئیں زود تر
جب کر چکیں خمیر اس آٹے کو گوندھکر — شوہر سے بولیں اے مرے سردار و تاج سر

بز غالہ ذبح کرکے معاً جائیں آنجناب
دعوت کریں شہنشہ دارین کی شتاب

یہ سنکے ذبح کر چکے بز غالہ وہ جونہیں — پہنچے معاً بخدمتِ سلطانِ مرسلیں
کی دست بستہ عرض کہ اے آفتاب دیں — دعوت حضور والا کی کرتا ہے کمتریں

لونڈی مکانمیں کرتی ہے طیار ہی طعام
دعوت کریں قبول گدا کی شہ انام

Marfat.com

یہ سنتے ہی معاً شہ دیں شاہ بحر و بر بولے صحابہ سے چلو سبھی گھر جابر تر
دعوت تمھاری کرتے ہیں جابر نکو سیر کھانا کھاؤ کھانا چل کے پھر آجانا کام پر

اصحاب سے یہ کہہ کے شہنشاہ انس و جاں
جابر سے بولے بی بی سے کہدو اسی زماں

ہانڈی کو رہنے دیں وہ چڑھی دیگدان پر روٹی پکائیں پہنچوں میں جسدم مکان پر
تعمیل حکم فرض ہے ہر انس جان پر جونہیں حضور لائے یہ کلمہ زبان پر

اُٹھکر وہاں سے چلدئے فوراً سوئے مکاں
بی بی کے گوش زد کیا حکم شہ جہاں

بعد اسکے بولے بیوی سے جابر نکو سیر سامان ہے طعام کا گھر میں قلیل تر
ہمراہ سبکو لائینگے سلطان بحر و بر ہر اک سے کہدیا ہے اسیدم پکار کر

ممکن نہیں ہو سبکے لئے مکتفی طعام
بولیں وہ بے خبر نہیں شاہنشہ انام

بیوی جو سنچکیں انھیں تسکین دہ جواب تشریف لائے خسرو دیں شاہ خوشخطاب
ہانڈی میں شہ نے ڈالا دہن کا معاً لعاب فرمایا پھر خمیر کو بھی اس سے فیضیاب

جابر سے بولے پھر یہ شہنشاہ انس و جاں
اور اک پکانے والی بلالو تم اسزماں

جب کھانا پک چکے مجھے فوراً کرو خبر ہانڈی کو رہنے دو یونہیں تم دیگدان پر
جب گوشت لاؤ لاؤ اسی سے نکال کر برکت کرے گا کھانے میں خلاق بحر و بر

یہ کہہ کے پھر کھلانے لگے شاہ دیں طعام
کھایا ہر اک بشر نے باسودگی تمام

Marfat.com

دعوت میں یکہزار تھے اصحاب خوش سیر — اور پونے چار سیر وہ آرد تھا سر بسر
کھانے میں پر خدا نے کی برکت کچھ اسقدر — اتنا ہی کھانا بچ گیا تھا جتنا پیشتر

اللہ رے فیض آب دہانِ شہ انام
کھائیں ہزار شخص۔ رہے اتنا ہی طعام

جب خود بھی کھانا کھا چکے سلطان انس و جاں — خندق پہ فوراً آگئے با فوج غازیاں
خندق کنی شروع ہوئی جونہیں اسی زماں — اک سنگ ایسا سخت نکل آیا ناگہاں

جسکا کہ توڑنا ہوا اصحاب کو محال
جسکی شکست سے ہوئے عاجز وہ خوشخصال

یہ دیکھ کر پہنچ گئے سلطان بحر و بر — اک تیشہ مارا آپنے اس سنگ سخت پر
اک ثلث علیحدہ ہوا اسکا جو ٹوٹ کر — اک برق چمکی آئے مکاں شام کے نظر

حضرت کی پیشینگوئیاں

بولے یہ دیکھ کر پس تکبیر شاہ دیں
بخشے گا ملک شام خدا مجھ کو بالیقیں

ضرب دوم پہ چمکی پھر اک برق زود تر — فارس کی جس سے آئیں عمارات سب نظر
تکبیر کہہ کے بولے یہ فوراً شہ بشر — فارس بھی دے گا مجھکو خداوند بحر و بر

سہ بارہ سنگ پر جو پڑا تیشۂ جناب
صدمے سے ضرب کے ہوا صد پارہ وہ شہاب

پھر اس سے نکلی برق تو شاہنشہ زمن — تکبیر کہہ کے بولے کہ اے حامیانِ من
بخشے گا بالیقیں ہمیں خلاق ذوالمنن — شام اور فارس آسا لبھی کشور یمن

آتی ہیں سب وہاں کی عمارات بھی نظر
دیکھی تھیں جیسے شام کی فارس کی پیشتر

Marfat.com

اسدم کیں آپنے جو یہ پیشینگوئیاں پوری ہوئیں سب عہد عمرؓ تک وہ بے گماں
تھا حق کو پاسِ قولِ شہنشاہ انسؤ جاں پورا نہ کرتا کیوں اسے وہ حبّ ضاتواں
نکلا تھا گو زبانِ شہِ انسؤ جاں سحر وہ
رکھتا تھا پر علاقہ خدائے جہاں سحر وہ

خندق کنی میں محو ادھر تھے شہ جہاں مکے سے آرہی تھی اُدھر فوج کافراں
نزد مدینہ پہنچے جونہیں سارے ملحداں بولا یہ حیّ سے ابوسفیان اس زماں
کر لو بنی قریظہ کو تم جاکے ہمخیاں
تا انکی قوم بھی ہو تمھاری شریک حال

یہ سنتے ہی چلا طرف کعب وہ لعیں تھا وہ بنی قریظہ کا سردار بہتریں
آواز اس لعین کی اسنے سنی جونہیں مانع ہوا مکاں میں بھی آئینے اولیں
بولا جب اپنی قوم کو یہ کر چکا بتاہ
آیا ہے میری سمت کہ ہوں میں بھی رُسیاہ

لیکن وہ تھا فریب میں مشہور خاص عام باتوں میں اسکی آگیا آخر وہ بدقوام
دروازہ کھولا لے گیا گھر با صد احترام وعدہ کیا مدد کا وہاں حاصل کلام
عہد اس سے کرکے آیا سوئے قوم فتنہ گر
سنتے ہی باندھی اسنے بھی امداد پر کمر

خندق جو کھد گئی طرف سید البشر غازی ہر ایک ہو گیا آمادہ جنگ پر
تنظیم میں جو محو ہوئے شاہ بحر و بر خندق کے پاس آگئے کفار بدسیر
دیکھا جو اسکو آگئے حیرت میں سب لعیں
خندق عرب میں کھدتی نہ تھی جنگ میں کہیں

Marfat.com

خندق کے پاس ہی ہوئے آخر وہ خیمہ زن — لڑتے تھے تیر و سنگ سے اعدائے پرفتن
بڑھ بڑھ کے حملے کرتے تھے سمت شیخ زمن — خندق کے پھاندنے میں تھے کوشاں بجان و تن
پر عزم میں نہ ہو سکے اپنے وہ کامیاب
مسلم بھی تیر و سنگ کے برساتے تھے سحاب

اکبار سب لعینوں نے یورش کی اسقدر — قاصر رہے نمازوں سے سلطان بحر و بر
دن بھر مدافعت ہی پہ باندھے رہے کمر — جب بعد ثلث شب ہٹے اعدائے بدسیر
اسوقت مطمئن ہوئے شاہنشہ حجاز
ترتیب سے ادا کی ہر اک فاتیہ نماز

عمرو بے عبدود جو تھا مرد دلیر تر — نازاں تھے جسکی ذات پہ کفار بدسیر
کہتے تھے جسکو کافی ہے یہ اک ہزار پر — وہ تنگ اک مقام پہ خندق کو دیکھکر
فوراً ہی آیا پھاند کے نزد شہ عرب
آتے ہی شاہ دیں سے مبارز کیا طلب

عمرو بے عبدود کا قتل ہونا

بولے یہ سنتے ہی اسد اللہ سے نبی — لے ذوالفقار اور دکھا شان حیدری
حافظ ہے تیری جان کا وہ قادر قوی — ہوگی تجھی کو فتح بتائید ایزدی
یہ سنکے لی علی نے معاً شہ سے ذوالفقار
نکلے پئے مقابلۂ خصم نابکار

پہنچے مقابلے میں جو اللہ کے اسد — جونہیں پڑی نگاہ ہنسا ابن عبدود
بولا کہ تم بچا بھی سکوگے ہماری زد — فرمایا ہاں خدا نے اگر کی مری مدد
پایا جناب سے جو دلیرانہ یہ جواب
بولا ترے پدر سے محبت تھی بیحساب

Marfat.com

پس تو مرا بھتیجا ہوا اے نکو سیر تجھسے لڑوں ہے میری حمیت سے دور تر
یہ سنکے بولے اس سے علیؓ ہو کے بے خطر باندھی ہے میں نے جنگ پہ حق کے لئے کمر

پس میں تو چاہتا ہوں کہ تجھ سے کروں جدال
حق کی رضا کیواسطے خوں تیرا ہے حلال

یہ کہکے اس سے بھڑ گئے فوراً ہی مرتضا بھڑتے ہی آپ پر کیا وار اسنے تیغ کا
وار اسکا روک لینا کب آسان امر تھا دو ٹکڑے ڈھال ہو گئی مجروح سر ہوا

پھر بھی سنبھل کے شیر خدا نے کیا وہ وار
سر کٹ کے دور پہنچا۔ گئی جان سوئے نار

آیا زمیں پہ جب تن عمرو نابکار از بس گراں تھا گرتے ہی اٹھا معاً غبار
اب حال رزمگہ کہ جو تھا سب پہ آشکار اٹھکر ہوا غبار زمیں اسکا پردہ دار

اسوجہ سے تھے فکر میں سب صاحبان یں
دست دعا اٹھا تھا سوئے رب عالمیں

آئی مگر جو کانمیں تکبیر کی صدا سمجھے علی کو فتح ہوئی۔ شاہ دوسرا
طبقہ مجاہدین کا حد درجہ خوش ہوا بحر الم میں ڈوب گئے سارے اشقیا

دل پر ہراک کے ہیبت اسلام چھا گئی
تصویر مرگ سامنے آنکھوں کے آگئی

گو ٹوٹی اس وقوعہ سے کفار کی کمر تعداد میں مگر تھے وہ اسدرجہ بیشتر
خائف تھے مسلمین بھی کثرت کو دیکھ کر پس چاہا شہ نے ہوں متفرق وہ بدسیر

اسواسطے فرازہ وغطفاں سے سازباز
اس شرط خاص پر لگے کرنے شہ حجاز

Marfat.com

امداد سے قریش کی گر آئے تم کو عار　　راہ وطن ابھی کرو سب مل کے اختیار
خرمو نکی ہو گی جتنی مدینے میں پیداوار　　ثلث اسکا تمکو دینگے کرو اسکا اعتبار

یہ سنکے وہ قبیلے تو راضی ہوئے مگر
انصار بولے ہم نہیں راضی اس امر پہ

دب کر رہے نہ کفر کی حالت میں جبکہ ہم　　اسلام لانے پر نہ کرینگے سروں کو خم
خرموں کی جا پہ ہو گی یہ تیغ دودم علم　　لڑنے میں وہ ہیں بیش تو ہم بھی نہیں ہیں کم

جب تک ہمارے جسم میں باقی ہے جان زار
خرموں کا ثلث ہم سے نہ پائیں گے زینہار

یہ بات سنکے بولے دو عالم کے دستگیر　　کفار اک کماں سے چلاتے تھے تم پہ تیر
پس انکا انشقاق تھا اک امر ناگزیر　　سوچی گئی اسی سے یہ تدبیر دلپذیر

پر میری رائے سے نہیں تم کو جو اتفاق
مجھکو بھی کچھ ضرور نہیں فکر انفاق

لیکن نعیم جو کہ تھے مسعود کے پسر　　غطفانیوں کے تھے وہ عزیز قریب تر
پوشیدہ دین حق سے ہوئے جو نہیں بہرہ ور　　حضرت سے بولے آپ اجازت دیں مجھکو گر

پھیلا دوں میں نفاق ان اعدا کے درمیاں
اسلام سے مرے نہیں واقف یہ مشرکاں

پاتے ہی اذن شاہ نعیم نکو نشاں　　سوئے بنی قریظہ اسی دم ہوئے رواں
جاتے ہی انسے بولے مجو گر اسرماں　　بے جنگ ہی قریش ہوں الپس سوئے مکاں

تو نقض عہد کے عوض اک روز مسلمیں
لڑ لڑ کے تمکو ختم ہی کر دینگے بالیقیں

Marfat.com

بولے یہ سنکے وہ کریں کیا ہم اب سزاں دیجے صلاح آپ ہی کچھ بہر حفظ جاں
بولے جوابًا انسے نعیم بخونشاں غطفان اور قریش جو سب جمع ہیں یہاں

ان سے کہو بطور ضمانت مرے قریں
بھیجیں وہ اپنے چند پسر یا عمائدیں

تاجبکہ تمپہ حملہ کریں آکے مسلمیں اپنوں کے پاس سے ہوں تمھارے وہ سب معیں
یہ رائے سنکے خوش ہوئے بیحد وہ مشرکیں دلسے ہوئے نعیم کے ممنون بالیقیں

طیار کر چکے انھیں جب وہ اس امر پہ
پہنچے سوئے قریش نعیم نکو سیر

جاکر کہا قریش سے کچھ تمکو ہے خبر غطفان مل گئے ہیں محمدؐ سے سر بسر
اور متفق ہوئے ہیں تو اس شرط خاص پہ سردار کچھ تمھارے کرادیں وہ قید اُدھر

پس تمکو چاہیئے کہ رہو ان سے ہوشیار
ورنہ کرینگے تم سے دغا وہ دغا شعار

یہ کہہ کے انسے وہ سوئے غطفان ہوئے رواں جاکر کیا وہاں بھی انھوں نے یہی بیاں
طرح نفاق ڈال کے فارغ ہوئے جس آں بھیجا قریشیوں نے یہ پیغام اسی زماں

کہدو بنی قریظہ سے مقصود ہے جو جنگ
پہنچیں مری مدد کو اسی دم وہ بید رنگ

پہنچا بنی قریظہ کی جانب جو یہ پیام پاسخ ملا بقول نعیم خوش انصرام
سنتے ہی اسکو سب ہوئے غصے سے سرخ فام قاصد سے بولے دور رکھیں یہ خیال خام

کہنے پہ انکے ہونگے نہ ہم لوگ کاربند
ہرگز یہ انکی شرط نہیں ہے ہمیں پسند

Marfat.com

پہنچا بنی قریظہ کی جانب جو یہ جواب نار غضب پہ ہو گئے سنتے ہی وہ کباب
بولے نعیم نے کئے احسان بے حساب ورنہ مآل ہوتا ہمارا بہت خراب

اب انسے ہوشیار رہیں جملہ خاص و عام
کوئی نہ جائے پاس بچھایا کریں وہ دام

خوں کر چکی تھیں آس کا نا اتفاقیاں عرصے سے گھر بھی چھوڑی پڑی تھی وہ سب ہاں
ہونے لگی تھی سردی بھی شدت سے اسزماں آئی ہوا بھی بن کے عذاب انپہ ناگہاں

تکلیفیں اتنی پہنچیں تو تنگ آئے اسقدر
عازم ہوئے قریش پلٹ جائیں اپنے گھر

جس شب تھی باد تند مسلط لعینوں پہ خیمونکی رسیاں گئی تھیں ٹوٹ سر بسر
گھوڑے بھی کھل کے کرتے تھے پامال انکے سر کھانا پکانا ہو گیا تھا امر سخت تر

اصحاب سے یہ بولے رسول نکو خصال
احزاب کا ذرا کوئی دیکھ آئے جا کے حال

ابن الیماں جو جانے لگے ہو کے منتخب بولے یہ انسے خسرو دیں سید عرب
کرنا نہ چھیڑ چھاڑ کسی سے بلا سبب سردی سے ہر بلا سے بچائیگا تمکو رب

لیکر جو وہ دعائے شہ دیں ہوئے رواں
جا پہنچے خیمہ تھا ابو سفیان کا جہاں

بیٹھا ہوا تھا خیمے کے باہر زمین پہ جلتی تھی آگ تاپ رہا تھا وہ بد سیر
چپکا تھا تیر مارنے ایک تاک کر پر تھا خلاف حکم شہنشاہ بحر و بر

باز آئے بس اسی سے حذیفہ بن الیماں
ورنہ نشانہ تیر کا بنتا وہ بے گماں

عزم اپنا فسخ کر چکے جو نہیں بن الیماں بولا قریش سے ابو سفیان بدگماں
دھوکا بنی قریظہ نہ دیتے گر اسنراں ایذائیں ہر طرح کی اٹھاتے نہ یوں یہاں
تنہا مقابلے میں نہ ہم ہوں گے کامیاب
دیتے ہیں حکم کوچ کا راہی ہوں شیخ و شاب

یہ سنکے واپس آئے حذیفہ بن الیماں حضرت سے بولے جاتے ہیں اعدا جانتاں
فرمایا سنکے شاہ رسل نے یہ کافراں اب ہم پہ چڑھ کے آ نہ سکیں گے کسی زماں
پورا ہی حق نے کر دیا یہ قول شاہ دیں
پھر چڑھ کے آ سکا نہ گروہ فخاصمیں

غزوۂ بنی قریظہ

مکے کی سمت کر گئے جب کوچ اہل شر آئے سوئے مدینہ پلٹ شاہ بحر و بر
بیٹھے ہی تھے مکانمیں ہتھیار اتار کر روح الامین آئے حضور شہ بشر
کہنے لگے حضور سے اے شاہ دوجہاں
حملہ بنی قریظہ پہ کیجے اسی زماں

فوراً سنا کے حکم خداوند بے نیاز بولے یہ مسلمین سے شاہنشہ حجاز
جلد عازم جہاد ہوں مردان پاکباز منزل پہ اپنی جا کے پڑھیں عصر کی نماز
کچھ نے یہ حکم پا کے بھی کر لی ادا صلوٰت
سمجھے وہ جلد پہنچیں نہیں اور کوئی بات

کچھ نے وہاں پہنچ کے ادا کی قضا صلوٰت عامل ہوئے بحکم شہنشاہ کائنات
ظاہر ہوئی جو آپ پہ ان لوگوں کی یہ بات کچھ معترض ہوئے نہیں آں منبع الصفات
دیکھا تو اجتہادی خطا تھی بایں سبب
خامش رہے شہنشہ دیں سید عرب

Marfat.com

پہنچا جو نہیں وہاں یہ گروہ مجاہدیں آئے محاصرے میں اسی دم وہ ملحدیں
تنگ آئے وہی ہفتے میں اسدرجہ وہ لعیں دشوار زندگی ہوئی ان سب پہ بالیقیں
بدعہدیوں کی پا گئے اپنی جو وہ سزا
گھبرا کے کی پھر آپ سے یوں سب نے التجا

سعد معاذ جو کہ ہیں سردار اوسیاں جو حکم دینگے مانیں گے اسکو بدل بجاں
کہنے کو انکے مان کے سلطانِ دوجہاں بولے بنِ معاذ سے دو حکم اسی زماں
کی عرض اُنھوں نے سنکے یہ حکم شہ انام
مردوں کو قتل کیجئے بچے بنیں غلام

عورات لونڈیاں بنیں ہو ضبط سارا مال بدعہدونکا شہنشہ دیں ہی یہی مآل
یہ سنکے سارے مردونکا انکے ہوا قتال لونڈی بنیں تمام زنانِ زبوں خصال
لڑکے بنے غلام ہوئی ضبط جائداد
یوں نیست کردئے گئے وہ بانیٔ فساد

سب مال وزر بحکم خداوند ذوالکرم فوراً مجاہدیں پہ کیا شہ نے منقسم
فارغ ہوئے اس امر سے جب سید الامم آئے بپٹ مدینے کو با فرحت اتم
فاتح ہوئے جو از کرم رب دوجہاں
لائے سپاس و شکر بجا سب مجاہداں

اس سال ہی شمامہ مشرف بدیں ہوا بی جویریہ سے عقدِ شہِ مرسلیں ہوا
طبقہ زنانِ حرّہ کا پردہ نشیں ہوا پیش افک کا وقوعۂ غم آفریں ہوا
پر بیگنہ تھیں عائشۂ صادق الکلام
خلاق دوجہاں نے کی تردید اتہام

شمامہ کا قبول اسلام
بی جویریہ کا عقد حارثہ
وقوعۂ افک

Marfat.com

سنہ ۶ ہجری — دیکھا رسول پاک نے اک رات کو یہ خواب — عمرہ ادا کیا گئے مکے کو آنجناب
اصحاب نے سُنا جو ہوئے سب پُر اضطراب — طیاری سفر میں ہوئے محو شیخ و شاب
دیکھا جو شہ نے سب کو ہیں آمادۂ سفر
لیکر سبھوں کو چل دئے مکے کی راہ پر

پہنچے جو نزد مکہ شہنشاہِ بحر و بر — بولے قریش آنے نہ دینگے انھیں ادھر
جب پہنچے آپ مکے کے نزدیک سر بسر — قصواشتر فی بیٹھ گئی فرش خاک پر
بولے یہ حال دیکھ کے اصحاب اسِ زماں
پہلے تو بیٹھتی نہ تھی یہ اے شہِ جہاں

جب سب لگے اُٹھانے تو بولے شہِ بشر — مامور یہ شتر فی ہے امر الٰہ پر
کوشش عبث ہے اسکے اُٹھانیکی سر بسر — اٹھیگی دیگا حکم جو خلاق بحر و بر
عہد احترام کعبہ کا جب کر چکے جناب
اُٹھی شتر فی آپکے فرماتے ہی شتاب

اٹھی جو نہیں شتر فی بحکمِ شہ انام — ہٹ کر حدیبیہ پہ کیا آپ نے قیام
ٹھہرے وہاں جو جا کے رسولِ فلک مقام — پانی کنویں میں کم تھا معاً ہو گیا تمام
دیکھا جو نہیں یہ حال صحابہ اسی زماں
اک ظرف آب لیگئے نزدِ شہ جہاں

کی عرض آب باقی ہے اتنا ہی ایجناب — لازم ہے جلد کیجئے کچھ انتظام آب
یہ سنکے ڈالیں انگلیاں اس آب میں شتاب — کل گھاٹیوں سے جاری ہوا آب بیحساب
فرما رہے ہیں حضرت جابر بنکو شعار
ہوتا نہ کم کبھی جو بشر ہوتے سو ہزار

قلت ہوئی پھر آب کی اکبار جب وہاں منگوا کے آب بہر وضو شاہ دوجہاں
بیٹھے کنار چاہ وضو کو اسی زماں فارغ ہوئے اس امر سے جب شاہ انس و جاں

کلی کی آنجناب نے مابین ظرف آب
پھر اسکو چہ میں ڈالکے مانگی دعا شتاب

جونہیں دعا کی جاری ہوا آب اسقدر سیراب آدمی ہوئے اور سارے جانور
جب تک وہاں مقیم رہے شاہ بحر و بر تقلیل آب پیش نہیں آئی ذرہ بھر

ادنےٰ ہی معجزہ یہ اس عالم پناہ کا
باعث وجود جس کا ہی اس کارگاہ کا

کچھ دن رہا وہاں جو قیام شہ انام اک کافر آیا مکے سے اکدن بدیں نام
بولا تلے ہیں جنگ پہ مکے کے خاص و عام کرتے ہیں جمع فوج یہی روز و شب ہی کام

بولے یہ سنکے حضرت سلطان بحر و بر
عمرے کو آیا ہوں نہیں آمادہ جنگ پر

کہدو قریشیوں سے یہ جاکر مرا پیام اک عرصہ کیلئے جو کریں صلح خاص و عام
اس دور تک لڑائی کا لونگا نہ اسسے نام اوروں سے جنگ ہوگی جو ہوا نہ فتح تمام

چاہیں تو انکی طرح اطاعت کریں قبول
مجبور انھیں کرے گا نہ اللہ کا رسول

پائینگے مجھپہ فتح جو اعدائے بدسیر ہوگا نہال آرزو انکا بھی باردر
یہ سنکے پہنچا جانب مکہ وہ زود تر جاکر کہا پیام شہنشاہ بحر و بر

لیکن ہوئے قریش نہ کچھ اسپہ کارمند
مفسد تھے وہ فساد ہی آیا انھیں پسند

Marfat.com

سہ عروہ

پھر آیا نزد شہ بن مسعود بدقوام کرنے لگا حضور سے بدبخت یوں کلام
موجود ہیں جو پاس تمہارے یہ خاص عام وقت مصیبت آنہیں سکتے کبھی بھی کام
پس بھولکر بھی کرنا نہ ان پر تم اعتماد
بھاگینگے تم کو چھوڑ کے یہ سب دم فساد

یہ سنکے غصے سی ہوئے صدیق سرخ فام نکلا زباں سے آپکی ناگفتہ بہ کلام
سنتے ہی جسکو بولا وہ مرد بد اختتام ممنوں نہ ہوتا تیرا تو دیتا جواب تام
صدیق سے یہ کہہ کے بڑھا سوئے شاہ دیں
دل میں تھا عزم قتل شہنشاہ مرسلیں

حضرت کی سمت بڑھتے ہوئے اسکو دیکھکر واقف ہوئے ارادے سی اصحاب باخبر
فرمایا اب نہ بڑھنا سوئے شاہ بحر و بر ہم سب سمجھ گئے ہیں ترا عزم مستتر
پیچھے ہٹا یہ سنتے ہی فوراً وہ بے حجاب
سمجھا میں اپنے عزم میں ہوگا نہ کامیاب

جانے لگا جو مکہ کی جانب وہ زشت کام مثل بدیں اس سے بھی شہ نے کیا کلام
پہنچا جو مکہ لیکے شہ دیں کا وہ پیام بولا قریش سے ہی تمہارا خیال خام
تم جنگ کرکے انپہ نہیں ہوگے فتحیاب
انجام کار ہوگی ہزیمت بصد حجاب

دیکھے ہیں میں نے گرچہ بہت شاہ و شہریار لیکن محمدؐ آسا نہیں پایا باوقار
اصحاب انکے سب ہیں مطیع اور جاں نثار فطرت میں ہیں ارسطو و لقماں سی ہوشیار
پیدا ہوا تھا قتل کا دلمیں مرے خیال
وہ سب سمجھ گئے نہ ہوئی پھر مجھے مجال

پھر عروہ انکو صلح کی دینے لگا صلاح بولا کہ خوں بہانا نہیں اندنوں مباح
مدنظر ہے تمکو اگر قوم کی فلاح سمجھو ماں جنگ جدل ہے پُر اقتباح
کہنے پہ گر چلوگے مرے تم سب اے قریش
محفوظ ہر بلا سے رہے گا تمھارا جیش

کرتا تھا عروہ گفتگو اس طرح جب اُدھر فاروق سے یہ بولے شہنشاہ بحر و بر
بھیجوں سوے قریش سفارت پہ اک بشر پس تم اس امر خاص کو انجام دو عمر
بولے یہ سنکے حضرت فاروق خوش اساس
وہ سب مرے عدو ہیں کرینگے نہ میرا پاس

یہ سنکے شورہ خواہ ہوئے جب شہ بشر اصحاب بولے جائے وہ اس امر خاص پہ
جسکا قریش پر ہو ہر اک سے سوا اثر خویش اقربا بھی جسکے ہوں انمیں زیادہ تر
ان سب اُمور پہ جو کی ہر ایک نے نگاہ
عثمانؓ نے سفیر شہنشاہ دیں پناہ

بن کر سفیر پہنچے جو عثمانِ خوش سیر فوراً انھیں سنایا پیام شہِ بشر
یہ سنکے بولے آپ سے وہ صاحبانِ شر ہرگز نہ آنے دینگے محمدؐ کو ہم ادھر
ہاں تم جو چاہو کر لو ادا عمرہ اسزماں
مانع نہ ہوگا تمکو گروہِ قریشیاں

بولے یہ سنتے ہی وہ سفیر انکو صفات کیونکر ادا ہو عمرہ بلا فخر کائنات
کرتے ہی تھے سفیر شہ دیں ہاں یہ بات بولے رسولؐ پاک سے اصحاب نیکذات
عثمانؓ تو کرینگے ادا عمرہ بیگماں
ہونگے بیک کرشمہ دو کار انسے اسزماں

یہ سنکے مسلمین سے بولے شہِ جہاں　　ثمرہ ادا کرینگے اکیلے نہ وہ وہاں
اتنا ہی کہنے پائے تھے سلطان انس و جاں　　عثماں کے قتل کی خبر آئی اسی زماں

اعدا کے پاس بھیجے گئے تھے وہ خوشخطاب
پس آگیا خبر کا ہر اک کو یقیں شتاب

گوشِ شہِ انام میں پہنچی جو یہ خبر　　ظاہر ہوا جلال رُخِ آنجناب پر
جا بیٹھے جس مقام پہ سمرہ کا تھا شجر　　حضار سے جہاد کی بیعت لی زود تر

جب کر چکے یہ کام شہنشاہ مرسلیں
اصحاب سے یہ بولے وہ راس المجاہدیں

عثمان بھی گئے ہیں بکار خدا اُدھر　　یارو پھر اس شرف سے وہ کیوں ہوں نہ بہرہ ور
یہ کہہ کے دست چپ کو رکھا دست راست پر　　بیعت میں یوں کی شرکت عثمان خوش سیر

بیعت ہر اک نے کی تھی باخلاص اُس زماں
بیحد ہوا خوش اسلئے خلاق دوجہاں

مشہور اسی سے بیعت رضواں ہے اسکا نام　　قرآن میں اسکی آئی ہے توصیف لاکلام
بیعت جنھوں نے کی ہے بدست شہ انام　　کہتا ہے انکے بارے میں خلاق ذوالکرام

دلمیں خلوص رکھتے تھے وہ سب بایں نظر
نازل ہوئیں طمانیت و فرح قلب پر

نعمت کا اتنے ہی پہ نہیں ہوگا اختتام　　دو ہفتہ میں عنقریب انھیں ایک فتح تام
جس میں ملینگے انکو غنائم بھی لاکلام　　ہونگے ہر ایک طرح غرض فائز المرام

وہ فتح جسکا وعدہ کیا حق نے اس زماں
وہ فتح فتح غزوۂ خیبر ہے بیگماں

Marfat.com

مکے میں پہنچی بیعتِ رضواں کی جب خبر ڈر کر قریش ہو گئے آمادہ صلح پر
آیا سہیل خدمتِ حضرت میں دوڑ کر کہنے لگا ہو صلح اگر مطمحِ نظر

لازم ہے ہو ہماری شرائط پہ کاربند
جو کچھ کہیں کرو بدل و جاں اُسے پسند

یہ سنکے بولے سیدِ دیں شاہِ انس و جاں شرطیں کرو سب اپنی مرے سامنے بیاں
بولا یہ سنکے شہ سے سفیرِ مخاصماں قائم رہے گی صلح یہ دس سال بیگماں

اس درمیانمیں ہے فریقین کو مجاز
جائیں ہر اک مقام پہ بے فرق و امتیاز

دیگر قبیلوں کو دیا جاتا ہے اختیار ملجائیں تمسے یا کہ وہ ہمسے ہوں ہمکنار
جو اس زمانے میں بنے گا جسکا دوست اور حق اسکا اسکے ساتھ کیا جائیگا شمار

اس سال مسلمین پلٹ جائیں اپنے گھر
آئندہ سال عمرہ کریں آکے بے خطر

پر اسلحہ لگا کے نہ آئے کوئی لشکر ہنگامِ عمرہ رکھے لحاظ اسکا خاصکر
گر حفظِ جاں کیواسطے لائے دمِ سفر چھوڑ آئے آتے وقت اُسے جائے قیام پر

ورنہ سلح کے ساتھ ہی آنا یہاں محال
انسب نہیں کسی کو کرے اسمیں قیل قال

ایماں لائے تمسے قریشی کوئی اگر واپس کرو اسے پس ایماں تم اسکے گھر
مسلم بگڑ کے تمسے کوئی جائے گر اُدھر مختار ہیں قریش اُسے روک لینے پر

یہ شرطیں سنکے ہو گئے راضی شہِ جہاں
فرمائی صلحنامہ کی تکمیل اسی زماں

Marfat.com

شرط آخری سے حضرت صدیق کے سوا راضی نہ تھا کوئی بھی صحابی حضور کا
مایں بجوش ہوتے تھے فاروق باصفا پاس ادب نے پر سر تسلیم خم کیا

فارغ ہوئے اس امر سے جب شاہ بحر و بر
آئے حدیبیہ سے پلٹ فوراً اپنے گھر

سورۂ فتح فارغ ہوئے جو صلح سے سلطان بحر و بر حق نے نزول فتح کیا آنجناب پر
پھر تو صحابہ سے لگے کہنے شہ بشر فتح مبیں ہے حق نے کیا ہمکو بہرہ ور

یہ سنکے بولے آپ سے اصحاب سرفراں
اس صلح سے تو دین ہے اسلام کا عیاں

یہ سنتے ہی صحابہ سے بولے شہ انام لاریب راست کہتا ہے خلاق ذوالکرام
دیکھو گے تم شرائط اعدائے بدکلام کسکے لئے مضر ہوئیں کس کا بنا یا کام

آخر کہا تھا آپ نے جو کچھ وہی ہوا
شرمندہ اپنی شرطوں سے ہر مدعی ہوا

اب جو قریشی لاتا تھا ایمان آپ پر کرتے تھے واپس اسکو شہنشاہ بحر و بر
رہتا تھا جب قریش میں جاکر وہ خوش سیر پڑتا تھا اسکی صحبت و تبلیغ کا اثر

اس سلسلے کی عمر ہوئی جو نہیں کچھ دراز
کفار تین سو ہوئے ایماں سے سرفراز

اعدا نے کامیابی شہ پر جو کی نظر محجوب و شرمسار ہوئے حد سے بیشتر
بھیجا معًا سفیر سوئے سید البشر تا شرط آخری سے کریں آپ درگذر

لیکن حضور والا نے مانی نہ ان کی بات
امر خلاف عہد تھا اک امر واہیات

بارش کے واسطے اسی سن میں شہ جہاں　　عارض ہوئے بدرگہ خلاق دوجہاں
دست دعا اُٹھاتے ہی فوراً اسی زماں　　بارش کی حق نے خوب بالطاف سبکراں

اس سال ہی کسوف کی شہ نے پڑھی نماز
اسپ شتر کی دوڑ ہوئی بہر امتیاز

اک سال کا جو عرصہ گیا صلح کو گذر　　مکے کو بہر عمرہ چلے سید البشر ۶ھ ہجری
تھے دو ہزار مسلمیں حضرت کے ہمسفر　　اعدا کو جو نہیں آمد شہ کی ہوئی خبر ادائے عمرہ

کرکے مقفل اپنا وہ سب بدگہر مکاں
کوہ ابوقبیس پہ پہنچے اسی زماں

کرنے لگے معائنۂ حال مسلمیں　　آئی پسند بہتوں کو تعلیم شاہ دیں　کفار کا حالات مسلمین دیکھکر تاثر
فارغ ہوئے جو عمرے سے سلطان مرسلیں　　آئے پلٹ مدینے کو با فوج مومنیں

اعدا پہ اس سفر کا بہت ہی پڑا اثر
آمادہ سیکڑوں ہوئے ایمان لانے پر

سیف الٰہ حضرت خالد نکو سمیر　　عمرو عاص اور بن طلحہ سے نامور　حضرت خالد عمرو بن العاص
دین خدا سے خود ہوئے آکر جو بہرہ ور　　یہ تینوں شخص تھے متاثر شدہ لبشہ　ابن طلحہ کا قبول اسلام

ایماں سے انکے قوت کفار گھٹ گئی
یا یوں کہو نعینوں کی قسمت پلٹ گئی

اس سال ہی کی آپ نے ترسیل مجات　　قاصد گئے بسمت سلاطین کائنات　ترسیل مجاریہ بسمت سلاطین
عمرو بن امیۂ ضمری تکو صفات　　راہی ہوئے بجانب نجاشی نیکذات

مطلب تھا ان خطوط کی ترسیل کا یہی
سارا جہاں قبول کرے ملت نبیؐ

Marfat.com

پہنچے وہاں جو حضرت عمرو خوش سیر نجاشی کو دیا خط شاہنشہِ بشر
لکھا تھا اسمیں دولتِ دیں سے ہو بہرہ ور بھیجو مہاجرین کو زاں بعد زود تر

لیکر بعظمت اسنے خط شاہ دوجہاں
تعمیل حکم شاہ کی فوراً اسی زماں

یعنی ہوا وہ اولاً ایماں سے بہرہ ور بعد اسکے لایا ساری رعایا کو دین پر
دیں کرچکی قبول جو نہیں وہ تمامتر تحفے کئے اکٹھا پئے شاہ بحر و بر

فارغ ہوا اس امر سے جب وہ نکو نہاد
واپس کیا سفیر کو سوئے شہِ عباد

چلنے لگے وہاں سے جو عمرو نکو نشاں نجاشی نے کہا کہ پہنچنا جو تم وہاں
کہنا پس سلام حضور شہ جہاں پہنچا ہی چاہتے ہیں مدینے مہاجراں

بے فکر و مطمئن رہیں آں سید العباد
آرام سے یہاں ہیں وہ ارباب خوش نہاد

قیصر کے پاس دحیۂ کلبی نکو نشاں مکتوب شاہ لیکے اسی دن ہوئے رواں
پہنچے دمشق میں جو یہ پیک شہ جہاں پائی خبر یہیں ہے شہِ روم اسزماں

پہنچایا پس وہ نامۂ سلطان بحر و بر
مرعوب ہو گیا جسے سنکر وہ سر بسر

ٹھہرا کے پھر سفیر کو باجاہ و احترام فوراً عمائدیں سے کیا اپنے یوں کلام
دیکھو ہو کاروانِ عرب کا اگر قیام لاؤ ہمارے پاس اُسے۔ جلد ہو یہ کام

یہ حکم سنکے دوڑے ہر اک سمت مخبراں
آخر کو مل گیا ابو سفیاں کا کارواں

Marfat.com

قیصر کے پاس پہنچے جو سب اہلِ کارواں بولا معاً ہی انسے وہ سرتاج رُومیاں
ایسا بھی کوئی آدمی ہے تم میں تاجراں جس سے کہ ہو قرابتِ پیغمبرِ زماں
دے گا مرے سوالوں کا کافی وہی جواب
ڈالے گا روشنی وہی حالات پر شتاب

یہ سنتے ہی بڑھا ابوسفیانِ بدسگال بولا میں اقربا سے ہوں اے شاہ خوشخصال
یہ سنکے قبل اسکے کہ کرتا وہ کچھ سوال ہمراہیوں سے اسکے کہا رکھو سب خیال
پاسخ جو دے یہ میرے سوالونکا ناصواب
لازم ہے مطلع کر دو تم سب مجھے شتاب

پوچھا پھر اسنے بوسفیاں سے کہ کربیاں کیسا محمدؐ عربی کا ہے خاندان
کہنے لگا یہ سنکے وہ سردارِ مشرکاں دونوں طرف سے ہے وہ نجیب اے شہ زماں
یہ سنکے اس سے پھر کیا قیصر نے یہ سوال
بعثت سے پہلے اسکی صداقت کا کیا تھا حال

یہ سنتے ہی دیا ابوسفیان نے جواب صادق ہے کذب گوئی سے رکھتا ہے اجتناب
یہ سنکے اس سے پھر کیا قیصر نے یوں خطاب شاہی سے بھی ہوا کوئی جد اسکا بہرہ یاب
بولا یہ بات سنکے وہ سردارِ ملحداں
شاہی سے مفتخر تو نہ تھے اُسکے مورثاں

یہ سنکے پھر کیا ابوسفیاں سے یوں سوال گذرا ہے خاندانمیں کوئی اسکا ہمخیال
بولا یہ سنتے ہی ابوسفیانِ بدمآل اس اپنے ادعا میں ہے یہ شخص بے مثال
پھر پوچھا شاہ روم نے یہ بھی تو کربیاں
اہلِ دول ہیں یا غربا اسکے پیروان

Marfat.com

یہ سنتے ہی دیا ابوسفیان نے جواب ناداریہی ہیں متبع جتنے ہیں ایجناب
پاکر جواب پھر کیا قیصر نے یوں خطاب بڑھتے ہیں پیرو اُسکے کہ گھٹتے ہیں کہہ شتاب

بولا یہ سنتے ہی ابوسفیانِ بدسیر
پیرو ترقی کرتے ہیں ہر شام ہر سحر

یہ سنتے ہی کیا ابوسفیان سے خطاب دین اسکا لوگ ترک بھی کرتے ہیں دے جواب
بولا یہ سنتے ہی ابوسفیان بے حجاب پیرو کو پیروی سے نہیں ہوتا اجتناب

بولا یہ سنکے آتی ہے نوبت جو جنگ کی
کرتا ہے فتحیاب کسے قادرِ قوی

بولا یہ سنتے ہی ابوسفیانِ خیرہ سر گہہ اسکو فتح ہوتی ہے گاہے ہمیں ظفر
کہنے لگا یہ سنتے ہی وہ شاہ نامور ایفائے عہد کا بھی وہ خوگر ہے دے خبر

بولا یہ سنتے ہی ابوسفیان بدگمال
اپنے ہر ایک عہد کا رکھتا ہے وہ خیال

قیصر نے پھر کہا کہ وہ پیغمبر زماں تعلیم کن امور کی دیتا ہے کر بیاں
کی عرض کہتا ہے کرو اپنوں سے نیکیاں فعل حرام کرنے نہیں پاتے پیرواں

دیتا ہے سب کو حکم صلوٰۃ و زکات کا
کہتا ہے ہے طریقہ یہی اک نجات کا

جب اپنے ہر سوال کا وہ پاچکا جواب قیصر نے یوں کیا ابوسفیان سے خطاب
گر ہے ہر اک جواب ترا صدق انتساب تو خاتم الرسل ہے وہی فخر شیخ و شاب

میں پانو اسکے دھوتا جو ہوتا کہیں ہاں
جلد اسجگہ پہ ہوگا وہ اک روز حکمراں

Marfat.com

اک روز اہل حمص کو آخر کیا طلب جب آئے بولا سچے ہیں پیغمبر عرب
لازم ہے انکا دین کرو اختیار سب یہ حکم سنتے ہی ہوئے وہ لوگ پُرغضب

چاہا جو نہیں یہ امر کہ برپا ہو شور و شر
قیصر معًا ہی تاڑ گیا شکل دیکھ کر

کہنے لگا تمھارا میں لیتا تھا امتحاں صد شکر پورا اُترا ہر اک اسمیں اسزماں
یہ سنکے مطمئن ہوئے وہ سارے زمیاں اور سجدہ کرکے اسکو وہاں سے ہوئے رواں

جب یوں ہوا نہ عزم میں اپنے وہ کامیاب
تدبیر سوچی دوسری اسکے لئے شتاب

وحیہ جو تھے سفیر جناب شہِ انام انسے کہا جو دین کا کرنا ہے تم کو کام
جاکر ملو تم اس سے ضغاطر ہے جسکا نام وہ عالِم بزرگ ہے ذیجاہ و احترام

چلتے ہیں اہل حمص سبھی اسکے حکم پہ
ایمان لایا وہ تو سراک ہوگا بہرہ ور

یہ سنتے ہی وہ سوئے ضغاطر ہوئے رواں جاکر سنایا حکم شہنشاہ انس و جاں
پوشش سفید اسنے بدل کر اسی زماں راہ کلیسا لی معًا اک خلق تھی جہاں

دی پہلے بعثتِ شہ دیں کی اُسے خبر
پھر بولا ہو چکا ہوں میں ایماں سے بہرہ ور

لازم ہے انکا دیں کرو تم سب بھی اختیار پچھتاؤگے گر آیا کہیں تمکو ننگ عار
یہ ہیں وہی پیمبر ذی جاہ و اقتدار بعثت کا جنکی لائے ہیں عیسیٰ بھی اشتہار

یہ سنکے اس قدر ہوئے وہ لوگ خشمناک
تیغ جفا سے کر دیا قصہ ہی اسکا پاک

قیصر کے گوش زد ہوئی جسوقت یہ خبر　　بولا سفیر شہ سے مجھے بھی ہے جانکا ڈر
ایماں لاؤ تمیں جو تمھارے رسولؐ پہ　　زندہ نہ رہنے دینگے مجھے بھی یہ بدسیر

یہ سنکے واپس آئے سفیر شہ جہاں
آتے ہی سارا حال کیا آپسے بیاں

بھیجا گیا سفیر اسی دن بسمتِ شام　　پہنچا جو لیکے وہ خط شاہنشہ انام
اس ملک کا امیر تھا حارث سا بدنظام　　خط دیکھتے ہی بگڑا وہ ملعون بحد تام

کر ڈالا چاک نامۂ سلطان دوجہاں
اور قید میں سفیر کو بھیجا اُسی زماں

سردار فوج سے کہا دو حکم تم شتاب　　طیار جنگ کیلئے ہوں جملہ شیخ و شاب
قیصر کو خط لکھا۔ ہوں معین آپ بھی جناب　　تا ہوں میں حملہ کر کے محمدؐ پہ فتحیاب

قیصر کے پاس پہنچا جو نہیں اسکا نامہ بر
قیصر نے لکھا اپنے ارادے سے توبہ کر

کرتا نہیں ہے دین اگر ان کا اختیار　　تو چاہیئے کہ جنگ بھی تیرا نہو شعار
ورنہ مآل سے تو بہت ہوگا شرمسار　　سمجھا رہا ہوں کرنا نہ یہ عزم زینہار

خط پاتے ہی سفیر کو دلوا کے زادِ راہ
رخصت کیا وہ آیا سوئے شاہ دیں پناہ

بھیجا گیا یمامہ اسی روز نامہ بر　　پہنچا جو نہیں وہ لیکے خط سید البشر
خاطر سے پیش آیا وہ شاہ نکو سیر　　ہمراہ خط کے بھیجے تحائف نفیس تر

لکھا تھا گر عرب پہ میں ہو جاؤں حکمراں
ایمان لاؤں آپ پہ بے شک و بیگماں

Marfat.com

پاکر جوابِ نامہ جناب سشہِ بشر　　بولے خیالِ خام ہے یہ اُسکا سربسر
مالک ہر ایک ملک کا ہے رب بحر و بر　　کیا اختیار مجھکو کروں منتقل اُدھر
ہوتا جو میری ملک تو کرتا وہ یوں سوال
مملوک ذوالجلال کو دے عبد ذوالجلال

پایا جو نامۂ شہ دیں سید البشر　　حاطبؓ نے بھی کیا اُسی دن مصر کا سفر
پہنچے جو نہیں یہ نزد مقوقس نکو سیر　　انجیل کی طلب خطِ حضرت کو دیکھکر
دیکھا جو اسمیں حلیہ و وصف شہ انام
حاطب سے بھی کیا اسی موضوع پہ کلام

انجیل سے جو متفق ان کا ہوا بیاں　　خاطر کے ساتھ شاہ ہوا انکا میزباں
فارغ ہوا تو اضعِ حاطب سے حبزماں　　لکھکر دیا جوابِ خط شاہ انس و جاں
لکھا تھا آپ واقعی ہیں آخری نبیؐ
لیکن میں چھوڑ سکتا نہیں دینِ عیسوی

اک خچر سفید کہ دُلدل تھا جسکا نام　　اک اونٹ اور چار کنیزیں اور اک غلام
کچھ اور بھی ہدایا برائے شہ انام　　بھیجے بدست حضرت حاطب خوش اہتمام
لیکر وہ نامہ اور یہ تحائف وہ خوش سیر
حاضر ہوئے بخدمت سلطان بحر و بر

عبداللہ بھی روانہ ہوئے تھے اسی زماں　　ایراں کو لیکے نامۂ سلطانِ دوجہاں
پرویز بدسرشت وہاں کا تھا حکمراں　　جاکر دیا جو اُسکو خط شاہ انس و جاں
پہلے تھا اُسکے نام سے نام شہِ انام
یہ دیکھتے ہی جل گیا وہ شومِ زشت کام

Marfat.com

کرڈالا چاک نامۂ سلطانِ دو جہاں باذان کو یمن کا جو حاکم تھا اسزماں
خط لکھا بھیج سوئے محمدؐ تو دو جواں لائیں پکڑ کے انکو مدینے سے جو یہاں

یہ حکم پاکے اسنے بہ تعمیل حکم شاہ
بھیجے دو پہلوان سوئے شاہ دیں پناہ

یہ دونوں حکم پاکے جو راہی ہوئے اُدھر رہ میں ملے دو دشمنِ جانِ شہِ بشر
ابن امیہ و ابوسفیانِ بدسیر ان دونوں نے بتائیں تدابیر خوبتر

ہوتے ہی رخصت انسے بالآخر وہ پہلواں
پہنچے مدینے میں بحضورِ شہ جہاں

جسدم رُخِ حضور پہ انکی پڑی نظر رعب انپہ چھایا دیکھتے ہی حد سے بیشتر
کھولی زباں جو ڈرتے ہوئے عرضِ حال پہ فرمایا شاہ دیں نے کل آنا دمِ سحر

یہ حکم سنکے لوٹ گئے دونوں پہلواں
ہنگام صبح آئے حضورِ شہ زماں

دیکھا جو ان کو بولے شہنشاہ بحر و بر تم دونوں خامشی سے پلٹ جاؤ اپنے گھر
پرویز نے کیا عدم آباد کا سفر کشتہ ہوا رعایا کے ہاتھوں وہ بدسیر

شیرویہ تخت پہ متمکن ہے اب وہاں
یہ سنکے واپس آئے معاً دونوں پہلواں

کہہ ہی رہے تھے آکے وہ باذان سے بیاں شیرویہ کا خط آیا اسی عرصہ میں وہاں
خط کے موافق آیا جو قولِ شہ جہاں ایماں سے بہرہ ور ہوا باذان اسی زماں

پھر کر کے سب رعایا کو ایماں سے بہرہ ور
بھیجے تحائف آپکی خدمت میں بیشتر

Marfat.com

غزوۂ خیبر

ابنِ اُبَیّ جو تھا رئیس المنافقیں — اور باطناً تھا دشمنِ سلطانِ مرسلیں
بھڑکایا اسنے خیبریوں کو زراہ کیں — حتیٰ کہ اسکے کہنے میں آئے وہ سب لعیں
قربِ جوار میں جو تھے کفار بدسیر
باندھی اُنھوں نے بھی معاً امداد پر کمر

پہنچی جو گوشِ سیدِ عالم میں یہ خبر — خیبر کے لوگ حملہ کرینگے مدینہ پر
ہیں دس ہزار آدمی آمادۂ سفر — سامان جنگ کا بھی مہیا ہے خوبتر
یہ سنتے ہی رسولِ خدا فخرِ عالمیں
نکلے معاً مدینے سے با فوجِ مسلمیں

چودہ سو آدمی تھے شہ دیں کے ہمسفر — خیبر میں پہنچی آمدِ شہ کی جو نہیں خبر
ہشیار خیبری ہوئے خطرے سے پیشتر — پہنچے نہ تھے وہاں ابھی شاہنشہِ بشر
قلعوں میں سب نے بھیج دیئے اہل اور عیال
رکھ آئے پھر حفاظتاً اسباب اور مال

خیبر میں سات قلعے تھے محفوظ و بے خطر — بھیجے وہاں جو اہل و عیال اور مالِ زر
رہتے تھے لوگ محوِ حفاظت میں سربسر — ہنگام کار بھی نہیں ہوتے تھے بے خبر
کرتے تھے گشت رات کو چار و نطرف سوار
پھرتے تھے گردِ قلعوں کے دنمیں بھی پہرہ دار

پہنچے تھے جسکی صبح کو سلطان بحر و بر — اس شب کو لوگ سو گئے غفلت سے سربسر
جانے لگے جو کھیتوں کو اُٹھکر دمِ سحر — فوجِ شہِ ہدا پہ پڑی یک بیک نظر
چلّا اُٹھے وہ دیکھ کے فوراً اسی زماں
یا رو محمدؐ آگئے با فوجِ غازیاں

Marfat.com

قلعوں میں جا کے چھپ گئے آخر وہ بدقمار　　یہ دیکھتے ہی قلعوں کا شہ نے کیا حصار
جب اس طریق پہ ہوا آغاز کارزار　　چھ قلعے فتح ہو گئے از فضل ربِ بار

نوبت جو آئی قلعۂ ہفتم کی بعد ازاں
ہر ایک قلعہ سے تھا وہ مستحکم و کلاں

حملہ ہوا جب اسپہ کوئی کر سکا نہ سر　　تا شام لڑتے ہی رہے دونوں بہادر
شاہنشہِ انام نے یہ حال دیکھکر　　بولے نشان دینگے کل اسکو دم سحر

فتح و ظفر کا دے گا خدا جس کو افتخار
سر ہو گا جس کے حملے سے یہ حصنِ استوار

آئی جو نہیں وہ صبح ہوا سبکو انتظار　　دیکھیں نشان دیں کسے محبوب کردگار
غلطاں اسی خیال میں تھے سارے جاں نثار　　گویا ہوئے اس عرصے میں یوں شاہ نامدار

یا روعلیؑ کہاں ہیں بتاؤ مجھے شتاب
بولے صحابہ درد ہے آنکھوں میں بیحساب

یہ سنکے حرفزن ہوئے یوں شاہ انس و جاں　　لاؤ ہمارے پاس علیؑ کو اسی زماں
یہ حکم پاتے ہی انھیں لائے مجاہداں　　اُسدم بھی درد چشم تھا بیحد و بیکراں

شہ نے یہ دیکھ کر دہن پاک کا لعاب
جونہیں لگا دیا گیا فوراً وہ اضطراب

پائی جو صحت از کرم رب دو جہاں　　دیگر نشان بولے شہنشاہ انس و جاں
تم جا کے قلعہ پر کرو حملہ اسی زماں　　حق دیگا تمکو فتح بالطافِ بیکراں

یہ حکم پاتے ہی اسی دم بے درنگ و دیر
با فوج غازیاں ہوئے حملہ کناں وہ شیر

Marfat.com

گھبرا گئے یہ دیکھ کے اعدائے بدشعار — مرحب سے عرض کی کریں آپ اسے کارزار
سرداران سمجھ گئے تھا یہ مرد پختہ کار — سارے فنونِ جنگ میں یکتائے روزگار
روحِ روانِ لشکرِ کفار تھا یہ شخص
موجودہ پہلوانوں کا سردار تھا یہ شخص

نکلا مقابلے کو یہ سنتے ہی وہ جواں — اک دم کے دم میں پہنچا لبِ خندقِ مجاہداں
دیکھا جونہیں علیؑ نے یہ نامی ہے پہلواں — پہنچے سر لعیں پہ معاً خود ہی برق ساں
پہلی ہی ضرب میں کیا ملعون کو دو نیم
ناری تھا سوئے نار گیا دم میں وہ لئیم

اُس روز اسکے بعد ہی چھ اور بدشعار — جو اُن یہودیوں کے تھے سردار باوقار
سوئے علیؑ بڑھے جونہیں وہ مستحق نار — پہنچی سر و نپہ انکے اسی وقت ذوالفقار
سر کاٹ کر ہر اک کو سبکدوش کر گئی
مرحب کا ہمکنار و ہم آغوش کر گئی

یہ دیکھتے ہی قلعہ کو بھاگے وہ سب لعیں — تھے جانتے حصار ہے مستحکم و حصیں
یہ حرکت انکی دیکھتے ہی وہ ہزبر دیں — جا پہنچے باب قلعہ پہ با فوجِ مسلمیں
تکبیر کہہ کے توڑا جونہیں باب قلعہ کو
ہیبت سے لرزہ آگیا ارباب قلعہ کو

داخل ہوئے جو قلعہ میں وہ شیر کردگار — تیغ قضا کا کام لگی کرنے ذوالفقار
پڑتی تھی جسکے فرق پہ جاتا تھا سوئے نار — زندہ تھے جتنے موت کا کرتے تھے انتظار
حب لالہ زار مقتل اعدائے دیں ہوا
طالب امان و عفو کا ہر اک لعیں ہوا

فاتح ہوئے دعائے نبی سے جو آنجناب تلوار کی نیام میں ممدوح نے مشتاب
شیر خدا کا جنگ سے دیکھا جو اجتناب پیرو ہوا جناب کا ہر ایک شیخ و شاب
جو سرزمیں کہ قتلگہ مشرکاں بنی
لطف علیؑ سے اب وہی دارالاماں بنی

پائی معاندین نے جب قتل سے اماں بولے یہ ان لعینوں سے سلطانِ انس و جاں
اسباب مال رکھتے ہو تم سب جو اسمیں تاوانِ جنگ میں اسے حاضر کرو یہاں
گر کوئی شے چھپاؤ گے جاؤ گے جان سے
محروم ہوگے کھلنے پہ میری امان سے

قبضے میں ہے تمھارے جو خیبر کی سرزمیں اسکے بھی آج سے ہوئے مالک مجاہدیں
دیگا جو حاصلات میں خلاق عالمیں لے لینگے نصف اُسکا خراجاً سب اہل دیں
امر خلاف حکم کا جب ہوگا ارتکاب
اسدم جلا وطن کئے جاؤ گے سب منتاب

سنکر یہ سب شرائط شاہنشہ انام راضی ہوئے خوشی سے سب اعدائے بد نظام
سابق کیطرح کرنے لگے دل لگا کے کام حاصل کے نصف پر کی بسر زیست تا قیام
اللہ ری شان رحمتِ سلطان بحر و بر
ایسے معاندین پہ بھی لطف کی نظر

خیبر میں عرصہ تک رہے یہ دشمنانِ دیں لیکن بعہد حضرت فاروق خوش یقیں
خارج ہوئے تھے جب عرب بستاں سے مشرکیں نکلے تھے انکے ساتھ ہی یہ سب معاندیں
جا کر کیا تھا شام میں ہر ایک نے قیام
پایا تھا یہ نتیجۂ بغض شہ انام

Marfat.com

خیبر ہی میں تھا شاہ ہدا کا ابھی قیام — ایک عورت یہودیہ زینب تھا جسکا نام
اس ملحدہ نے گوشت برائے شہ انام — بھیجا تھا زہر ڈال کے ناکام ہو تمام

آنحضرت کو زہر دیا جانا

اک لقمہ اس کا لے گئے منہ میں جو آنجناب
فوراً ہی گوشت نے کیا حضرت سے یوں خطاب

مجھکو معاً ہی تھوکئے اے سید جہاں — ہے مجھ میں زہر جو کہ کرے گا ہلاک جاں
تھوکا معاً یہ سنتے ہی وہ لقمہ وہاں — زینب کو پھر بلایا اسی دم اسی زماں

حب آئی وہ حضور نے اس سے کیا سوال
تو نے کیا ہے گوشت میں کیوں سم کا اشتمال

یہ سنتے ہی حضور کو اسنے دیا جواب — ڈالا تھا زہر اسلئے کشتہ ہوں آنجناب
لیکن رسول آپ تھے آگہ ہوئے شتاب — وہ گوشت خود ہی آپ سے کریگا خطاب

یہ عرض کرکے وہ جو ہوئی دیں سے بہرہ ور
فرمایا عفو آپنے جرم اس کا سر بسر

حب انتظام کرچکے خیبر کا شاہ دیں — لیکر غنائم آئے وہاں سے مجاہدیں
وعدہ حدیبیہ کا ہوا پورا بالیقیں — ایفائے وعدہ کرتا ہے یوں رب عالمیں

صلح حدیبیہ کو سمجھتے تھے جو شکست
اب سمجھے ہونگے ہوتے ہیں کیونکر بلند پست

خیبر سے بعد فتح اساریٰ کے طور پہ — آئیں مدینہ کو جو صفیہ نکو سیر
تقسیم انکی ہوگئی امر محال تر — اکثر کا تھا خیال ہمیں دیں شہ بشر

حضرت صفیہ سے حضرت کا عقد

پس دیکھکر یہ بولے شہنشاہ انس و جاں
راضی ہو تو تو بھیجدوں تجھکو ترے مکاں

Marfat.com

موصوفہ نے یہ سنکے دیا شہ کو یوں جواب میں ہو چکی ہوں دولت ایماں سے بہرہ یاب
واپس کریں مجھے نہ مکاں کو مرے جناب اب ہے یہود یوں سے مجھے دل سے اجتناب
راضی ہوئیں نہ واپسی خانہ پر وہ حبیب
لائے انھیں نکاح میں شاہنشہ عرب

متعہ و لحم خر اسی سن میں ہوا حرام میمونہ کو نکاح میں لائے شہ انام
عباس تھے جو عمِّ رسول فلک مقام سالی تھیں انکی حضرت میمونہ نیکنام
ہنگام عقد مہر انھیں نے ادا کیا
بارِ سرِ رسولؐ کو سر سے جدا کیا

خیبر کو فتح کر چکے جب سید البشر عازم بنی خزاعہ ہوئے شہ سوئے جنگ پر
لیکر پیام جنگ جو پہنچا پیامبر عمرو ئے عاص کو جو تھے مرد دلیر تر
باسہ ہزار فوج کیا آپ نے رواں
پہنچے جو یہ تو دیکھا بکثرت ہیں دشمناں

یہ دیکھکر حضور کو بھیجا معاً پیام کثرت سے جمع ہیں یہاں اعدائے زشت کام
کچھ فوج اور بھیجے اے سید انام تا فتحیاب انپہ ہو یہ آپ کا غلام
پہنچی جو گوش سید عالم میں یہ خبر
بھیجا ابو عبیدہ کو با لشکر دگر

امداد کو پہنچ گئی جب فوج مسلمیں آمادۂ ستیز ہوئے فوراً اہل دیں
بہر مقابلہ بڑھے جسوقت مشرکیں غالب ہوئے بفضل خدا انپہ مومنیں
اعدا پہ ہر طرح جو کیا حق نے فتحیاب
با صد خوشی مدینہ پلٹ آئے سب شتاب

Marfat.com

عمرو عاص جنگ میں جب محو تھے اُدھر حارث بن عمیر صحابی بکو سیر سرپرۂ موتہ
جاتے تھے بصرہ لیکے خط سید البشر رستے میں انکو حاکم موتہ نے روک کر
حال انکا پوچھتے ہی لعیں نے کیا ہلاک
بے جرم بے قصور کیا قصہ انکا پاک

پہنچی جو گوش سید عالم میں یہ خبر زید ابن حارثہ کی قیادت میں سر بسر
بھیجی حضور والا نے فوج اک معاً اُدھر تھے جس میں سہ ہزار مجاہد دم سفر
راہی ہوئے بجانب موتہ جو مسلمیں
ہنگام کوچ بولے شہنشاہ مرسلیں

کشتہ جو زید کو کریں اعدائے بد قوام جعفرؓ کو لازمی ہے کریں انکی جا پہ کام
لڑکر پئیں جو رنمیں شہادت کا یہ بھی جام عبداللہ رواحہ کریں جنگ کا نظام
یہ بھی اگر شہید ہوں ہنگام کارزار
سردار منتخب کریں خود اپنا دیندار

سنتا تھا اک یہودی یہ حکم شہ زمن بعد آنجناب کے ہوا اس طرح حرفزن
اگلے رسول کرتے تھے اس طرح جب سخن بنتا تھا نامبردہ کا مقتل ضرور ن
ہنگام کوچ جیسا ہوا تھا اُسے گماں
کام آئے وقت جنگ وہ سب نامبرگاں

موتہ میں جاکے پہنچے جو نہیں سب مجاہدیں فوج ہراولی کو کیا زیر اولیں
یہ حال دیکھتے ہی ڈرا اتنا وہ لعیں قلعہ میں جاکے چھپ رہا با فوج مشرکیں
قیصر کے پاس بھیجا وہاں سے معاً پیام
امداد کیجئے کہ قضا سے پڑا ہے کام

Marfat.com

قیصر کے پاس روم میں قاصد گیا جونہیں بھیجی مدد کے واسطے فوج معاونیں
اک لاکھ منتخب تھے جوان جسمیں بالیقیں اور سب تھے فن جنگ کے استاد ماہریں

ہنگام رزم کرتے تھے اعدا کو دم میں زیر
ہنگام حملہ کرتے تھے حملہ وہ مثل شیر

گوش مجاہدیں میں جونہیں پہنچی یہ خبر امداد ہو طلب ہوئی تجویز پیشتر
بعد اسکے پھر صلاح ہوئی یہ بہمدگر شاید بدیر آئے مدد لوٹ چلئے گھر

بولے یہ سنکے حضرت خالد بن ولید
گر فتحیاب ہو نہ سکے ہونگے ہم شہید

اپنا ہی فائدہ ہے بہرحال مسلمیں شیر آسا حملہ کیجئے خائف ہوں مشرکیں
فاتح ہوئے تو چھائیگا ان سب پہ رعب دیں کشتہ ہوئے تو پائیں گے فردوس بالیقیں

جملہ مجاہدیں نے یہ شورہ کیا پسند
فوراً ہی جان دل سے ہوئے اسپہ کاربند

موتہ میں پہنچے جب وہ معینان اہل شر راس المجاہدین تھے زید نکو سیر
تکبیر کہہ کے ٹوٹ پڑے مشرکین پر دو روز تک کی آپنے جنگ شدید تر

کشتہ ہوئے جو دست عدو سے وہ شیریں
جعفرؓ نشان لیکے بڑھے سمت اہل کیں

کرتے تھے حملہ شیر کے مانند وہ جری رفتار جنگ کرتی رہی کسب برتری
ہوتے تھے دیکھ دیکھ کے حیران سب شقی سمجھے نہ تھے مدد پہ ہے وہ قادر قوی

جب لڑتے لڑتے ہو گیا دست یمیں شہید
دست یسار میں لیا وہ رایت سعید

Marfat.com

حبب دست چپ بھی ہو گیا مجروح کا شہید تھا ماشکستہ بازوؤں سے رایت سعید
دیکھی جو مشرکین نے یہ مجبوری شدید چاروں طرف سے ٹوٹ پڑی آکے سب پلید
پینے لگے جو جام شہادت کا آنجناب
عبداللہ رواحہ نے رایت لیا شتاب

تکبیر کہہ کے آپنے رایت لیا جو نہیں ہیبت سے رزمگاہ میں کانپ اٹھے مشرکیں
چلنے لگی جناب کی جب تیغ آبگیں صدہا سروں کو دوش سے لائی سرزمیں
زائل ہوئے جو جوہر شمشیر آبدار
کی آنجناب نے بھی رہِ خلد اختیار

عبداللہ رواحہ نے جب راہ خلد لی خالد نے بڑھ کے روک لیا رایت نبی
ثابت سے بولے لو یہ نشان محمدی آئے نہ اسکی رفعت و شانمیں ذرا کمی
یہ کہہ کے آنجناب نے حملہ کیا بجوش
تکبیر کی صدا سے اڑائے عدو کے ہوش

بجلی کیطرح جا گرے دشمن کے قلب پر گویا کہ گوسفند و نمیں جا پہنچا شیر نر
ہوش و حواس سلب ہوئے سب کے دیکھکر زخمی ہوئے ہزاروں کٹے سیکڑوں کے سر
کرتی تھی تیغ آپ کی رنمیں قضا کا کام
دم میں تمام کرتی تھی ہر ناسزا کا کام

دیکھی جو قلب فوج کی یہ حالتِ خراب سختی سے میسرہ ہوا حملہ کناں شتاب
ٹوٹا مجاہدیں پہ جو وہ مورد عذاب حال اکثر دنکا ہو گیا مائل بہ انقلاب
تھا عنقریب بھاگتے اکثر مجاہدیں
طاری دلونپہ ہو گیا تھا خوف مشرکیں

Marfat.com

اس حال پر جو قطبۂ عامر نے کی نظر　　غیرت دلا کے کر دیا آمادہ جنگ پر
فوراً مجاہدین بڑھے سمتِ اہلِ شر　　تکبیر کہہ کے گھس گئے لشکر میں بے خطر

پائے ثبات پھر تو اسی دم اکھڑ گئے
لالے معاندین کی جانوں کے پڑ گئے

ہونے لگے جو قتل وہ اعدائے بدشعار　　میدانِ کارزار بنا کشتِ لالہ زار
بھاگے یہ حال دیکھ کے خصمانِ نابکار　　کی قلعہ میں پناہ لعینوں نے اختیار

داخل ہوئے جو قلعہ میں وہ دشمنانِ دیں
محصور ہو گئے بحصارِ مجاہدیں

جب آ گئے حصار میں اعدائے بدگہر　　خالد نے جا کے حملہ کیا بابِ قلعہ پر
تیغ دو دستی تیغ قضا بن کے سر بسر　　اعدا کے سر اڑاتی تھی مثلِ خیار تر

آخر کو آنجناب نے قلعہ کو سر کیا
دارالاماں کو دار فنا سر بسر کیا

کشتہ ہوئے ہزاروں لعیں کھا کے تیغ و تیر　　زخمی ہزاروں قید ہوئے وقتِ دار و گیر
روشن کئے ہزاروں نے ایمان سے ضمیر　　حاصل ہوئی غنیمت بسیار اور کثیر

موتہ کا حکمراں گیا دوزخ پئے عذاب
خالد کو سیفِ حق کا نبیؐ نے دیا خطاب

جعفر کو خلد میں دئے اللہ نے دو پر　　اڑتے ہیں وہ فرشتوں کے ہمراہ بے خطر
طیّار اسی سے کہتا ہے انکو ہر اک بشر　　راوی ہیں اس خبر کے شہنشاہِ بحر و بر

موتہ میں مسلمین تھے جب محوِ کارزار
گھر بیٹھے حال کہتے تھے سب شاہِ نامدار

Marfat.com

پائی جو مسلمین نے یہ فتح شاندار　　اعدا پہ چھائی ہیبت محبوب کردگار
قلت پہ مسلمیں کی ہنسے تھے جو بدشعار　　کہنے لگے فضول ہی کثرت پہ افتخار
قیصر بھی سنکے لرزہ بر اندام ہوگیا
جاگا ہوا نصیبۂ خود کام سو گیا

موتہ سے آئے جیسے ہی خالد نکو شعار　　روح الامیں نے آکے کیا شہ پہ آشکار　　سنہ ۸ ہجری
قوم خزاعہ پر جو ہے حضرت کی حلیف ار　　حملہ کناں ہوئے ہیں بنی بکر نابکار　　غزوۂ مکہ
یہ لوگ تھے قریش کے ہم عہد و ہم خیال
پہنچے اسی سے انکی مدد کو وہ بدخصال

شب کو قریش اور بنی بکر بد سیر　　حملہ کناں ہوئے تھے خزاعہ کی قوم پہ
پہلے تو بیس آدمیوں کے اڑائے سر　　پھر باندھی لوٹ مار پہ کمبختوں نے کمر
بالکل خلاف عہد ہے یہ فعل ناسزا
فوراً ہی انپہ کیجئے حملہ شہ ہدا

جبریل آکے دیگئے تھے پہلے ہی خبر　　سہ روز بعد عمرو جو سالم کے تھے پسر
آئے بخدمت شہ دیں سید البشر　　رو کر بیاں کی حالت پُر درد سر بسر
سنتے ہی دل بھر آیا رسولؐ انام کا
فوراً کیا جناب نے عزم انتقام کا

عزم جہاد کرچکے جب شاہ مرسلیں　　صادر کیا یہ حکم بسمت مجاہدیں
پہنچیں یہاں یکم رمضاں تک سب اہل دیں　　حکم جہاد دے چکا ہے رب عالمیں
پہنچا جونہیں یہ حکم شہنشاہ بحر و بر
سج کر سلاح آگئے سب عین وقت پہ

Marfat.com

پہنچی جو کان میں ابوسفیاں کے یہ خبر — کہنے لگا قریش سے وہ شوم بدگہر
امر خلاف عہد ہوا ہم سے سربسر — ہرگز محمدؐ اب نہیں کر سکتے درگذر

گر دو صلاح جائیں محمدؐ کے پاس ہم
لاعلمی ظاہر اپنی کریں انپہ یک قلم

ممکن ہے اسطرح کریں حملے سے اجتناب — ٹل جائے یوں سر دنپہ یہ آتا ہوا عذاب
یہ سنکے قوم نے اُسے شورہ دیا شتاب — پہنچا معًا حضورِ نبی میں وہ بے حجاب

جاکر کہا میں اس سے ہوں لاعلم سربسر
اس واقعے کی بعد کو مجھکو ملی خبر

واقف تھی پہلے ہی سے رسُول فلک جناب — یہ عذر لنگ کر نہ سکا اسکو کامیاب
کہکر ہوا ذلیل بہت ہی وہ بے حجاب — جس رہ سے آیا تھا اسی رہ سے گیا شتاب

جاکر کہا قریش سے ملعون نے سارا حال
گھبرائے جسکو سنتے ہی از بس وہ بدمآل

تاب مقابلہ اُسے آئی نہ جب نظر — قیصر کے پاس بھاگ گیا چھپکے بدیر
تا زندگی گذارے وہاں رہ کے بیخطر — لیکن ہوئی اس امر کی قیصر کو جب خبر

عم محمدؐ عرب ہے یہ پُر قصور
فورًا ہی سلطنت سے کیا اپنی اس کو دُور

نکلا جو اس طرح ابوسفیان روسیاہ — صحرا میں پھرتا رہتا تھا با حالت تباہ
منشائے خاص تھا کہ ملے جان کو پناہ — مغرور کو ذلیل یونہیں کرتا ہے والہ

لعنت کا طوق بن گئی سرداری قریش
رسوا امیر ہو چکا اب خوار ہوگا جیش

Marfat.com

آئی مہ صیام کی دسویں جونہیں ادھر　　بس لیکے دس ہزار کا لشکر شہ بشر
فوراً ہی گامزن ہوئے مکے کی راہ پر　　پہنچے جو پہلے مرحلے پر شاہ بحر و بر
آکر ملے حضور سے عباس ذی ہمم
جو سید انام کے تھے عم محترم

لشکر کو دیکھ کر انھیں پیدا ہوا خیال　　گر ناگہاں پہنچ گیا یہ جیش نیک فال
فوراً مقابلہ کرے گا باصد اشتعال　　ہونگے قریش جس سے کہ پامال بالمآل
پہنچے یہ سوچتے ہی وہ مکے کی راہ پر
تا دے سکیں قریش کو اس امر کی خبر

رستے میں آئے دور سے دو آدمی نظر　　تحقیق کیلئے جو نہیں پہنچے قریب تر
دیکھا تو اک بدیل تھا ورقا نہ کا پسر　　اور دوسرا حکیم تھا ہمراہ و ہمسفر
اور تیسرا ابوسفیاں تھا رفیق راہ
جاتے ہوئے ملا تھا سر راہ یہ روسیاہ

وہ دونوں جاتے تھے شہ عالم کا لینے حال　　رہ میں جو مل گئے انھیں عباس بالمآل
پوچھا یہ کس کی فوج ہے اے مرد خوشخصال　　فرمایا۔ ہے یہ لشکر محبوب ذوالجلال
حملہ کریگا مکے پہ دیتا ہوں یہ خبر
تم لوگ ہوشیار ہو خطرے سے پیشتر

بھاگے معاً یہ سنتے ہی وہ دونوں مخبراں　　تا قوم کو خبر کریں آتے ہیں دشمناں
مکے کی راہ پر ہوئے وہ جیسے ہی دواں　　عباسؓ سے کہا ابوسفیاں نے اسزماں
کسطرح میں بچاؤں بھلا اپنی جان زار
فرمایا آپنے کہ کر اسلام اختیار

ابوسفیان کا قبول اسلام

Marfat.com

بعد اسکے پھر کہا ابوسفیاں سے تو اگر　　باندھے قبولِ مذہب اسلام پر کمر
میں تجھکو لیچلوں ابھی نزد شہ بشر　　یہ سنتے ہی وہ ہو گیا طیار سر بسر
فوراً ہی انکے اسپ پہ پیچھے ہوا سوار
بیٹھا جو نہیں وہ چلدئے عباس نامدار

پہنچے جو فوج میں پڑی فاروق کی نظر　　چاہا اُڑا ہی دیں ابوسفیاں کا بڑھ کے سر
لیکن یہ رنگ دیکھ کے عباس خوش سیر　　جا پہنچے نزد خیمۂ سلطان بحر و بر
فوراً اُتر کے لے گئے اس کو حضور شاہ
بولے یہ ہے اماں میں مری ای جہاں پناہ

اتنا ہی کہہ سکے تھے کہ فاروق نیکنام　　خنجر بکف پہنچ گئے خیمے میں تیز گام
چاہا کہ قصۂ ابوسفیاں کریں تمام　　لیکن تھا عام رحم جناب شہ انام
فرمایا اس کو رکھئے حراست میں تا سحر
بعد سحر کرینگے نظر اس کے حال پر

عم نبی نے پیش کیا جب پس سحر　　پچھلے قضیے لانے لگا وہ زبان پر
بولے یہ دیکھکر معاً عباس خوش سیر　　ایماں لاتا ہے کہ کروں قطع تیرا سر
دھمکی یہ سنتے ہی وہ مسلمان ہو گیا
حق جو نہیں آیا کفر کا بطلان ہو گیا

جب یہ سبھی ہو گیا ابوسفیان بہرہ یاب　　فرمایا شہ نے کوچ کرے فوج اب شتاب
یہ حکم سنتے ہی اسی دم سارئ شیخ و شاب　　مکے کو چلدئے شہِ عالم کے ہمرکاب
یہ دیکھکر چلی ابوسفیاں نے گھر کی راہ
عباس بولے ڈر ہے کرے دیں نہ یہ تباہ

Marfat.com

پس میری رائے ہی شہ دیں سید البشر فوج اس کو میں دکھادوں سر راہ روک کر
تا دلپہ چھائے ہیبتِ اسلام سر بسر آمادہ بھول کر بھی نہ ہو ارتداد پر

بولے یہ رائے سنتے ہی سلطان دوجہاں
بہتر ہی رد کو دیکھ لے فوج ظفر نشاں

دیکھا جو ہمخیال ہیں سلطان بحر و بر عباس لیکے پہنچے اسے رہگذار پر
نکلی جونہیں اُدھر سے وہ فوج ظفر اثر تکبیر کی صداؤں سے گونج اُٹھے دشت و در

چھائی معاً ہی ہیبتِ شاہنشہ انام
مرعوب ہو کے کرنے لگا اس طرح کلام

جاتے ہیں مکہ لیکے جو آپ اس قدر سپاہ کیا عزم کرلیا ہے کریں قوم کو تباہ
بولے یہ سنکے رحمت عالم جہاں پناہ ہرگز مرا یہ عزم نہیں ہے خدا گواہ

جوڑا لدے گا اسلحہ ہنگام کارزار
میں کہہ رہا ہوں ہوگا نہ وہ قتل زینہار

جو شخص ہوگا کعبہ نشیں خاطر اماں یا چھپ رہے گا اپنے مکانمیں بخوفِ جاں
یا جو پناہ لے گا مکانمیں تری اُس آں یا جو فرار ہوگا بخوفِ مجاہداں

ہر اُس بشر کو قتل کرینگے نہ مسلمیں
تو مطمئن ہو عزم یہ ہرگز مرا نہیں

یہ سنتے ہی ہوا طرفِ مکہ وہ رواں پہنچا جونہیں سب آگئے احباب دوستاں
پوچھی ہر اک نے حالتِ فوج شہ جہاں بولا یہ سنتے ہی ابوسفیان اسزماں

لشکر محمدؐ عربی کا ہے دس ہزار
ہر اک سلاح پوش ہی پیدل ہو یا سوار

کافی ہیں اسلحہ بھی رسد بھی ہے بیشتر جملہ فنونِ جنگ سے واقف ہی ہر بشر
قوت میں ہی یگانہ تو جرأت میں مشتہر دیتا ہی فوق موت کو ہر اک حیات پہ
لیکن بایں ہمہ بھی محمدؐ نکو نشاں
آتے نہیں ہیں نکلے تمھارے عدوے جاں

یہ کہہ کے پھر کیا ابو سفیان نے بیاں اس اس طرح پہ دینگے محمدؐ تمھیں اماں
جسوقت انکی فوج کا ہو داخلہ یہاں پابند انکی شرط نہ ہو جانا اسزماں
ممکن نہیں کوئی بشر اس وقت ہو ہلاک
انسے کبھی بھی ہوگا نہ یہ فعل شرمناک

بولی یہ سنکے ہندۂ بدبخت بدگہر دیوانہ ہوگیا ہی مرا زوج سر بسر
اسکو کوئی اسیر کرے آکے جلد تر بولا یہ سنتے ہی ابو سفیان سن ای سور
دیوانہ میں سہی پہ تو اسلام کر قبول
کاٹونگا ورنہ سر ترا میں خادم رسولؐ

اہل قریش ہوگئے حیراں یہ دیکھ کر ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ان سب کے سر بسر
کہتے تھے ولمیں کیا کریں ہم عین وقت پر جز سرنگوئی کوئی نہیں صورت مفر
ہر شخص محو تھا انھیں فکر و نمیں اسزماں
اتنے میں پاس مکے کے پہنچے شہِ جہاں

اسدم جو دیکھا لشکر جرار ہمرکاب پہنچا خیال حالت ماقبل پر شتاب
بھر آیا دل حضور کا آنکھیں ہوئیں پر آب فوراً ہی سجدے میں جھکی پیشانی جناب
فارغ ہوئے جو سجدے سے شاہنشہ زمن
مکے میں پہنچا لشکر جرار وصف شکن

Marfat.com

یہ دیکھتے ہی عکرمہ سرتاج اہل شر صفواں۔ سہیل اور بنی بکر بدسیر
حارث کے بیٹے اور کچھ اعدائے بدگہر پہنچے پئے مزاحمت شاہ بحر و بر

لیکن مقدمے میں تھے خالد نکو نشاں
بھاگے شکست کھا کے معاً سارہ یلحذاں

کچھ اہل مکہ کعبے میں جا کر ہوئے نہاں کچھ نے سلاح ڈال کے مانگی معاً اماں
کچھ جا چھپے مکانوں میں بچ جائے تاکہ جاں کچھ خانۂ ابوسفیاں کو ہوئے رواں

ڈر کر رہ فرار کی بعضوں نے اختیار
تھا مدعا بچے کسی صورت سے جاں نزار

کام آئے اس لڑائی میں چوبیس مشرکیں فردوس کی طرف گئے دو صاحبانِ دیں
جب جنگ ختم ہو گئی سلطانِ مرسلیں کعبے میں پہنچے از کرم رب عالمیں

کی اولاً نجاست اصنام اس سے دور
پھر شکر کا دوگانہ بجا لائے آنحضور

فارغ ہوئے دوگانے سے جب شاہ بحر و بر دیکھا تو اہل مکہ سے کعبہ گیا ہے بھر
عباس بولے آپ سے اے سید البشر مفتاح کعبہ ہے بنی ہاشم ہوں مفتخر

بولے یہ سنکے خسرو دیں شاہ کائنات
ہے آج دن سلوک کا اے عم خوش صفات

پھر آپنے دیا انھیں عثماں کو یہ وقار حاصل تھا خاندان کو جنکے یہ افتخار
ایذا رسانِ شہ میں تھا گو انکا بھی شمار اسکا خیال لائے نہ پر شاہ نامدار

دیکر کلید بولے یہ انسے شہ جہاں
جو تم سے لے گا ہوگا وہ جبّار بیگماں

Marfat.com

پھر بولے مکے والوں سے سلطانِ انس و جاں وہ زعم وہ غرور تمھارا گیا کہاں
فخرِ نسب غرورِ حسب کبرِ عز و شاں دولت کا فخر نازشِ ارباب خاندان
انمیں سے کوئی شے بھی نہیں وجہ امتیاز
تقویٰ ہی ہے بس پسند خداوند بے نیاز

انسان جس قدر ہیں سب آدم کے ہیں پسر کوئی نہیں ہے انمیں کسی پہ بھی مفتخر
بہر شناخت ہیں یہ قبائل تمام تر لازم نہیں ہے اسپہ ہو نازاں کوئی بشر
بعد انکے بولے انسے شہنشاہِ دو جہاں
تم لوگ میرے بارے میں رکھتے ہو کیا گماں

بولے یہ سنکے آپسے مکے کے مشرکاں ارحم ہیں آپ ہوگا کرم ہمپہ بیکراں
بولے یہ سنکے خسرو دیں شاہ انس و جاں تم سب سے کوئی شکوہ نہیں ہمکو اسزماں
رب کریم عفو تمھاری خطا کرے
تم سب کے حال زار پہ چشم عطا کرے

سرزمین مکہ — دیکھی جو شانِ رحمتِ سلطانِ مرسلیں دینِ خدا کی سمت جھکے سارے مشرکیں
یہ دیکھتے ہی آپ صفا پر گئے جو نہیں فوراً کیا ہر اک نے خوشی سے قبول دیں
قبول اسلام — مکے ہی کے ہوئے نہیں فاتح شہ انام
قابض ہوئے کرم سے بدلہائے خاص و عام

سب اہل مکہ ہو گئے تھے دیں سے بہرہ ور محروم رہ گئے تھے فقط سترہ نفر
حملے سے پہلے ہی ہوا تھا انکا خوں ہدر عفو قصور سے تھے یہ مایوس سر بسر
انمیں سے گیارہ مرد تھے اور سات عورتیں
پاجی یہ سارے مرد تھے بدذات عورتیں

Marfat.com

بھاگے تھے انہزام اُٹھاتے ہی یہ شتاب ڈر تھا کہ قتل ہونگے کسی دن بصد عذاب
لیکن شہ ہدا تھے زلبس رحمت انتساب نو شخص جو نہیں آکے ہوئے دیں سے بہرہ یاب

فوراً ہی جرم عفو کئے دی انھیں ماں
انمیں سے سات شخص تھے مرد اور دو زناں

باقی جو آٹھ منکر ایماں تھے سر بسر جرم ان لعینوں کے نہ تھے شایانِ درگذر
ملنے پہ انکے قطع کئے مسلمیں نے سر کفر انکا انکو لے ہی گیا جانب سقر

چار انمیں مرد چار تھیں عورات بدصفات
آبائے اہل کفر تھے وہ اور یہ امہات

جب سبکو آپ کر چکے ایماں سے بہرہ ور ہنگام ظہر اذاں ہوئی کعبہ کی سقف پر
وہ کعبہ جو تھا کفر کا عرصہ سے مستقر اب ہر جگہ وہاں ہوا اسلام جلوہ گر

فاتح ہوئے جو مکہ پہ یوں شاہ مرسلیں
بیرون مکہ چھا گیا اعدا پہ رعب دیں

مکے ہی میں مقیم تھے شاہنشہ جہاں پہنچی حنین میں خبر فتح ناگہاں
بولے یہ حال سنتے ہی سجا کے ملحداں مکے پہ آؤ حملہ کریں سب بیک زماں

غزوۂ حنین

یکجا ہوئے یہ سوچ کے چالیس سو بشر
فوراً ہی گامزن ہوئے مکے کی راہ پر

پہنچے جو نہیں حنین کی وادی پہ اہل شر حضرت کو انکے آنے کی پہنچی معاً خبر
بارہ ہزار فوج کو لے کر بکر و فر نکلے پئے مقابلہ فوراً شہ بشر

جانا جو اُن لعینوں نے آتے ہیں شاہ دیں
لوٹ آئے۔ قلعہ کو کیا مضبوط اوّلیں

فارغ ہوئے اس امر سے جب وہ معاند ان کو ہی کمینگاہ میں جا کر ہوئے نہاں
پہنچے قریب انکے جو شاہنشہ جہاں نکلے کمینگاہوں سے فوراً وہ مشرکاں
برسائے فوج شاہ پہ تیر آکے اسقدر
منھ اکثروں کے پھر گئے یہ مار دیکھکر

اب شہ کے ساتھ رہ گئے بس چند مسلمیں دیکھا جو نہیں فرار کناں ہیں مجاہدیں
بہر مقابلہ بڑھے خود شاہ مرسلیں مانع ہوئے پر آپ کو وہ سب مقربیں
کہنے لگے حضور سے اے شاہ نامدار
جانے نہ دینگے آپ کو ہم بہر کارزار

یوں روکنے سے رک گئے حبّ شاہ بحر و بر عباس سے کہا! مرے عمّ بزرگ تر
اصحاب کو پکارئے آپ اس طریق پر اصحاب سمرہ ڈرتے ہو کیا آؤ سب ادھر
عم نبی نے جونہیں کیا اس طرح خطاب
فوراً ہی جمع ہو گئے اصحاب آنجناب

یوں جمع ہو گئے جو وہ اصحاب خوش سیر حملہ کیا لعینوں کے لشکر پہ دوڑ کر
جرأت پہ ان دلیروں کی حق نے جو کی نظر بھیجے مدد کو انکی فرشتے زمین پر
کشتہ ہوئے ہزاروں ہزاروں ہوئے اسیر
بھاگے ہزاروں رن سے بہنگام دار و گیر

پر منبع کرم تھے شہنشاہ انس و جاں بخشی اماں اسیروں کو چھوڑا اسی زماں
یہ رحم دیکھتے ہی اسی دم وہ گمرہاں ایماں سے بہرہ یاب ہوئے سب بدل بجاں
تسخیر کا کیا کرم شاہ دیں نے کام
بن داموں آکے ہو گئے سب آپکے غلام

Marfat.com

پایا تھا غازیوں نے یہاں مال بیشتر　　تقسیم اسکو کرنے لگے جب شہ بشر
تالیف قلب چونکہ تھی منظور سر بسر　　نومسلموں پہ شہ نے کی تخصیص کی نظر

یہ دیکھتے ہی بعض مدینے کے نوجواں
آپس میں یوں کلام لگے کرنے اس زماں

خدمات پہ ہماری نہ کی شہ نے کچھ نظر　　ورنہ ہمارے حصے نہ ہوتے قلیل تر
نومسلمین کل جو ہوئے دیں سے بہرہ ور　　بھر لیں وہ آج مال غنیمت سے اپنا گھر

ہم پر کسی طرح نہیں رکھتے وہ برتری
تقسیم اس طرح کی ہے اک قوم پروری

بعضوں نے انمیں سے کیا اسوقت یوں کلام　　اب کچھ عجب نہیں رہے مکے ہی میں قیام
پہنچی یہ باتیں جو نہیں بگوش شہ انام　　انصار کے بلائے گئے ساری خاص و عام

آئے جو سب بخدمت سلطان انس و جاں
اسطرح حرفزن ہوئے شاہنشہ جہاں

انصاف سے کہو مرے آنیسے پیشتر　　گمراہ ہو رہے تھے کہ تم سب تھے راہ پر
سچ سچ بتاؤ کس کے تعلم کا ہے اثر　　ہم چشموں پر ہوئے ہو جو تم آج مفتخر

یہ سنتے ہی معاً دیا سب نے یہی جواب
فیض جناب ہی ہوئے ہم سب جو فیضیاب

پاسخ یہ پاکے انسے کیا شہ نے یوں خطاب　　تم لوگ اسطرح بھی تو دے سکتے ہو جواب
ہجرت سے پہلے آپکی حالت تھی کیا جناب　　دیتی تھی قوم کس کو تکالیف بیحساب

نکلا تھا کون اپنے مکاں سے بچا کے جاں
آکر ہوا تھا کون مرے گھر میں میہماں

Marfat.com

حکومنپہ کس کے ہنسے لٹایا ہے مال زر کہنے سی کسکے دیدئے غیروں کو اپنے گھر
الفت میں کس کی بھولے اقارب کو سربسر غزووں میں کسکے ساتھ پہنچکر کٹائے سر
خوں اپنی خواہشوں کا ہر عنوان کردیا
دنیا کو کس کے دین پہ قربان کردیا

آتا ہی کہنے پائے تھے شاہنشہ انام انصار تاب لا نہ سکے سنکے یہ کلام
کی التماس رو کے! رسول فلک مقام بس کیجئے بہت ہوئے شرمندہ ہم غلام
ہم پاگئے جو آپ کو سب کچھ ملا ہمیں
دولت کا کوئی بھی نہیں شکوہ گلا ہمیں

بولے یہ سنکے خسرو دیں شاہ بحر و بر نومسلمنپہ کی ہی نوازش جو اس قدر
یہ مٹ گئی تھی میری عداوت میں سربسر اب جبکہ دین حق سی ہوئے ہیں یہ بہرہ ور
یہ مال انکی سختیِ دل کو کریگا دور
سختی کی جا بھریگا اب ایماں کا اسمیں نور

تم سب پہ مجھکو پورا بھروسہ ہی اور یقیں انوار دیں دلونمیں تمھاری ہیں جاگزیں
فضل خدا سی دل سی ہو تم سب فدائے دیں حاجت تمھاری قلب کی تالیف کی نہیں
دولت ہی دار فانی کی ناپائدار چیز
دنیا جسے عزیز ہے رکھتا ہے وہ عزیز

نومسلمین جائینگے جسدم سوئے مکاں ہونگے رفیق انکے سفر کے مویشیاں
برعکس اسکے ہونگے مدینے جو تم رواں ہونگا رفیق راہ تمھارا میں اسزماں
اسوقت ہوگا نفع انھیں یا تمھیں حصول
بہتر وہ جانور ہیں کہ اللہ کا رسول

Marfat.com

سبلوگ گامزن ہوں اگر ایک راہ پر اور تم سب اختیار کرو جادۂ دگر
ہم اتفاق رائے کریں تم سبھی سر بسر چاہے امید نفع ہو یا خطرۂ ضرر
رکھا ہو تم سبھوں نے مصیبت میں ہمپہ ہاتھ
ہوگی حیات موت ہماری تمھارے ساتھ

غزوۂ طائف

بھاگے حنین سے جو عدو با صد انہزام طائف کے قلعہ میں کیا جا کر معاً قیام
پہنچی جو نہیں خبر یہ بگوش شہِ انام جا پہنچے نزد قلعہ رسولِ فلک مقام
دیکھا جو ملحدین نے آپہنچے آنجناب
برسائے تیر قلعہ سے بیحد و بیحساب

مجروح یوں ہوئے جو کئی اک مجاہدیں ہٹ کر محاصرا سکے ہوئے شاہ مرسلیں
اب زد سے فاصلے پہ کھڑے تھے سب اہل دیں تیر انپہ اب چلا نہیں سکتے تھے ملحدیں
اعدا کی اس خموشی پہ شہ نے جو کی نظر
بولے مجاہدین سے یوں سید البشر

قلعے سے باہر آکے لڑینگے نہ یہ لعیں چھایا ہے دلپہ دبدبہ و رعب مسلمیں
پس اب نہیں ضرور کہ فوج مجاہدیں حاضر رہے حصار کی نیت سے سب یہیں
جو منچلے جوان ہیں ہر روز صبحگاہ
جا کر کریں جوار کے بتخانوں کو تباہ

پا کر یہ حکم سرور و سلطان دوجہاں جاتے تھے بہر بت شکنی روز کچھ جواں
چالیس دن حصار میں گذری جو نہیں ہاں بے نام و بے نشاں ہوئے بتخانہ و بتاں
دل سے صنم پرستوں کے وقر صنم گیا
سب اعتقاد سابقہ سوئے عدم گیا

Marfat.com

چالیس دن حصار میں جب ہو گئے تمام — اصحاب سے حضور نے فرمایا یوں کلام
کافی میانِ قلعہ رسد کا ہے انتظام — ممکن ہے تا بعرصہ رہے خیل بدنظام
پس کیا صلاح دیتے ہو سب مجھکو اسزماں
قائم رکھوں محاصرہ یا گھر کو ہوں رواں

شورہ طلب ہوئے جو شہنشاہ بحر و بر — سب نے کہا مکان کو اب چلیے جلد تر
دو ماہ سولہ یوم سے چھوڑی ہوئے تھے گھر — فوراً ہوئے مکان کے عازم شہ بشر
پہنچے جو نہیں مدینۂ عالی میں آنجناب
سب کو سرورِ فتح ہوا بیحد و حساب

فتح طائف کا قلعہ خود بخود

پہنچے مدینے میں جو شہنشاہ انس و جاں — کچھ روز بعد از کرم رب دو جہاں
طائف کا قلعہ ہو گیا خود فتح بیگماں — عوف اور جسقدر تھا ہوازن کا خاندان
سب لوگ آپ آ کے ہوئے دیں سے بہرہ ور
اللہ رے جذب ملت سلطان بحر و بر

فتح ہوجانا عوف کا

رئیسان ہوازن کا

طائف کی سمت عوف جو ہونگے رواں — شہ نے بنایا انکو ہوازن پہ حکمراں
طائف کی سر میں پہ جو نہیں پہنچے وہ جواں — جا کر بنی ثقیف سے کی جنگ اسی زماں
کھا کر شکست وہ بھی ہوئے دیں سے بہرہ یاب
خالق نے کامیاب کیا عوف کو شتاب

بنی ثقیف سے جنگ

قبول اسلام

فاتح ہوئے جو مکہ و طائف پہ آنجناب — کھولا فتوح کا شہ عالم پہ حق نے باب
ایران و روم و شام کی رہ کھل گئی شتاب — خائف ہوئے قبائل کفار بے حساب
اس فتح سے صداقت دیں ہو گئی عیاں
ورنہ نہ جاتی کعبے سے آلائش بتاں

فتح مکہ و طائف سے راہ ممالک کا کھل جانا

Marfat.com

سہ ماہ بعد شام سے اک آیا کارواں　　اسنے کیا شہنشہ عالم سے یہ بیاں　　سنہ ۹ ہجری
قیصر کی فوج کرتی ہے طیاری اسزماں　　حملہ کریگی شہر پہ حضرت کے بیگماں　　غزوۂ تبوک
اہل عرب پہ قحط کا اسوقت تھا اثر
فرمایا شہ نے قوم کی عسرت کو دیکھکر
لائے بقدر ہمت و وسعت ہر ایک مال　　اجر اسکا دے گا اسکو خداوند ذوالجلال
یہ حکم سنکے حضرت بوبکر خوشخصال　　سب مال لائے نزد رسولِ قمر جمال
پوچھا جو مصطفےٰ نے کہ کیا چھوڑ آئے گھر
بولے خدا رسول کی ذات بزرگ تر
فاروق گھر سے لیکے چلے اپنا نصف مال　　صدیق پر حصول فضیلت کا تھا خیال
لیکن جناب حضرت صدیق باکمال　　جود و سخا و فیض میں رکھتے نہ تھے مثال
آئے حضور شاہ میں جب حضرت عمرؓ
حیراں ہوئے سخاوتِ صدیق دیکھکر
عثمانؓ جو تھے صحابہ میں ہر اک سے مالدار　　سنتے ہی حکم حضرت محبوب کردگار
لے آئے گھر سے نزدِ رسولِ کرم شعار　　نہ صد شتر صد اسپ و نانیر یک ہزار
لائے جو پیش شہ یہ عطیہ وہ خوش سیر
فرمایا شہ نے راضی ہو حق تم سے بیشتر
فرزند عوف جو کہ تھے سرتاج تاجراں　　یہ حکم سنتے ہی گئے وہ بھی سوئے مکاں
موجود جس قدر کہ دراہیم تھے وہاں　　چالیس ہزار انمیں سے لائے اسی زماں
یونہیں ہر اک صحابی ذیجاہ و ذی اثر
لایا بقدر وسعت و توفیق مال و زر

Marfat.com

تھے بوعقیل ایک صحابی خوش سیر مزدوری کرکے کرتے تھے وہ زندگی بسر
جو نہیں سنا یہ حکم شہنشاہ بحر و بر ہنگام شب تھا باندھ لی مزدوری پر کمر

اجرت میں چار سیر جو وہ پا گئے رطب
لے آئے اسکا نصف حضور شہ عرب

بے مانگی یہ انکی جو حضرت نے کی نظر اس شاندار جود کا بیحد پڑا اثر
اصحاب سے کہا یہ چھوہارے ہیں جسقدر دو برکتہ بکھیر انھیں سارے مال پر

اس قدر دانیِ شہِ دیں پر جو کی نگاہ
امداد کی غریبوں نے بھی حسب دستگاہ

جب بہر جنگ کر چکے ساماں شہِ انام تجمیع فوج ہونے لگی آئے خاص عام
اہل غزا کا ہو گیا کافی جو اژدہام شیر خدا سے بولے رسول فلک مقام

ہوگا میان ملک جو میدانِ کارزار
سکان ملک پائینگے ایذائیں بے شمار

پس میرا عزم ہے کہ پہنچکر قریب شام قیصر کی فوج سے ہوں مقابل بجوش تام
لازم ہے تمکو میری جگہ پر کرو قیام جب تک نہ آؤں دیکھو ہر اک کام انتظام

بولے یہ سنکے شیر خدا شاہ اولیا
کیا عورتوں کا بچوں کا نگران مجھے کیا

بولے یہ سنکے حضرت سلطان مرسلیں تھے جسطرح کلیم کے ہارون جانشین
ویسے ہی تم بھی میرے خلیفہ ہو بالیقیں میری خلافت انکی خلافت سے کم نہیں

لازم نہیں تمھیں کرو اس امر سے گریز
اس میری جانشینی سے بہتر نہیں ستیز

Marfat.com

یہ کہہ کے باندھی کوچ پہ شہ نے معاً کمر ہمرہ تھا سی ہزار کا لشکر ظفر اثر
پہنچے جو چلتے چلتے مقام تبوک پہ فوجی لحاظ سے تھا غنیمت وہ مستقر

پس شاہ انس و جاں نے وہاں کر دیا قیام
حضرت کے رکتے ہی لگے ہونے نصب خیام

قیصر کو جونہیں آمد شہ کی ہوئی خبر فوراً ہی بھیجے آدمی چند اپنے معتبر
آنے لگے جونہیں وہ حضور شہ بشر قیصر نے انکو حکم دیا جا کے جلد تر

خلق محمدیؐ کا کرو خفیہ امتحاں
بعد اس کے مجھسے آکے کرو اسکا سب بیاں

یہ حکم پاکے پہنچے وہ سب لوگ جب وہاں خلق محمدیؐ کا لگے کرنے امتحاں
اخلاق اور خصائل شاہنشہ جہاں ہر پہلو سے سمجھ گئے جبوقت جسنرماں

قیصر کے پاس پہنچے وہ متعینانِ کار
ظاہر کئے خصائل محبوب کردگار

قیصر کو سنتے ہی اسی دم ہو گیا خیال لاریب ہیں یہی وہ بنی قمر جمال
بعثت کا جنکی درج ہے انجیل میں بھی حال مدحت کناں تھے جنکے مسیح نکو خصال

فتح و ظفر کا کھولے گا فتاح انپہ باب
میں انسے جنگ کر کے نہیں ہونگا کامیاب

جب ہو گئی حقیقت شہ اسپہ آشکار قیصر نے رعب شہ سے خموشی کی اختیار
اس عرصے میں کہ کرتے تھے شہ اسکا انتظار خالد سے بولے فوج سے لو چار سو سوار

حضرت خالد کا قلعۂ اکیدر پر حملہ

پھر جا کے حملہ کرو اکیدر کے قلعہ پر
وقت شکار ہوگا مقید وہ بد سیر

Marfat.com

یہ حکم پاکے حضرت خالد نکو نشاں جا پہنچے اسکے قلعہ کے نیچے اسی زماں
شوق شکار اسکو تھا بیدو بسیکراں دیکھی جو نیل گائے تہ قلعہ ناگہاں
شوق اسکا لایا اسکو معاً برسر زمیں
بھائی بھی آکے بھائی کا اپنے ہوا معیں

ہنگام شب تھا چاندنی پھیلی تھی سر بسر دلمیں معاندین کا اصلا نہ تھا خطر
پر سرنوشت کی نہیں رکھتے تھے وہ خبر سیف خدا کی پڑ ہی گئی دونوں پر نظر
پس بڑھ کے ایک پر کیا شمشیر کا جوار
مقتول ہو کے پہنچا وہ فوراً ہی سوئے نار

جب اک کو قتل کر چکے خالد نکو سیر فوراً ہی دوسرے کو پکڑ لائے دوڑ کر
خالق نے دونوں پر جو عطا کی انھیں ظفر آئے بخدمت شہ دیں سید البشر
پہلے وقوعہ جنگ کا شہ سے کیا بیاں
پھر لائے وہ اسیر کو نزد شہ جہاں

پرسان اسم جب ہوئے اس سے شہ انام کی التماس اسنے اکیدر ہے میرا نام
خنجر سے کام جسکا کر آئے ہیں یہ تمام بھائی تھا مجھ غریب کا وہ جرأت التیام
جب حال اس سے پوچھ چکے شاہ مرسلیں
فرمایا اس سے میری رسالت کا کر یقیں

پہلے قبول دیں میں اُسے آیا ننگ عار بولا بجبر کیئے کروں دین اختیار
یہ سنکے شاہ دیں جو تھے ازلیں کرم شعار آزادی دیکے بخشی معاً اسکی جان زار
خالی گیا نہ یہ کرم شاہ بحر و بر
وہ بار عایا آکے ہوا دیں سے بہرہ ور

Marfat.com

جب انتظار فوج میں دو مہ گئے گذر　　قیصر کی فوج آئی نہ سوئے شہ بشر
بولے مجاہدین سے سلطان بحر و بر　　کیا عزم ہے رہو گے ابھی یا چلو گے گھر

بولے یہ سنکے حضرت فاروق نیکنام
لازم ہے اب مدینے کو چلیئے شہ انام

قیصر پہ رعب چھا گیا ہے آپ کا جناب　　اب حملہ کر سکے گا نہ وہ خانماں خراب
یہ سنکے آپنے کیا عزم وطن شتاب　　فوج مجاہدیں ہوئی فوراً ہی ہمرکاب

پہنچے مدینے میں جو شہنشاہ انس و جاں
سب طالبانِ دید ہوئے بسکہ شادماں

آئے ہی تھے مدینے میں سلطان بحر و بر　　اعرابی نے اک آکے شہ دیں کو دی خبر
آئی ہے انجدار میں قوم اک شہ بشر　　حملہ کریگی آکے مدینے پہ جلد تر

یہ سنتے ہی جناب نے صدیق سے کہا
تم فوج لیکے جاؤ ابھی دو اسے سزا

سنتے ہی حکم حضرتِ سلطان مرسلیں　　تھوڑی سی فوج لیکے وہ مامور خوش لقیں
وادی انجدار میں داخل ہوئے جونہیں　　نکلے معاً کمیں سے سب اعدائے مسلمیں

آتے ہی فوج پر کیا حملہ بزور و شور
مقتول ہو کے پہنچے کئی شخص تا بگور

یہ حال دیکھتے ہی بہت ہو گئے فرار　　آئے معاً بخدمت محبوب کردگار
دیکھا مجاہدین کا شہ نے جو حال زار　　فاروق سے کہا کرو تم عزم کارزار

پہنچے جو یہ سپہ کا ہوا حال پھر وہی
پھر فتحیاب ہو گئے جتنے تھے وہ شقی

مرثیۂ انجدار
یا وادی الرس

کوشاں رہے اگرچہ بہت حضرت عمر لیکن کسی طرح نہ ہوئی آپ کو ظفر
بھاگ آئے اکثر آدمی سمت سشہ بشر کچھ ہی دلیر ٹھہرے رہے جانیہ کھیل کر

یہ دیکھتے ہی عمرو سے بولے سشہ جہاں
اب جاؤ انجدار کو تم لیکے کچھ جواں

پاتے ہی حکم حضرت سلطانِ مرسلیں عمرو ے عاص بھی گئے با فوج مسلمیں
اس دفعہ فتحیاب ہوئے پھر وہی لعیں بھاگے شکست کھا کے کئی اک مجاہدیں

سلطان مرسلیں کو جونہیں پہنچی یہ خبر
بولے علی سے اب چڑھو تم انجدار پر

پاتے ہی حکم حضرت محبوب کردگار بھیجا علی نے ایلچی اک سوئے انجدار
منشا تھا واپس آئیں سب اصحاب جاں نثار ہو جائیں تاکہ مطمئن اعدائے نابکار

پہنچا جو یہ پیام بسمت مجاہدیں
سبلوگ واپس آئے سوئے شاہ مرسلیں

پہنچے جو سب حضور رسول کرم شعار لیکر مجاہدیں کو چلے شیر کردگار
راہ دگر کی آپنے اس بار اختیار پہنچے عقب سے برسر اعدائے نابکار

جونہیں پہنچ کے حملہ کیا مشرکین پر
سر بجھ گئے لعینوں کے فوراً زمین پر

تیغ جناب سے ہوئے کشتہ جو سب لعیں منصور ہو کے آئے پلٹ سوئے شاہ دیں
گوش نبی میں فتح کی پہنچی خبر جونہیں از بسکہ شاد ماں ہوئے سلطان مرسلیں

دین نبی کے سکے کا ہر سو چلن ہوا
جو پہلے بت پرست تھا اب بت شکن ہوا

Marfat.com

نجاشی کی رحلت

نجاشی جو حبش کا تھا شاہ نکو نشاں — اس سال ہی ہوا چمن خلد کو رواں
اس سال ہی عدی بن حاتم بلند شاں — ایمان لایا بر شہ دیں شاہ انس و جاں

عدی کا قبول اسلام

اس سال ہی گرائی گئی مسجد ضرار

مسجد ضرار کا انہدام

اس سال ہی فریضۂ حج پا گیا قرار

حج کی فرضیت

اس سال ہی جناب ابو بکر خوش سیر — بن کر امیر حاج ہوئے عازم سفر
اس سال ہی علیؓ شہ مرداں دلیر تر — بھیجے گئے برات کو فرمایا مشتہر

ابو بکرؓ و علیؓ کا بھیجا جانا

بعد اس کے پھر سنایا یہ حکم شہ انام
کعبے میں مشرکین کا ہوا داخلہ حرام

قلب عرب میں عظمتِ کعبہ تھی بیشتر — رکھتا تھا اعتقاد یہی دل میں ہر بشر
باطل پرست اسکو نہیں کر سکینگے سر — پر اسکو فتح کر چکے جب شاہ بحر و بر

سنہ ۹ ہجری

کفار کی حقانیت اسلام کا یقین آنا

سمجھا سبھوں نے سچا ہے دیں آنجناب کا
اسلام پر عقیدہ جما شیخ و شاب کا

اب جوق جوق دیں سے ہوئے لوگ بہرہ یاب — اسلام کو ترقی لگی ہونے بے حساب
آنے لگے وفود سبھوں کے سوئے جناب — تا علم دین حق کا کریں آکے اکتساب

آمد وفود

آتا تھا جو وفد طرف شاہ مرسلیں
خاطر سے رکھ کے اس کو سکھاتے تھے علم دیں

اس سال یہ ترقی اسلام دیکھ کر — ملعون مسیلمہ جو تھا کذاب سر بسر
کرنے لگا عوام یمامہ میں مشتہر — میں بھی ہوں اپنے وقت کا ہادی و راہبر

مسیلمہ کذاب

جسکو محمد عربی کہتا ہے جہاں
میں ہوں شریک انکا نبوت میں بیگماں

مردار اور شراب کا کرتا ہو نہیں جواز کھائیں پئیں سب انکو بلا فرق و امتیاز
پروا کریں نہ روکیں اگر ہادی حجاز حکم انکا نسخ کردوں بہر طرح ہوں مجاز
گمراہ ہو کے آئے جو کچھ اسکی راہ پر
خط بھیجا اک لعیں نے سوئے شاہ بحر و بر

لکھا تھا میں تمہارا نبوت میں ہوں سہیم پس حصہ کر کے دیدو مجھے جائداد نیم
مضمون یہ سنکے بگڑے بہت شاہ کے ندیم چاہا معاً اڑائیں سر قاصد لئیم
لیکن رکھا انہیں عزم سے حضرت فی الحجواز
فرمایا قتل نامہ براں کا نہیں جواز

بعد اسکے اسکو خسرو دیں نے دیا جواب کذاب مفتری ہو تو اے مرد بے حجاب
خلاق جن و انس کرے تجھکو راہ یاب آ۔ راستی سے مذہب اسلام پر شتاب
چھوڑ اس خیال کو یہ خدا پر ہے افترا
ہرگز نہیں شریک نبوت میں تو مرا

حضرت کے بعد زندہ رہا تھا یہ بدشعار تھا پیر و نکالا کد سے زائد ہی کچھ شمار
بعد آپ کے بعہد ابو بکرؓ نامدار وحشی کے ہاتھوں قتل ہوا تھا یہ نابکار
جھوٹا تھا مدعی نبوت یہ بدکلام
ہو لعنت خدائے جہاں اسپہ بالدوام

اس سال ہی یمن میں جو تھا اسود لعیں کہنے لگا کہ میں بھی پیمبر ہوں بالیقیں
لازم ہو اختیار کریں لوگ میرا دیں میرے سوا نجات دہندہ کوئی نہیں
یہ سنکے اسکے دام میں بھی آئے کچھ بشر
کچھ شہر و نیر بھی ہو گیا قابض وہ بدسیر

رسول نبی

Marfat.com

فیروز اک تھے پیروِ شاہنشہ انام بھائی تھے اسکی بیوی کے وہ مردِ نیکنام
ظاہر جو نہیں کی اسنے نبوت بخاص و عام دونوں نے چاہا قصے کو اسکے کریں تمام

اسواسطے کہ بھائی بہن تھے وہ دیندار
گمراہی کا تھا اسکی انھیں رنج بیشمار

یہ عزم کرکے حضرت فیروز وقتِ شب پشتِ مکان سے پہنچے لگا کر معاً نقب
ہونے لگا جو قتل وہ مردودِ بے ادب غل اسکا سنکے جاگ اُٹھے پاسبان سب

بیوی سے پوچھا کیسی ہے آواز دو خبر
بولیں وہ ہے یہ وحی کی آواز تیز تر

کشتہ ہوا جو نہیں وہ بداعمال بدشعار حضرت نے دی معاً خبر قتل نابکار
خوش ہوگئے یہ سنتے ہی صحاب جاں نثار فتنہ یمن کا دب گیا از فضل کردگار

فکر تعیشات میں جانسے بھی دھویا ہاتھ
حسرت کے ماسوا گیا کچھ بھی نہ اسکے ساتھ

سال دہم جو ہجرت شہ کا ہوا رواں خالد سے بولے حضرت شاہنشہ زماں
رہتا ہی جس مقام پہ حارث کا خاندان تم لیکے جاؤ تھوڑی سی فوجِ مجاہدان

خاندان حارث کا قبول اسلام

دو پہلے انکو دعوت اسلام تین بار
ایماں اگر نہ لائیں تو جزیہ ہو آں کار

جزیہ اگر ندیں تو کرو ان سے کارزار ہوگا معیں تمھارا وہ خلاق کردگار
یہ حکم پاتے ہی جو نہیں پہنچے وہ جاں نثار ایماں سے بہرہ ور ہوئے وہ سب نکو شعار

ایماں جو شہ پہ لا چکا حارث کا خاندان
خوش خوش مدینے آگئے خالد نکو نشاں

Marfat.com

نجرانیوں کا رسول خدا کی خدمت میں وفد بھیجنا

حبِ مطمئن ادھر سے ہوئے سید البشر نجرانیو نکو خط لکھا اک شہ نے زود تر
مفہوم خط تھا ہو معًا ایماں سے بہرہ ور ورنہ جہیم ٹھہرے گا تم سب کا مستقر

نجرانیوں نے دیکھا جو نہیں نامۂ جناب
چودہ بشر روانہ کئے جانچ کو شتاب

پہنچے جو وہ حضور رسولِ فلک جناب شاہنشہ رسل نے کیا انسے یوں خطاب
تم سب ہو جلد دولت ایماں سے بہرہ یاب ورنہ خدا کرے گا تمھیں مورد عذاب

بحث عبث یہ سنکے لگے کرنے وہ لعیں
لیکن ہوئے جواب شہ دیں سے شرمگیں

پھر پوچھا شہ نے نسبت عیسیٰ ہی کیا خیال فرمایا وہ رسُول تھے اور عبد ذوالجلال
بعد اسکے انکے باپ کی نسبت کیا سوال بولے پس سوال رسُولِ قمر جمال

وہ خلق بے پدر ہوئے از حکم کردگار
قادر ہر امر پر ہے وہ رب کرم شعار

یہ سنتے ہی اُنھوں نے کی تکذیب آنجناب بولے شہ ہدا سے وہ بے شرم بے حجاب
ابن خدا نہیں جو مسیح نکو خطاب تخلیق میں بتائے انکا کوئی جواب

بولے یہ سنکے انسے شہنشاہ دوجہاں
پاسخ کل اسکا پاؤ گے تم سارے منکراں

روز دوم جو آئے وہ شہ کے مخالفیں وحی الٰہ آئی سوئے شاہ مرسلیں
آدم کی مثل خلقت عیسیٰ ہی! شاہ دیں کہدیجے انسے آپ۔ نہ لائیں جو وہ یقیں

با اہل مجتمع ہوں ہم اور تم اسی زماں
حق سے کریں دعا پئے تعذیبِ کاذباں

Marfat.com

فوراً ہی فیصلہ کرے گا رب بحر و بر کاذب جو ہوگا پا نہ سکے گا کہیں مفر
بولے یہ سنکے شہ سے وہ بدبخت بدسیر کل گفتگو کرینگے ہم آکر اس امر پہ
یہ وعدہ کرکے پہنچے جو گھر پہ وہ منکراں
عاقب رئیس انکا لگا کہنے اسزماں

پیغمبر خدا ہیں بلاشک یہ خوش سیر انسے مباہلہ کبھی کرنا نہ بھول کر
ورنہ بجائے نفع اٹھاؤگے سب ضرر اگلوں کی امثلہ ہیں کتابوں میں بیشتر
سمجھایا اسنے لاکھ پر آیا نہ کوئی باز
روز دوم گئے سوئے شاہنشہ حجاز

پہنچے جو نہیں وہ لوگ سوئے سید زمن گھر سے حضور بھی چلے باجمعِ پنجتن
انمیں سے ہر بزرگ تھا مقبول ذوالمنن مرعوب دیکھتے ہی ہوئے سارے مرد و زن
بو الحارث علقمہ کا جو تھا باخبر پسر
یوں بولا اپنی قوم سے اے قوم بے خبر

یہ سب بزرگ لائے ہیں تشریف جو یہاں انمیں سے ایک ایک ہے ایسا بلند شاں
ٹل جائے کوہ کوئی ہلائے اگر زباں کرنا مباہلہ نہ تم ان سے کسی زماں
ورنہ تباہ ہوگے مری بات رکھنا یاد
جھٹلا کے انکو جاؤگے دنیا سے نامراد

یہ سنکے ایک شخص ہوا دیں سی بہرہ در باقی سبھوں نے جزیہ دہی پہ کسی کمر
حضرت ہوئے جو عزم سو ان سب کو باخبر بھیجا ابو عبیدۂ جراح کو ادھر
بنکر امیں ہوئے سوئے نجرانیاں واں
لیتے تھے جزیہ درصلۂ حفظ مال و جاں

Marfat.com

وفود کی آمد

طے کر چکے یہ قصہ جو شاہنشہ بشر آنے لگے وفود سوے شاہ بحر و بر
جب کثرت وفود پہ لوگوں نے کی نظر سنۃ الوفود ہو گیا وہ سال مشتہر
اب کامیابیوں کا لگا ہونے فتح باب
دیں سے ہوئے قبائل بیروں بھی بہرہ یاب

حج الوداع

فارغ ہوئے وفود سے جب شاہ بحر و بر حج الوداع کا عزم سے ہر اک کو دی خبر
جب عزم آپکا ہوا ہر سمت مشتہر لوگ آئے جوق جوق سوئے سید البشر
مجمع ہوا مدینے میں اس درجہ اس زماں
جائے قیام ہو گئی نایاب بے گماں
ارکان حج سکھا چکے سبکو جو نہیں جناب پچیسویں کو چلے ذیقعدہ کی شتاب
اسوقت مسلمیں تھے ہمراہ بے حساب ازواج بھی تھیں سید ذیشاں کی ہمرکاب
اس شان سے جو پہنچے وہاں شاہ ذیوقار
ابلیس غم سے دھنے لگا سر بشکل مار
فارغ ہوئے طواف سے جب شاہ دوجہاں سعی صفا و مروہ کو پہنچے اسی زماں
کرنے لگے جو سعی شہنشاہ انس و جاں تکبیر کی صداؤں سے گونج اٹھا آسماں
توحید حق کا کلمہ جو آیا زبان پر
نازاں زمین ہونے لگی آسمان پر
یوم سعید حج کو شہنشاہ بحر و بر عرفات کو گئے پڑھا خطبہ فصیح تر
فارغ ہوئے جو خطبے سے آں سید البشر تکمیل دیں کی خالق اکبر نے دی خبر
صدیق کے سوا ہوئی ہر ایک کو خوشی
سمجھا نہیں کوئی خبر رحلت نبیؐ

Marfat.com

حج الوداع میں شہ نے جو خطبہ کیا بیاں — لازم ہے مسلمیں پڑھیں اسکو بدل بجاں
معدن ہے پند و وعظ کا بے شبہ بیگماں — فرما رہے ہیں حضرت شاہنشہ زماں

جسطرح اس مہینے کا ہے فرض احترام
خون[1] و وقار[2] و مال[3] یونہیں سب کا ہی حرام

جانا ہے تم کو پیش خداوند دو جہاں — سر کاٹنا نہ بھائیوں کے مثل گمرہاں
رسمیں جو دور جہل میں رائج تھیں سب یہاں — انکو کچل رہا ہوں میں قدموں سے اسزماں

خونِ ربیعہ کا نہ میں اب لونگا انتقام
تم سب بھی اسطرح کی نکالو خیال خام

عباسِ مطلب کا جو تھا سود لوگوں پر — بارگراں سے جسکی ہیں خم اکثروں کے سر
رشتے میں ہیں وہ میرے عزیز قریب تر — پس عفو کر رہا ہوں میں وہ سود سر بسر

لازم ہے تم بھی میرے قدم پر رکھو قدم
ایسی رقوم چھوڑ دو فوراً ہی یک قلم

عورات جن کو تم نے بنایا ہے بیویاں — انپر تمھارا حق ہو بس اتنا ہی بیگماں
بستر پہ آنے دیں نہ تمھارے کسی زماں — اُس آدمی کو جسکا ہو آنا تمھیں گراں

ایسا کریں نہ وہ تو انھیں دو تم اتنی مار
تکلیف دہ نہ ان کے لئے ہو مآل کار

ازدواج کے حقوق یہ ہیں تم پہ خاص کر — پہناؤ اور کھلاؤ انھیں اچھے طور پر
انکے علاوہ اور لوازم ہیں جسقدر — وہ سب فراغتو نپہ تمھاری ہیں منحصر

گر شرع کے خلاف نہ ہوں تم کرو بہم
ورنہ اجازت انکی نہیں دیتے تمکو ہم

Marfat.com

وہ چیز تم میں چھوڑ کے ہوتا ہوں میں رواں بدیوں سے جو بچائیگی تم کو بہر زماں
مضبوط اسکو پکڑو گے گر تم بدل بجاں گمراہ ہونے دیگی نہ تم کو وہ دوستاں
وہ چیز کیا کلام خدائے مجید ہے
جو واسطے تمہارے امام سعید ہے

آئیگا میرے بعد نہ کوئی نبی یہاں پیدا نہ ہوگی کوئی بھی امت نئی یہاں
بس سارے پیر اور جوان و صبی یہاں خالق کی پنجگانہ کریں بندگی یہاں
حج و زکوٰۃ و صوم بجا لائیں شوق سے
حکم امیر قوم بجا لائیں شوق سے

پوچھے گا تم سے حشر میں جب رب دوجہاں تم میرے بارے میں کروگے اس سے کیا بیاں
ظاہر تو کردو اسکو مرے روبرو یہاں حجت ہوتا دہ پیش خداوند انس و جاں
بولا یہ بات سنتے ہی اسوقت ہر بشر
احکام حق سے ہمکو کیا شہ نے باخبر

حق ہے نبوت اور رسالت کا جسقدر وہ آپنے کیا ہے ادا آکے سر بسر
دی ہے ہر ایک۔ کھوٹے کھرے کی ہمیں خبر ظاہر کیا ہے ہمپہ ہر اک خیر اور شر
داور سے ہم کہیں گے یہی اے شہ جہاں
اسکے سوا نہ ہوگا ہمارا کوئی بیاں

سنتے ہی یہ شہادت امت شہ جہاں بولے خدائے پاک سوا ہے رب انس و جاں
رہنا گواہ۔ کرتے ہیں یہ لوگ کیا بیاں تبلیغ دیں کی سب ہیں مقر مجھ سے اسزماں
حجت سمجھنا حشر کے دن ان کا یہ کلام
جو کام مجھپہ فرض تھا میں کر چکا تمام

Marfat.com

بعد اسکے حاضرین سے بولے شہ لبشہ　　لازم ہی ان اُمور کی انکو بھی دو خبر
موجود جو بشر کہ نہیں اس مقام پر　　ہوں بعض حاضرین سے بھی شاید وہ ذی اثر

خود بھی عمل کریں کریں اوروں سے بھی بیاں
تبلیغ کا یہ سلسلہ رکھیں یونہیں رواں

فارغ ہوئے جو حج سے شہنشاہ دوجہاں　　رجعت کا عزم کردیا فوراً اسی زماں
آئے پلٹ مدینے کو جب شاہ انس وجاں　　رہتے تھے محو رشد و ہدایت میں بیگماں

یا کرتے تھے دعاؤں سے ان مسلموں کو یاد
آئے تھے کام جنگ اُحد میں جو خوش نہاد

اُتری تھی شہ پہ آیۂ تکمیل دیں جو نہیں　　آگاہ ہوگئے تھے ابوبکرؓ دور بیں
اب ہی قریب رحلت سلطان مرسلیں　　دنیا میں کام آپ کا باقی رہا نہیں

بعد اسکے نصر کا جو ہوا آپ پہ نزول
بالکل سمجھ گئے ہے قریں رحلت رسُول

کہتا ہی اسمیں آپ سے خلاق عالمیں　　نازل ہوئی جو میری مدد تم پہ بالیقیں
اور فوج فوج آئینگے لوگ سوئے دیں　　پس اب تمھیں بھی چاہیئے ای شاہ مرسلیں

حمد و ثنا تو بہ کے شاغل رہو مدام
رکھو ہماری یاد سے ہر ایک لحظہ کام

اکبار خطبے میں تھے شہنشاہ بحر و بر　　فرمایا مسلموں سے کہ رب بزرگتر
کرتا ہی ایک شخص کو مختار اس امر پہ　　دنیا کو لے کہ عقبیٰ کو بے خوف بے خطر

اس شخص نے کیا مگر عقبیٰ کو اختیار
تا ہو حصول قربت رب بزرگ و بار

سنہ ۱۱ ہجری
وفات و رکاوٹ

Marfat.com

روئے یہ بات سنتے ہی صدیق یار غار کی عرض آپ پر ہوں مرے باپ ماں نثار
حیراں ہوئے یہ دیکھ کے اصحاب باوقار بولے فضول روتے ہیں صدیق زار زار
کہتے ہیں شاہ دیں نہیں معلوم کسکا حال
انکو ہے کیا ضرور کریں رنج یا ملال

اصحاب ختم کر چکے یہ گفتگو جو نہیں بوبکر سے یہ بولے شہنشاہ مرسلیں
توفیق صبر دے تمھیں خلاق عالمیں تم میرے اس سخن سے نہ زنہار ہو حزیں
بعد اسکے یوں صحابہ سے بولے شہ بشر
احسان انکا مجھپہ ہے تم سب سے بیشتر

مجھ پہ یہ خرچ کرتے رہے بیدریغ مال جب جان کا بھی ڈر تھا رہے تھے شریک حال
میرے خلیل ہوتے تو ہوتے یہ خوشخصال لیکن مرا خلیل ہے وہ رب ذوالجلال
یہ میرے دینی بھائی ہیں اور یار جاں نثار
مسجد میں رکھیں باب مکاں بس یہ باوقار

فرما رہی ہیں عائشۂ صادق البیاں اک روز آئیں فاطمہ زہرا مرے یہاں
حضرت نے کانمیں کہا انسے کچھ اسزماں اسپر بہت ہی روئیں وہ با چشم خونچکاں
بعد اسکے پھر جو کانمیں کچھ بولے شاہ دیں
اس گفتگو کو سنتے ہی فوراً وہ ہنس پڑیں

سرگوشیونکا پوچھا جو پھر میں نے ان سے حال بولیں وہ اسمیں راز ہے اک ام خوشخصال
افشا کی جسکے مجھکو نہیں مطلقاً مجال ناراض ہونگے سنتے ہی محبوب ذوالجلال
یہ سنتے ہی سکوت کیا میں نے اختیار
حالانکہ دل تھا اسکے لئے میرا بیقرار

Marfat.com

دنیا سے کوچ کر گئے جب شاہ انس و جاں　　پھر میں نے اسکو پوچھا تو بولیں وہ اسنماں
اب سکے کہنے میں نہیں کچھ حرج اور زیاں　　بولے تھے مجھ سے پہلے شہنشاہ دو جہاں

جبریل یوں تو کرتے تھے قرآں کا ایک دَور
دو دور اس صیام میں آکر کئے بغور

اس سے نکل رہا ہے مری جان یہ مآل　　اب آگیا ہے سر پہ مرا وقتِ انتقال
پس چاہیئے کہ دل سے کرو خوف ذوالجلال　　صبر و سکون و ضبط کا رکھو سدا خیال

جو چاہتا تھا تم کو سوا اپنی جان سے
جاتا ہے وہ بزرگ تمھارا جہان سے

یہ بات سنکے روئی تھی اسوقت میں مگر　　جب بولے میرے کانمیں شاہنشہ بشر
تم میرے اہل بیت میں ہر اک سے پیشتر　　مجھ سے ملوگی از کرم رب بحر و بر

یعنی ہر اک سے پہلے کروگی تم انتقال
یہ بات سنکے میں ہوئی از بسکہ شاد حال

یہ گفتۂ شہنشہ دیں سید البشر　　پورا ہوا بحکم خداوند بحر و بر
یعنی پس وفات رسُول نکو سیر　　چھ ماہ بعد ہی کیا موصوفہ نے سفر

حسنین کی لسیری کا آیا نہ کچھ خیال
جاکر ملیں پدر سے وہ بی بی نکو خصال

پیش آیا شاہ کو جو اخیری مہ صیام　　مسجد میں اعتکاف کی خاطر کیا قیام
ادھر ہی سے جو پہنچے وہاں سید انام　　بی فاطمہ نے پوچھا ابوئے فلک مقام

اسبار معتکف رہیں گے بیبیُ ن جناب
فرمایا موت آنے ہی والی ہے اب شتاب

Marfat.com

یوں کر رہی ہیں حضرت بی عائشہ بیاں بیمار ہونے والے تھے جب شاہِ دو جہاں
اک روز مجھ سے کہنے لگے وہ نکو نشاں خیبر میں جو دیا گیا تھا زہر اسر زماں
بڑھتا رہا تھا اسکا اثر مجھ میں بالمدام
اب کٹ گئی ہے اس سے رگِ جاں مری تمام

اُس زہر کا پھر آپ میں اتنا بڑھا اثر بیمار اس سے ہو گئے سلطان بحر و بر
میمونہؓ کے مکان میں تھے اک دن شہ بشر ناگاہ تپ چڑھ آئی لگا ہونے درد سر
شدت ہوئی جو دونوں کی بیحد و بے شمار
کی بڑھ کے صورت مرض الموت اختیار

سنتے ہی شدت مرض شاہ بحر و بر پہنچیں مزاج پرسی کو ازواج خوش سیر
موجود سب کو دیکھ کے بولے شہ بشر کل کس کا گھر بنے گا محمدؐ کا مستقر
یہ سنتے ہی ہر ایک نے شہ سے کیا خطاب
ٹھہریں مکانِ عائشہ پر تا شفا جناب

یہ اذن عام پاتے ہی فوراً شہِ جہاں اہداواہل بیت سے پہنچے معاً وہاں
جب پانچ روز رہ گئی رحلت کو اسر زماں کہنے لگے صحابہ سے سلطانِ انس و جاں
گذری ہے جیسے پیشتر اک قوم بد سیر
کرتی تھی جو کہ سجدہ نبیوں کی قبر پر

پس تم مری لحد کو بنانا نہ سجدہ گاہ یہ شرک ہے کہ جو ہے بہت ہی بڑا گناہ
پہلے سے تم سبھونکو میں کرتا ہوں انتباہ کرنا نہ ایسے فعل سے تم اپنا رو سیاہ
شایانِ سجدہ ذات خدائے انام ہے
بندہ کرے جو بندے کو سجدہ حرام ہے

Marfat.com

بعد اسکے ایکروز پھر آئے شہ بشیر مسجد میں آکے وعظ کیا سب کو پیشتر
پھر بولے مسلمیں سے وہ شاہ نکو سیر تم لوگونمیں سے قرض ہو کچھ جسکا میرے سر
فوراً خدا کے واسطے مجھ سے کرے وصول
تا حشر میں نہ ہو مجھے شرمندگی حصول

بولے یہ سنکے ایک صحابی خوش سیر ہیں قرض میرے تین درم آنجناب پر
اکدن فقیر کو دئے تھے مجھ سے مانگ کر یہ سنتے ہی ادا کیا وہ قرض زود تر
پھر حسبِ التماس ہر اک گوشہ جہاں
دیکر دعائے خیر مکاں کو ہوئے رواں

جب حد سے بڑھ گیا مرض سید انام مسجد کو جا سکے نہ رسُول فلک مقام
بولے بلال سے کہو بوبکر ہوں امام یہ سنکے عائشہ نے کیا شہ سے یوں کلام
میرے پدر ہیں نرم دل ای سید زماں
محراب خالی دیکھکے رونگے بیگماں

بولے یہ سنکے خسروِ دیں سید انام انکے سوا نہیں ہے کسی شخص کا یہ کام
یہ سنکے عائشہ نے کیا حفصہ سے کلام تم اپنے باپ کیلئے پوچھو وہ ہوں امام
یہ سنکے حرفزن ہوئے یوں شاہ بحر و بر
بوبکر ہوں تو حق نہیں رکھتا کوئی بشر

پاکر یہ حکم جو نہیں بڑھے وہ پئے نماز آیا انھیں معاً ہی خیالِ شہ حجاز
دل بول اُٹھا نہیں ہوں میں اب ضبط کا مجاز بے اختیار رو دئے آخر وہ پاکباز
رونے پہ انکے روئے سب اصحاب جاں نثار
ابر مطیر بن گئیں چشمانِ اشکبار

مسجد میں گرم جب ہوا ہنگامۂ بکا بی فاطمہ سے کہنے لگے شاہ دوسرا
مسجد میں کیسا شور ہے اسدم مچا ہوا جان پدر بتاؤ وہاں ہو رہا ہی کیا

بولیں یہ سنکے فاطمہ زہرا بنحو شعار
روتے ہیں ہجر حضرت والا سی جاں نثار

یہ سنکے تاب لا نہ سکے سید انام پہنچے نماز کو پئے تسکینِ خاص و عام
پڑھکر نماز۔ یوں کیا اصحاب سے کلام اب آرہا ہے سر پہ مرا وقت اختتام

حافظ تمہارا ہوگا خداوند بحر و بر
کرتا ہوں تم سبھونکو سپرد اسکے سر بسر

بخشندۂ اماں ہی وہی پاسباں وہی ناصر وہی معین وہی مہرباں وہی
ہوگا خلیفہ بعد ہمارے یہاں وہی پس تمکو چاہیئے کرو اے دوستاں وہی

جس سے نہ آئے طاعت و تقویٰ میں کچھ خلل
راضی تمہارے کام سے ہو رب عز و جل

دنیا زمام صبر نہ ہاتھوں سے تم کبھی امت میں ائمہ نہیں رہتا کوئی نبی
امت کے آگے موت نبی کو جو آگئی سمجھو کہ خوش نصیب وہ امت ہی واقعی

رہتا ہے زندہ امت مغضوب کا رسول
تا دیکھ لے تباہیِ امت وہ دل ملول

تسکین دیکے یوں شہ دیں سید البشر مسجد سے پہنچے عائشۂ صادقہ کے گھر
اب ضعف شاہ پہنچا تھا حد کمال پر مسجد تک آ نہ سکتے تھے شاہنشہ بشر

اب ہوتے تھے امام ابوبکرؓ پاکباز
پڑھتا تھا پیچھے آپکے ہر اک بشر نماز

Marfat.com

اس حال میں کہ تپ سے تھا اُٹھنا بھی ناگوار　　دو دفعہ مسجد آئے ہیں محبوب کردگار
منظور تھی تسلی اصحاب بے قرار　　ورنہ نہ آتے آپ اس عالم میں زینہار

پہلے جو آئے تو ہوئے خود بیٹھ کر امام
پھر آئے تو پڑھی پس بوبکر نیک نام

پہنچی تھی جونکہ گوش شہ دیں میں یہ خبر　　انصار کو ہے یاس بہر حال سر بسر
بولے مہاجرین سے پس سید البشر　　رکھنا ہمیشہ انپہ عنایات کی نظر

ہم تم سبھوں پہ انکے ہیں احسان بیکراں
دلجوئی انکی کرنا بہر طور ہر زماں

صبح دوشنبہ کو ہوا جس روز انتقال　　باب مکاں پہ آکے جماعت کا دیکھا حال
موجود آئے جب نظر اصحاب خوشخصال　　شاداں ہوئے بہت ہی رسول قمر جمال

بوبکر نے جو دیکھا کہ آتے ہیں آنجناب
چاہا تھا ہٹنا رکا پہ شہ نے انھیں شتاب

بعد اسکے پھر حضور کا آنا نہیں ہوا　　بیٹھے رہے امام ابوبکر باصفا
عباسؓ کے پسر کی روایت سے ہے کھلا　　حضرت نے کی ہر دو ہی صحابہ کی اقتدا　　حضرت عبداللہ

اک ہیں رفیق غار ابوبکر باوقار
اور دوسرے ہیں عوف کے فرزند نامدار　　حضرت عبدالرحمن

جب تندرست تھے شہ دیں سید انام　　بولے تھے یوں سامنے سب کے! اے مرد نیک نام
تو لیکے فوج جلد ہو راہی بسمت شام　　جاکر وہاں پہ باپ کے خوں کا لے انتقام

طیاری کرکے جب ہوئے وہ عازم جہاد
بیمار ہوگئے شہ دیں سید العباد

Marfat.com

حالت یہ پیش آتے ہی بوبکر خوش سیر ٹھہرے باذنِ حضرت شاہنشہ بشر
باقی مجاہدین کی تھی حکم پر نظر حاصل ہوا جو شہ کو افاقہ کسی قدر
ہفتے کو سب پہنچ گئے سوئے خیام گاہ
اتوار کا ارادہ تھا جاتے بحکم شاہ

لیکن علالتِ شہ دیں شاہِ انس و جاں اتوار آتے ہی بڑھی بیحد و بیکراں
یہ سنتے ہی جناب اسامہ اسی زماں آئے خیامگاہ سے با فوج غازیاں
دیکھا تو حالت شہ عالم تھی پُرخطر
پس رُک گئے حضور کا یہ حال دیکھکر

یوں کر رہی ہیں حضرت بی عائشہ بیاں آئی جو نزع رحلت سلطانِ دوجہاں
فرمایا مجھ سے آپ نے اسطرح اسزماں بلواؤ اپنے اخ و پدر کو ذرا یہاں
تا عہد لکھوں انکی خلافت کے واسطے
کافی ہو جو کہ میری نیابت کے واسطے

بعد اسکے پھر یہ بولے وہ شاہ نکو سیر بیکار اسکا لکھنا سمجھتا ہوں سر بسر
ہرگز نہ چاہے گا یہ خداوند بحر و بر میرا خلیفہ انکے سوا ہو کوئی بشر
موجود ہیں بفضل خدا جتنے مسلمیں
وہ سب انھیں کو میرا بنائینگے جانشیں

سہ حضرت عبداللہ فرما رہے ہیں حضرت عباس کے پسر یوم الخمیس کو لگے کہنے شہ بشر
لاؤ دوات و خامہ و قرطاس زود تر تا لکھ دوں میں وہ جس سے نہ لغزش کا پھر ہو ڈر
اسدم گلا پڑا تھا مرض کا تھا اشتداد
سمجھے نہ سب کہ کہتے ہیں کیا سید العباد

Marfat.com

پس پڑ گیا صحابہ میں اک سخت تفرقا لانے کو کہہ رہے تھے کچھ اصحاب باصفا
کچھ روکتے تھے لوگونکو اسوقت برملا ایذا نصیب تا نہوں شاہنشہ ہدا

کچھ لوگ بولے شہ کو ہے ایذا سے اجتناب
تکلیف دو نہ کافی ہے اللہ کی کتاب

واقع ہوا جو تفرقہ آپس میں اسقدر بحث و مباحثہ سے لگا ہونے شور شر
پہنچے دوبارہ پوچھنے کو جو نہیں کچھ خبر گھبرا گئے تھے حضرت سلطان بحر و بر

فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ سب شتاب
اس شور غل سے ہوتی ہے تکلیف بیحساب

بعد اسکے مسلمین سے بولے شہ جہاں انعام اور صلہ دو وفود آئیں جب یہاں
آیندہ رہنے پائیں عرب میں نہ مشرکاں بھیجو اسامہ کو پس ساماں اسی زماں

یہ تین باتیں تھیں جنھیں لکھواتے آنجناب
آخر زبانی ہی کیا اصحاب سے خطاب

کہتے ہیں اسکو قصۂ قرطاس امامیاں فاروق پردہ کرتے ہیں یوں نکتہ چینیاں
بہر خلافت آپ کو لکھنا تھا اسز ماں لیکن عمر مخل ہوئے بے شبہ بیگماں

ان لوگوں کا خیال یہ بالکل خام ہے
ایسی ہی بدگمانی سراسر حرام ہے

مانا یہ لکھنے پائے نہ شاہنشہ امم ساماں کیا کسی نے نہ تحریر کا بہم
لیکن گر اسکو چاہتے آں منبعِ کرم بارے میں اسکے کہتے زبانی ہی بیش و کم

حق کو دبا نہ سکتے تھے شاہنشہ جہاں
فاروق کیا تھے روکتے گر سارے انس و جاں

Marfat.com

لکھتے اگر برائے خلافت شہِ انام لکھدیتے پہلے ہی پئے صدیقِ نیکنام
پر کرچکے تھے اسکو محول بخاص و عام کیوں کرتے اسکے لکھنے کا اس وقت اہتمام

ایسا خیال کرنا سراسر ہے افترا
فاروق کی یہ شان کو سمجھے نہیں ذرا

دیں کیلئے پدر کا کیا جسنے سر جُدا جاری کی حد شرع پسر پر بھی برملا
کپڑے پھٹے پُرانے پہنتا تھا جو سدا کھاتا تھا روکھی سوکھی امارت میں جو غذا

دنیا کو جسنے دین کی خاطر کیا حرام
اسکے لئے یہ کہنا سراسر ہے اتہام

آئی جو نزد رحلتِ شاہنشہ بشر راہِ خدا میں دیدیا ساماں تھا جسقدر
جب ماسوائے اسلحہ آیا نہ کچھ نظر تقسیم مسلمیں پہ ہوئے وہ بھی سربسر

جسکی سحر کو زیست سے حاصل ہوا فراغ
اس شب کو تیل بھی نہ تھا گھر میں پئے چراغ

ہنگام نزع شاہ جو آیا قریب تر پہنچ آیا مرگ کا سوئے شاہنشہ بشر
بولا جناب والا سوا ای شاہ خوش سیر بعد سلام کہتا ہے خلاق بحر و بر

موت و حیات دونو پہ دیتا ہوں اختیار
بہتر ہو جو پسند کریں آں نکو شعار

بولے یہ سنکے حضرت شاہنشہ انام آنے دو جبرئیل کو اے پیکِ نیکنام
فرما چکے جو نہیں یہ رسولِ فلک مقام روح الامیں نے آکے کیا شہ سے یوں کلام

آراستہ ہے جنت فردوس بہر شاہ
یہ مژدہ لایا ہوں میں فرستادۂ الٰہ

بولے یہ سنکے سید دیں شاہ بحر و بر اسکے علاوہ اور سناؤ کوئی خبر
بولے یہ سنکے روح الامیں! سید البشر جنت حرام ہے امم و مرسلین پہ
امت کو لیکے جائیں نہ جب تک کہ آنجناب
ہرگز نہیں کھلے گا کسی پر بھی اسکا باب

یہ سنکے حرف زن ہوئے یوں شاہ انس و جاں خوشخبری کوئی اور مجھے دو تم اسزماں
فرمایا کوثر آپ کو خلاق دو جہاں اپنے کرم سے دیتا ہی ہوں آپ شادماں
یہ سنکے بولے حضرت شاہنشہ بشر
جبریل کوئی اور سناؤ مجھے خبر

یہ سنکے بولے حضرت جبریل نیکنام مشتاق روح شاہ ہے خلاق ذوالکرام
یہ سنکے بولے حضرت شاہنشہ انام ان باتوں سے مجھے نہیں ہوگا سرور تام
امت کے واسطے ہے مرا قلب بے قرار
اسکے لئے ہی کیا کرم رب کردگار

یہ سنتے ہی خدا کی طرف سے ہوا خطاب مژدہ سنا حبیب کو میرے تو یہ شتاب
اک سال قبل مرگ سے تائب ہو جو جناب مغفور ہوگا ہوگا نہ اس پر کوئی عذاب
یہ سنکے بولے آپ یہ مدت ہے بیشتر
کب موت آئیگی مجھے کس کو ہی یہ خبر

یہ سنکے حکم آیا جو چھ ماہ پیشتر توبہ کریگا ہوگا وہ بخشش سے بہرہ ور
بولے یہ سنکے حضرت شاہنشہ بشر مرنے کی اتنے پہلے بھی ہوتی نہیں خبر
یہ بھی بہت مدید زمانہ ہے اے اخی
ہشیار اتنے پہلے بھی ہوگا نہ آدمی

یہ سنکے حکم آیا جو اک روز پیشتر تائب ہو وہ بھی ہوگا جہنم سے بیخطر
بولے یہ سنکے سید دیں شاہ بحر و بر رہتا ہی اتنے پہلے بھی انسان بے خبر
ممکن ہے قبل توبہ ہی کر جائے انتقال
اکروز قبل۔ مرگ کا آئے نہ کچھ خیال

یہ سنکے حکم آیا جو ہنگام مرگ بھی توبہ کرے گا ہوگا جہنم سے وہ بری
یہ سنکے شاد ہوگئے سلطانِ البطحی فرمایا نکلی اب مرے دل سے وہ بیکلی
رہتا تھا جسکی وجہ سے ہر لحظہ بیقرار
جسکا خیال رکھتا تھا ہر وقت سوگوار

بعد اسکے جبرئیل سے بولے شہ جہاں اے بھائی میرے بعد بھی آؤ گے تم یہاں
بولے یہ سنکے حضرت جبریل اسزماں دس بار بعد آپ کے آؤں گا بیگماں
شاہوں[1] سے عدل لینے میں آؤنگا پیشتر
بعد[2] اسکے میں دعاؤں سے لیجاؤں گا اثر

پھر اسکے بعد آؤنگا جسوقت میں یہاں لیجاؤنگا یتیمونکی الفت[3] شہ جہاں
بعد اسکے سوئے دہر میں آؤنگا جسزماں لیجاؤنگا میں صابروں سے صبر[4] بیگماں
بعد[5] اسکے پھر یہاں سے میں لیجاؤنگا حیا
پھر[6] بہر برکت آؤں گا اے شاہ دوسرا

پھر[7] آؤنگا جہانمیں پئے حبِ علم دیں بعد[8] اسکے بہر حبِ خداوند عالمیں
بعد[9] اسکے بہر حبِ خداوند عالمیں آؤنگا اس جہانمیں اے شاہ مرسلیں
آخر[10] میں لینے آؤنگا قرآنکا عمل
آنیکے میرے شاہ ہدا ہیں یہی محل

Marfat.com

بولے یہ سنکے پیک اجل سے شہ جہاں　　امت مری زبسکہ ہے کمزور و ناتواں
سختی جو اسپہ کرنی ہو ہنگام قبض جاں　　وہ سب تمام کر دو مری جانپہ اسنزماں

بولا یہ سنکے شہ سے وہ پیک ذوی الاحترام
نرمی سے قبضِ روح کرونگا میں بالتمام

ہرگز کسی کو ہوگی نہ تکلیف قبض جاں　　بے فکر و مطمئن رہیں سلطان انس و جاں
بولے یہ سنکے خسرو دیں شاہ دوجہاں　　وعدہ گر اسکا کرتے ہو تم مجھ سے اسنزماں

امت کا میرے دل سے ہوا دور سب الم
اب قبض جاں کرو مجھے ہوگا نہ کوئی غم

کرنے لگا جو قبض وہ روحِ شہ انام　　جاری ہوا زبانِ شہ دیں پہ یہ کلام
پڑھتے رہو نماز بدل سارے خاص و عام　　لونڈی غلام پر کرو اکرام بالدوام

اللہ ری شانِ رحمت سلطانِ دیں پناہ
اسدم بھی خیر خواہیِ امت پہ تھی نگاہ

ہر طرح اپنے رحم و کرم کی دکھا کے شاں　　بارہ ربیع اول کو آخر شہِ جہاں
روز دوشنبہ چاشت کا تھا وقت جسنماں　　دنیا سے چل دئے سوئے گلزار بیخزاں

اسوقت کی جو حالت پُرغم کروں رقم
خود رفتہ سامعین ہوں سنکر وہ حال غم

اصحاب اہل بیت کا گر غم کروں بیاں　　خوں روئیں سامعین بھی سن کر وہ داستاں
ششدر تھا کوئی کوئی تھا سکتے میں اسنزماں　　فرط الم سے کوئی ہوا دشت کو رواں

فاروق بدحواس تھے غم سے کچھ اسقدر
آتا نہ تھا یقین وفاتِ شہ بشر

Marfat.com

کہتے تھے جو کہ گا کیا شہ نے انتقال خنجر سے سر اڑا دونگا میں اسکا بالمآل
کس کس کو میں بتاؤں ہر اک غم سے تھا نڈھال ہوش و حواس سب کے تھے مائل بہ اختلال

صدیق اور حضرت عباس خوش حواس
ان دونوں صاحبوں کو قائم تھے بس حواس

جب ہو گیا تھا شہ کو افاقہ کسی قدر بعد حصول اذن شہنشاہ بحر و بر
سمت کو جو ہے مدینے سے واقع قریب تر تشریف لیگئے تھے ابو بکر خوش سیر

پہنچی جو نہیں وہاں خبر رحلت حضور
دوڑے معاً مدینے کی جانب وہ ذی شعور

آتے ہی سوئے حجرۂ عالی ہوئے رواں چادر اٹھا کے چومی جبین شہ جہاں
بعد اسکے رو کے بولے وہ اے سید زماں موت و حیات سب میں ہیں پاک آپ بیگماں

جو موت آنیوالی تھی آئی جناب پر
مرگ دگر نہ بھیجے گا خلاق بحر و بر

یہ کہہ کے باہر آئے جو صدیق خوش سیر روکا عمرؓ کو لاتے ہو تم کیا زبان پر
بعد اسکے بولے لوگوں سے وہ صاحب بصر ہیں شاہ انس و جاں کے پرستار جو بشر

وہ جان لیں کہ آپنے فرمایا انتقال
جیسے ہوا ہے اور نبیوں کا ارتحال

رب کریم کے ہیں پرستار جو بشر دیتا ہوں ان سبھونکو میں اس امر کی خبر
قیوم و حی انکا ہے معبود سر بسر قرآں میں کہہ رہا ہے وہ انسے پکار کر

مثل اور انبیا کے محمد بھی ہیں نبی
مثل انکے موت انکو بھی آجائیگی کبھی

Marfat.com

دنیا سے یہ کرینگے کسی دن جب انتقال یا کشتہ ہونگے وقتِ جدل یہ نکو مآل
سچ بولو ہوگا اس گھڑی کیا تم سبھوں کا حال کیا دین کو ہمارے پس پشت دوگے ڈال
ایسا کیا تو ہوگا تمھیں لوگوں کو زیاں
مجھکو ضرر نہیں کوئی پہنچے گا اسزماں

خطبہ سنا یہ مجمع اصحاب نے جونہیں آیا یقین سب کو ہوئے فوت شاہ دیں
اس امر کا جو آگیا اصحاب کو یقیں پُرسے کو شہ کے آئے ملائک مقربیں
فرمایا دے تسلی تمھیں رب عزوجل
نعمائے فانیہ کا جو دیگا ہے بدل

پھر آیا سوئے خانۂ شاہنشہ انام اک شخص برگزیدہ نکو بخت نیک نام
تلقین صبر کرگیا جب وہ بحسن تام بوبکر اور علی نے کیا سب سے یوں کلام
پہچانتے ہو انکو اے اصحاب نکتہ داں
یہ خضر تھے جو آئے تھے پُرسے کو اسزماں

بعد اسکے پہنچی کانمیں لوگوں کے یہ خبر انصار مجتمع ہیں بنی ساعدہ کے گھر
سعد عبادہ ہونگے خلافت سے مفتخر یہ سنکے بو عبیدۂ جراح اور عمرؓ
پہنچے بہمراہی ابوبکر خوش نہاد
دیکھا تو جمع تھے وہاں انصار زیوداد

پہنچے وہاں جونہیں یہ سب اصحاب نامور بوبکر نیکخو نے کی تقریر پُر اثر
انصار تن گئے جسے سنکر اس امر پہ ہم تم چنیں گروہوں سے اپنے اک اک بشر
وہ دونوں ہوں امارت قومی سے بہرہ یاب
بولے یہ سنکے حضرت صدیق خوشخطاب

Marfat.com

فرما گئے ہیں حضرتِ شاہنشہِ انام ہونگے قریشیوں ہی سے سردار اور امام
ہوگا یہ افتخار بھی اس قوم پر تمام پس تمکو چاہیئے کہ امارت کا لو نہ نام
خاموش اسپہ ہو گئے انصار ذی ہمم
پیشینگوئی سنکے نہ مارا کسی نے دم

یہ دیکھتے ہی بولے ابوبکر خوش سیر حاضر ہیں بوعبیدہ و فاروق نامور
انمیں سے منتخب کرے جسکو ہر اک بشر وہ شخص جانشینیِ شہ سے ہو بہرہ ور
بولے یہ سنکے حضرتِ فاروق نیکخو
حقدار اسکا کون ہے جب تم ہو روبرو

ہاتھ اپنا تم بڑھاؤ بہت جلد اب ادھر بیعت کروں تمھاری میں تا سب سے پیشتر
آخر جناب حضرت بوبکر خوش سیر کہنے سے انکے ہو گئے راضی اس امر پر
بیعت کو اولاً بڑھے فاروق خوش نہاد
بعد اسکے سب نے ہاتھ بڑھائے بصد داد

فرما گئے تھے حضرت سلطانِ انس و جاں دیں غسل بعد مرگ سب اربابِ خاندان
پس حسب حکم حضرت شاہنشہ جہاں عباسؓ اور علیؓ نے دیا غسل اسزماں
صدیق بھی گئے تھے دم غسل شاہ دیں
انصار کا بھی اک بشر اسوقت تھا معیں

پھر تین کپڑے دیئے مکفوں شہِ بشر جب پا گئے کفن وہ رسولِ نکو سیر
گھر والوں نے نماز پڑھی شہ کی پیشتر پھر عام مسلمیں ہوئے آ آ کے بہرہ ور
مردوں کے بعد عورتیں آئیں پئے نماز
پھر بچوں پر کیا گیا وہ باب حجرہ باز

Marfat.com

بی عائشہ کا حجرۂ عالی تھا مختصر اسمیں زیادہ آدمیوں کا نہ تھا گذر
دس آدمی نماز کو جاتے تھے پیشتر بعد انکے پھر نماز کو جاتے تھے دس بشر

اسطرح تا بعرصہ رہا اس کا سلسلا
بتیس ۳۲ گھنٹے بعد ہوئے دفن مصطفا

بی عائشہ کے حجرے میں مدفوں ہوئے جناب بغلی بنی وہاں لحد برکت انتساب
حق نے زمیں پہ اسکی کیا لطف بیحساب ڈوبا وہاں جو جاکے نبوت کا آفتاب

جنت سے کم نہیں ہے کسی طرح وہ زمیں
راحت نشاں جہاں ہیں شہنشاہ مرسلیں

مدفون ہو چکے جو شہنشاہ دو جہاں بی فاطمہ نے پوچھا صحابہ سے اسزماں
ڈال آئے خاک برجسدِ شاہِ انس وجاں کیونکر ہوا گوارا عزیزو کرو بیاں

بولے یہ سنکے انسے سب اصحاب شاہ دیں
غالب ہے سب پہ مرضی خلاق عالمیں

یہ سنکے بی بی فاطمہ زہرا نکو سیر پہنچیں سر مزار شہنشاہ بحر و بر
پھر بولیں خاک تربت ممدوح سونگھ کر سونگھی ہے جسنے خاک مزار شہ بشر

اس شخص کا رہے گا معطر سدا مشام
نفرت کرے گا دوسری خوشبو سے وہ مدام

پھر بولیں اسکے بعد وہ غمدیدۂ پدر رحلت سے باپ کی پڑا غم مجھپہ اسقدر
ہوجاتا دن بھی رات جو پڑجاتا کچھ اثر تیرہ جہاں ہے میری نگاہوں میں سر بسر

اس سانحے کے بعد وہ روتی رہیں مدام
چھ ماہ بعد پہنچیں حضور شہ انام

Marfat.com

رحلت جو کر گئے شہ دیں شاہ بحر و بر — سہ روز بعد آیا سر قبر اک بشر
کی عرض میں نے ڈھایا ہی ظلم اپنی جان پر — میرے شفیع ہو جئے اے شاہ خوش سیر
آئی یہ سنکے مرقدِ عالی سے یہ صدا
دوزخ سے کر دیا تجھے غفار نے رہا

فرما گئے ہیں حضرتِ سلطانِ البحی — دیکھے گا بعد حج مری تربت کو جو کوئی
گویا اسے حیات میں رویت مری ہوئی — دیکھا ہے آ کے زلیت میں جسنے مجھی کبھی
نارِ جہیم اسپہ کرے گا خدا حرام
جائیگا بعد مرگ جناں کو وہ لاکلام

فرما گئے ہیں یہ بھی جناب شہ جہاں — زائر ہماری قبر کے ہونگے جو مرد ماں
ہونگے شفیع حشر میں ہم انکے بیگماں — جائینگے وہ ضرور سوئے گلشن جناں
اللہ ری شان رحمت سلطان البحی
امت کو آپ بھولے نہیں بعد مرگ بھی

بعثت کے بعد خسرو دیں شاہ بحر و بر — تیئسویں برس گئے اس دار سے گذر
اس عہد میں بھی آپنے جو تھا قلیل تر — سارے عرب کو کر دیا ایماں سے بہرہ ور
بیّن تریں یہ معجزۂ آنجناب ہے
جسکا کوئی مثیل نہ کوئی جواب ہے

اسوقت جب رسول ہوئے شاہ انس و جاں — مملو تھا کفر و شرک و جہالت سے کل جہاں
تبلیغ دیں جو کرنے لگے آپ اسمیں ناں — اغیار کیا۔ عدو ہوئے سب اہل خاندان
اسوقت تھا اشاعت دیں کار آنجناب
ہے یہ بھی ایک معجزۂ آں نکو خطاب

Marfat.com

قرآن بھی ہے جناب کا اعجاز بہتریں جسکی مثال کر نہ سکے پیش مشرکیں
اترا جو یہ کلام خداوند عالمیں حیرت میں آگئے سبھی فصحاے کاملیں
لکھ ہی دیا تھا عاص نے کوثر کو دیکھکر
ایسے کلام کا متکلم نہیں بشر

پیشینگوئیاں ہوئی ہیں اسمیں جو بیاں پوری اُترتی جاتی ہیں بے شبہ بیگماں
انسان کے کلام کی یہ منزلت کہاں صادق ہی آئے جو بہر اک موقع ہر زماں
الحق ہے یہ کلام خداوند بحر و بر
اسکی ہر ایک بات ہے اعجاز پُر اثر

محفوظ اسکی طرح نہیں ہے کوئی کلام فضل خدا سے لاکھوں ہیں حافظ نخاص و عام
معدوم ہو جہاں سے جو یہ برکت الیتام لائیں وجود میں اسے حفاظ نیک نام
کیونکر نہ ہو کہ اسکا محافظ ہے وہ مجید
جسکی نگاہِ حفظ ہے اک قلعۂ حدید

انداز ہے بیان کا اسکے وہ پُر اثر ہر حرف دلمیں کرتا ہی جاتا ہی اپنا گھر
زور کلام کہتا ہے سب سے پکار کر میں ہوں کلام حضرت خلاق بحر و بر
ورنہ لبشر میں اتنا نہیں ہے دم اور خم
یکرنگ پر کلام کرے وہ بکرب و غم

دیکھی نہیں جہانمیں ایسی کوئی کتاب جو کر رہی ہو اہل زمانہ سے یوں خطاب
مجھ میں ہر اک کمال ہے بیحد و بیحساب آجائیں مستفید ہوں عالم کے شیخ و شاب
انسان کے کلام کی ہرگز نہیں یہ شاں
اپنے کمال کو کرے اسطرح جو بیاں

Marfat.com

خطاطی کے کمال ہیں دنیا میں جسقدر وہ سارے ختم ہوگئے ہیں اس کتاب
اعراب شد و مد سکوں گو ہیں بیشتر پر انکے بھی شمار سی ہیں لوگ با خ

نقطے حروف کلمے اور آیاتِ بینات
واقف ہر ایک سر سے ہیں صاحب صفات

ڈالیں اگر خواص و معانی پہ ہم نظر ہر دو صفات سے ہیں پُر آیات پُر
لکھی گئی ہیں اسکی تفاسیر جس قدر مبنی ہیں سب وہ کثرت معنی پہ سر

اس ایک معجزے میں ہزاروں ہیں معجزات
مخفی نہیں ہے اہل بصیرت سے کوئی بات

انگشت آنجناب کا ادنے تھا یہ اثر دو ٹکڑے کر دئے مہ کامل کے چہ
قرآں بیان کرتا ہے اسکو پکار کر شاہد ہیں اسکے دہر کے ہر خطے کے

یہ بھی عظیم معجزۂ آنجناب ہے
اسکا بھی کوئی مثل نہ کوئی جواب ہے

معراج بھی ہے آپ کے اعجاز میں شمار عظمت ہے اسکی اہل زمانہ پہ آشکا
اس معجزے کا تذکرہ آیا ہے ایک بار اسواسطے سکوت میں کرتا ہوں اختص

یہ بھی وہ معجزہ ہے کہ جس کا نہیں مثیل
اس سے ملی ہے قربتِ خلاق بے عدیل

سایہ نہ رکھتا تھا قد موزون و لاجواب یہ بھی ہے ایک معجزۂ شاہ خوشخطا
ظلِ خدا تھے سرور دیں فخر شیخ و شاب سائے کا سایہ ہوتا نہیں ہے کہیں خبا

سایہ جو رکھتا قامت دلجوئے شاہدیں
دور از ادب تھا پڑتا اگر بر سر زمیں

Marfat.com

خیبر میں ایک روز جناب شہ بشر لیٹے ہوئے تھے زانوئے حیدرؓ پہ رکھے سر
اتنے میں آئی وحی خداوند بحر و بر پس ختم وحی تک رہے لیٹے وہ خوش سیر

ڈوبا جو مہر فوت نمازِ علی ہوئی
اس امر سے جناب کو اک بیکلی ہوئی

اس واقعے سے جب ہوئے واقف شہ جہاں چاہی خدا سے مہر کی رجعت اسی زماں
فوراً ہی مہر آیا سمِ اوج آسماں پڑھ لی نمازِ علیؓ نے معاً ہو کے شادماں

رجعت کبھی بھی خور نے نہیں کی ہے ڈوبکر
ہے یہ بھی ایک معجزۂ شاہ بحر و بر

ہر فعلِ آنجناب ہے اعجاز لاجواب پس معجزات کا نہیں ہو سکتا کچھ حساب
لکھوں جو معجزات کو میں کر کے انتخاب ہو جائے معجزات کی طیار اک کتاب

میں عبد خاکسار نہیں رکھتا یہ مجال
لکھوں جو معجزات رسولِ قمر جمال

لکھوں اگر میں مدحت سلطانِ مرسلیں. شمے کا بھی بیان مرے امکاں میں نہیں
یکتا تھے آپ صورت و سیرت میں بالیقیں ایسے حسیں نہوتے جو وہ آفتاب دیں

محبوبیت کیواسطے ہوتا نہ انتخاب
محبوب ذوالجلال نہوتے کبھی جناب

حسن صورت و سیرت آنحضرت

تھیں یازدہ جناب کی ازواج بیگماں یعنی خدیجہؓ سودہؓ و حفصہؓ بحر نشاں
میمونہؓ ام سلمہؓ صفیہؓ ستودہ شاں اور زینبؓ بخش و عائشہؓ صادق البیاں

ام حبیبہ جویریہ زینب خوش اختتام
اللہ اپنی رحمتیں نازل کرے مدام

ازواج آنحضرت کے نام

پسرانِ دخترانِ سرورِ کائنات

عبداللہ[1] قاسم[2] اور براہیم[3] خوش سیر — یہ تین تھے شہنشہِ دارین کے پسر
خاتمِ پیمبری کے تھے سلطانِ بحر و بر — پس طفلی ہی میں جاں سی گئے تھی یہ سب گذر

سرورِ کائنات کی صاحبزادیاں

سہ پورا نام ام کلثوم ہے

زینب[1] رقیہ[2] فاطمہ[3] کلثوم[4] خوش صفات
یہ چار تھیں شہنشہِ دارین کی بنات

حضرت حسنین کے نسب

دو سبطہ دخترانِ سرورِ دیں شاہ انس و جاں — دنیا سی لاولد ہوئیں فردوس کو رواں
اک فاطمہ سی نسل شہنشاہ دو جہاں — جاری ہی اور رہے گی سدا جاری بیگماں

حضرت زینب کے نسب کی جاری ہے

حسنین اور حضرت زینب نکو صفات
جاری ہے انسے نسل شہنشاہِ کائنات

اب بھیجکر درود بشاہنشہِ انام — مسرور کارنامۂ اسلام کر تمام
مقبول تا ہو پیش رسولِ فلک مقام — خواہاں ہیں دل سی جنکی توجہ کی خاص و عام
انکا اگر کرم ہوا بھی کام ہو ترا
مقبول کارنامۂ اسلام ہو ترا

منکر حاجت شہ کونین

یارب جناب سرورِ ذیشاں کا واسطہ — ازواج و آلِ فخرِ رسولاں کا واسطہ
اصحابِ آں شہنشہِ دوراں کا واسطہ — خاصانِ امتِ شہ شاہاں کا واسطہ
مسرور پر سدا نگہ لطف خاص ہو
ہر وقت ہر زمان نظر اختصاص ہو

ہر اسکے والدین پہ بھی لطف کی نظر — خلد بریں میں دے انھیں جائے بزرگتر
اجداد و امہات و اعزہ ہیں جسقدر — اپنی ردائے رحم میں کر سبکو مستتر
مردونکو بخشدے بطفیل شہِ حجاز
زندونپہ کر فلاح دو عالم کا باب باز

Marfat.com

جو لوگ کارنامے میں اسکے ہوئے معین　　اجر جمیل دے انھیں اے رب عالمیں
نخل امید ان کا ثمر لائے بہتریں　　دارین کی فلاح سے وہ سب ہوں فائزیں

راہی ہوں جب جہان سے ہو خاتمہ بخیر
فردوس کی کریں پس رحلت مدام سیر

جو ناظرین نسخۂ ہذا ہوں اے الٰہ　　لطف و کرم کی اپنے سدا اپنہ رکھ نگاہ
ہر اک بلا سے دے تری رحمت انہیں پناہ　　توفیق امر خیر دے بخش انکے سب گناہ

ہوں حسن خاتمہ سے وہ سب فائز المرام
فردوس دے انھیں بطفیل سۃ انام

مسرور انہونوی

تصحیح

صفحہ ۵۸ بند چہارم مصرعۂ پنجم یوں درست فرمائے مصحح:-

تم ان سے گر بزرگ ہو ہو مجھ سے ہمکلام

صفحہ ۵۸ بند پنجم مصرعۂ چہارم یوں درست فرمائے مصحح:-

خواہش ہو سلطنت کی تو حاضر ہے تخت تاج

صفحہ ۱۹۴ بند پنجم مصرعۂ اوّل یوں درست فرمائے مصحح

کاٹے کسی نے بہتریں اثمار کے شجر

مصنف کارنامۂ اسلام کی دیگر منظوم پیشکش

اسلامی تصنیف

زیر طبع

تمام حقوق
تمام کتب کے حقوق
محفوظ ہیں

یہ تمامی کتب
مصنف کتاب ہذا
سے خریدیں فرمایئے

سیرت الصفی — اس کتاب میں جناب آدم علیہ السلام کے مکمل حالات زندگی کو ایک دلکش پیرایہ کے ساتھ مسدس میں نظم کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

اسلام کا صعود و نزول — یہ نسخہ مسلمین و مسلمات کے عروج و زوال کی نہایت پُر درد نظم میں تصویر کھینچتا ہے۔ قیمت ۱ر

یتیم نوازی رسول — یہ کتاب رسول کریم کی یتیم نوازی کا نقشہ ایک پُر درد اور موثر مسدس میں پیش کرتی ہے۔

صبر و تحمل و توکل - اسمیں جناب فاطمہ کی مصائب کشی اور صبر کا بیان ایک نصیحت انگیز پیرایہ کے ساتھ مسدس میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

ترانۂ میلاد - یہ ایک ایسی دلکش اور جامع نظم ہے جسے ذکر میلاد خیر العباد کا لب لباب کہا جائے تو بجا ہے۔

ترانۂ نعت - یہ نعت فخر کائنات کی چند بہترین غزلوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۱ر

اسلام کے چار چاند - نام ہی سے آپ سمجھ گئے ہونگے یہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب کا شاندار مجموعہ ہے۔ قیمت ۱ر

فاروق اعظم کا انصاف - اس کتاب میں ابو شحمہ پسر خباب عمرؓ پر حد شرع جاری کئے جانیکا واقعہ بالتفصیل نہایت پُر درد و عبرت انگیز مسدس میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

جملہ حقوق محفوظ

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَاِنَّ مِنَ البَیانِ لَسِحرًا

آئینۂ حیات سید انام

31

موسومہ بہ

کارنامۂ اسلام

مصنفۂ

سید عنایت علی مسرور انہونوی،

باہتمام سید توسل حسین منیجر

مؤلفہ ایسوسی ایٹڈ پریس نظیر آباد للضوء میں چھپی

بار اول ایک ہزار قیمت ۲ روپیہ ۸ آنے

Marfat.com